بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ (۱۰۶) الانبیاء

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (اَلْحَدِیْثُ الْقُدْسِیُّ)

دفترِ اول صفحہ ۷ و دفترِ چہارم صفحہ ۱۱۱ شرح بحر العلوم لِمثنوی مولانا روم و صفحہ ۲۱۷ مدارج النبوۃ جلد ۲

# اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اَنْوَارُ اللَّمَعَاتِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ الْحَقَّہ کی

[illegible]

# عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ

(۱)

جس میں مقدمۂ عقائدِ حقہ ہیں جس میں ہر جملہ نور کا لمعہ اور ... 

یہ وہ مقدمہ تفصیلِ عشقِ محمدی کا اجمال

تو یہ مقدمہ انوارِ لمعاتِ محمدیہ کا

تصنیفِ لطیفِ جامع الْمَعْقُول والْمَنْقُول حاوی الْفُرُوع وَالْاُصُول

## شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

جس کا حقِ الطبع بحقِ مصنف و اولادِ مصنف محفوظ ہے۔ (مصنف کا مختصر سوانحِ حیات آخر میں ملا دیا گیا ہے)

باہتمام تمام مصنف مطبع سروات پرنٹرز میں چھاپا گیا ہدیہ ۱۲۰۰ روپیہ

# خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کیئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

محفل نعت کے پُر مسرت موقع پر تحفہ

"عقیدت کے پھول"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول کریم ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

علی ہجویری سٹوڈنٹس آرگنائزیشن فیروزوالہ

ALI HAJVEERI STUDENTS ORGINATIONS FEROZWALA

(نشرو اشاعت) شیخ سجاد شوکت

یا اللہ · بسم اللہ الرحمن الرحیم · یا رسول اللہ

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ (۱۰۶) الانبیاء

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (اَلْحَدِیْثُ الْقُدْسِیُّ)

دفتر اول صفحہ ... و دفتر چہارم صفحہ ۱۱۱ شرح بحر العلوم لمثنوی مولانا روم و صفحہ ۶۱۷ مدارج النبوۃ جلد ۲

# اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اَنْوَارُ اللَّمَعَاتِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ الْحَقَّۃِ کی

هٰذَا كِتَابٌ لَوْ يُبَاعُ بِوَزْنِهٖ
ذَهَبًا لَكَانَ الْبَائِعُ مَغْبُوْنًا

اَوَ مَا مِنَ الْخُسْرَانِ اَنَّكَ آخِذٌ
ذَهَبًا وَ تَتْرُكُ جَوْهَرًا مَكْنُوْنًا

# عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ

(۱)

یہ مقدمہ تفصیل عشق محمدی کا اجمال ہے
تو یہ مقدمہ انوار لمعات محمدیہ کا اجمال ہے

تصنیف لطیف جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول

## شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ



باہتمام تام مصنف مطبع سروات پرنٹرز میں چھاپا گیا ہدیہ ۱۲۰۰ روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو الفتح محمد نصر اللہ

شیخ الحدیث

وأقيموا الوزن بالقسط ولا تخسروا الميزان

شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ ونفعہ

سابق رئیس دار الافتاء

ستره محکمة SUPREME COURT دولت اسلامية

افغانستان

**Shaikh-ul-Hadeeth**

**Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan**

**The Chief Jurist**

**of**

**Supreme Court of Afghanistan**

# فہرستِ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


| نمبرِ شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۔ | عَلّامَہ جامی رَحمہُ اللہُ البارِی کی فارسی نعتُ شریف | ۱ |
| ۲۔ | خُطبہ شریفُ و تمہیدی بیانُ و دیباچہ | ۲-۳ |
| ۳۔ | حَدیثُ : مَا خَلَقتُ خَلقاً اَحَبَّ اِلَیَّ وَ لَا اَکرَمَ لَدَیَّ مِنکَ بِکَ اُعطِی وَ بِکَ اٰخُذُ وَ بِکَ اُثِیبُ وَ بِکَ اُعَاقِبُ کی تشریحِ نفیح | ۴ |
| ۴۔ | لَولَاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاکَ (اَلحَدِیثُ القُدسِیُّ) | ۴ |
| ۵۔ | سَرکارِ دارَین، کَونَین کے ہر شَیٔ کے وُجودُ کا مَنشاءُ اور ہر فَیضُ و جُودُ کا مَنبعُ ہیں۔ | ۶ |
| ۶۔ | اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ مِن اَنفُسِہِم (اَلاٰیَۃُ الکَرِیمَۃُ-۶ سورہ الاحزاب ۳۳) اور مَا مِن مُؤمِنٍ اِلَّا وَ اَنَا اَولٰی بِہٖ فِی الدُّنیَا وَ الاٰخِرَۃِ کی تَشرِیحِ نَفِیح و تَحقِیقِ حَقِیق | ۷-۸-۹ |
| ----- | نامِ اَحمدُ نامِ جُملہ اَنبیا استُ - چونکہ صَدُ آمدُ نودُ ہم پیشِ ما استُ کی تَنقیحُ و توضیحُ | ۱۱ |
| ----- | لَو وُزِنتُ بِاُمَّتِی لَرَجَحتُ بِہِم (اَلحَدِیثُ) | ۱۲ و ۳۲ |

| | | |
|---|---|---|
| ۷- | مُسلّمہ اُصولی فقہی ضابطہ | ۱۴ |
| ----- | وَلِيَقْضِ اللهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَآءَ (الحديث) | ۱۴ |
| ----- | آیتِ قرآن یا حدیثِ نبوی کا ترجمہ اگر دیگر آیت قرآنی یا حدیثِ نبوی کے منشاء و اقتضاء کا مخالف رہا تو ترجمہ باطل رہے گا۔ | ۱۴-۱۵-۱۶ |
| ----- | وَجَبَ صِدْقُهٗ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَامْتِنَاعُ كِذْبِهٖ۔ (منهيّة) | ۱۵ |
| ۸- | حقیقتِ محمدیہ کی حقیقت | ۱۸ |
| ----- | اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَآئِيْ (الحديث) | ۱۸ |
| ----- | اسماءِ الٰہیہ ظواہر ہیں اور کائنات مظاہر حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم اسمِ ذات "اللہ" کا مظہرِ اتم ہیں۔ | ۱۹-۲۰ |
| ۹- | روحِ محمد حق و خلق کے درمیان برزخ ہے | ۲۱ |
| ----- | حضور سراپا نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم اللہ تعالٰی سے واصل نیز مخلوق میں شامل رہے ہیں۔ | ۲۱ |
| ۱۰- | سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایجادِ عالم اور اس کی بقاء کے لئے مقصود و مطلوب ہیں اور آپ ہی حقیقتاً انسانِ کامل ہیں۔ | ۲۲ |
| ----- | كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (الحديث القدسي) | ۲۳ |

| | | |
|---|---|---|
| ----- | إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَي صُوْرَتِهِ (اَلْحَدِيْثُ) | ۲۵ |
| ----- | کلمۂ رَبّ کے معانی، اِستعمال، کلامِ عرب میں | ۲۶ |
| ----- | قولِ بحرُ العلوم: آن سرور صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بباطنِ خود پرورش ہمہ عالم میکنند و ہر فیض کہ باحدی میرسد از باطنِ او صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ میرسد الخ۔ کی تشریح | ۲۹ - ۳۰ |
| ۱۱۔ | مقاصدِ بالا و لمعاتِ مذکورہ پر قرآنِ کریم کے شواہد اور اُن سے اِستشہاد | ۳۱ |
| ----- | (الف) حضرت سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ربیح، بلیغ زبانِ قلم اور آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کی تشریح صحیح | ۳۱ تا ۳۴ |
| ----- | (ب) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (اَلْاٰیَۃ) کی توضیح فصیح صحیح | ۳۴ |
| ۱۲۔ | اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کی تفسیر و تحقیق انیق للمولی بحر العلوم رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا | ۳۶ |
| ۱۳۔ | سورۂ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی تحقیق انیق اور مزید تشریح و توضیح | ۳۸ |
| ----- | کوثر کے معانی | ۳۸ تا ۴۱ |
| ۱۴۔ | مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اِلَي يَوْمِ الْقِيَامَةِ (اَلْحَدِيْثُ) | ۴۱ |
| ----- | اَنَا اَكْثَرُ النَّاسِ تَبَعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَطْمَعُ اَنْ اَكُوْنَ اَعْظَمَ الْاَنْبِيَاءِ اَجْراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ (اَلْحَدِيْثُ) کی تشریح صحیح | ۴۱ |
| ----- | آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُمْتَنِعُ النَّظِیر ہیں | |

تمامِ صفات میں آپ صلّی اللہ علیہ وَآلہٖ وَصحبہٖ وَسلّم
کا مُعادِل و مُساوِی ناممکن ہے۔ ۴۲

----- کلماتِ ترجی کلامِ الٰہی و کلامِ نبوی نیز کلامِ بلغاء میں
یقین و تحقیق کا اِفادہ کرتے ہیں۔ ۴۲

----- لَوْ وُزِنْتُ بِاُمَّتِي لَرَجَحْتُ بِهِمْ (اَلْحَدِيْثُ) کی مزید تشریحِ فصیح ۴۲ و ۱۲

----- اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ حَازَ خِصَالَ الْاَنْبِيَاءِ كُلَّهَا
وَاجْتَمَعَتْ فِيْهِ اِذْ هُوَ عُنْصُرُهَا وَمَنْبَعُهَا (اَلْحَدِيْثُ) کی تشریح و توضیح
۴۲ - ۴۳

۱۵۔ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی تفسیر لِلْاِمَامِ
الْمُفَسِّرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوْفِ بِخَازِنٍ ۴۵ تا ۴۷

۱۶۔ کلمہ کوثر کی اَنیق تحقیق اور رقیق تدقیق لِاِمَامِ الْمُحَدِّثِيْنَ
مُحْيِ السُّنَّةِ صاحبِ الْمَصَابِيْحِ کی تفسیر مَعَالِمِ التَّنْزِيْلِ شریف میں ۴۷ - ۴۸

۱۷۔ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی تفسیر اور
حضرت سیدنا شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ عنہ وَاَرضاہُ
کی اَظہر تحریر و تعبیر ۴۸

-----

سیدِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کی ہمہ گیر و عالمگیر رؤیت
اور مشاہدہ احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں ۵۴ - ۷۰

----- اور حدیث فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰي عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ
اِنِّيْ لَاَرٰيكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ کی تشریحِ نفیح ۵۴ و ۶۹

۱۸۔ پہلا مقصد:

----- مُشاہدہ - مُکاشفہ - مُحاضرہ کی تعریف میں ۵۷

----- تجلّیِ ذاتی، صفاتی، افعال کی قسمیں اور توضیحِ صحیح ۵۷ تا ۶۰

۱۹۔ دوسرا مقصد:

----- نماز کا قعدہ اور اس میں کلماتِ مشہودہ
سیّدِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کا تصوّر اور
نمازی کا عقیدۂ حقّہ راسخہ ۶۱

۲۰۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے کلماتِ حقّہ اور مُعزّزین عُلماءِ
کاملین کی تحقیق و تدقیق کی روشنی میں کلماتِ تشہّد کی
تعریب، تحلیل و ترکیب ۶۴ - ۶۷

۲۱۔ کلماتِ تشہّد سے نو اہم غموض و رموز
کا انکشاف و اکتشاف ہوتا ہے ۶۸

----- اِنِّی اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ (اَلْحَدِیْث)
کی تشریح و جیہہ و تصریحِ نفیح ۶۹ - ۷۰
و صفحہ ۵۹

----- ولایتِ نبی، نبوتِ نبی، رسالتِ نبی کی تشریح و توضیح ۷۰ - ۷۵

----- عین جمع الذات یا جمع الوحدۃ اور جمع الجمع یا تفرقہ
بعد الجمع یا جمع الوجود یا الوجہ الباقی جو اصطلاحات
صوفیۂ صافیہ رہے ہیں کی توضیح و تنقیحِ نقیح ۷۱ - ۷۲

----- سرورِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کو تشہد میں ایّھا النبیّ کے

ساتھ یاد کرنے کی حکمت ۷۳

----- شَرْطُ النُّبُوَّةِ اِدِّعَاءُ النُّبُوَّةِ وَ اِظْهَارُ الْمُعْجِزَةِ وَ قَدْ شُرِطَ مَعَ
ذٰلِكَ الْاِطِّلَاعُ مَعَ الْمُغَيَّبَاتِ وَ رُؤْيَةِ الْمَلٰئِكَةِ ۷۲

----- عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ (اَلْحَدِيْثُ) کی تشریح نفیح ۷۳

----- وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ کی تشریح و توضیح ۷۵

----- صَلَاحْ کے معانی ۷۵

----- موجودات کے تمام ذرّات اور ممکنات کے تمام افراد میں
حقیقت محمدیہ علیہ الف الف التحیۃ ساری و موجود ہے۔
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا ۷۶

----- حبیب، حبیب کے حرم خاص میں حاضر رہتے ہیں۔ (بدر الدین عینی) ۷۸

۲۲۔ نمازیوں کو حکم ملا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کو
کاف مخطوب "کَ" کے ساتھ پکاریں اور
کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ" ۷۸

----- شہود و شہادۃ کے معانی مفردات راغب میں۔ ۷۹

-----

حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حضرت خاصہ
میں ہر وقت حاضر و ناظر رہتے ہیں۔ آقا علی الخواص ۷۹

----- حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم
پر سلام عرض کرنے کا مقصد و مطلب ۸۰

----- نبی و رسول میں فرق - از سیدنا و سندنا شیخ اکبر
محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا
کی دلپذیر تقریر و تفسیر۔ ۸۱

----- ولایت و نبوت میں نسبت اور نبوت و رسالت میں نسبت ۸۲

----- مقام ولایت نبی و مقام نبوۃ نبی و مقام رسالت نبی میں فرق
از سیدنا محمد بن علی بن محمد بن العربی
شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۳ - ۸۵

۲۳۔ خطبۃ النکاح ۸۸

----- خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فی تزویجہ
السیدۃ فاطمۃ الزہراء علیا
رضی اللہ تعالیٰ عنہما وارضاہما عنا ۸۹ - ۹۰

۲۴۔ چند دعائیں ۹۱

۲۵۔ شیخ سوانح (سوانح عمری) مصنف کتاب
شیخ الحدیث ابوالفتح
محمد نصر اللہ خان الافغانی نصرہ اللہ القوی ۹۲ - ۱۰۰

۲۶۔ شمس العلماء محمد نظام الدین بلیاوی، الہ آبادی قدس سرہ السامی
کے بلند مرتبہ، پاکیزہ خیالات کا آئینہ اور انمول بنیادی مقدمہ عید میلاد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے مصنف کی سیرت و صورت کا معائنہ ——— ۹۶ - ۹۸
شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ
شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

# تمہیدِ مہید و نوید مجید کی فہرست نیز سابقہ فہرست کا ضمیمہ

جس کو شیخ طریقت، عالم و فاضل، قائل و فاعل، ولی و فاضل تقی و نقی ڈاکٹر پروفیسر جناب مسعود احمد نگمۃ اللہ الاحد فرزندِ لبیب حسیب و نسیب و تقی و نقی مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ مفتی بجامع مسجد فتحپوری دہلی نے ترتیب دیا ہے، قرار ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

سابقہ فہرست کا ضمیمہ:


| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | عکسِ صداقت نامہ<br>زیڈ۔ اے۔ چوہدری (صدرِ جامعہ احمدیہ سنیہ چاٹگام، بنگلہ دیش) | ۱۰۱ |
| ۲۔ | عکسِ صداقت نامہ<br>شیخ محمد جعفر جنرل (سیکریٹری الجامعہ العلیمیہ، کراچی) | ۱۰۲ |


## (تمہیدِ مجید و نویدِ مجید کی) فہرست / جھلکیاں


| نمبر شمار | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۔ | بنیادی مقدمہ کی اساس | |
| ----- | کلام الملوک، ملوک الکلام | ۱ |
| ----- | بنیادی مقدمہ کا آئینہ | ۲ |
| ----- | بنیادی مقدمہ کا سرچشمہ | ۲ |
| ۲۔ | نعتیہ غزلیاتِ امام احمد رضا افغانی | |
| ----- | تم ہی ہے کھلا بابِ جود، تم ہی سے ہے سب کا وجود<br>تم سے ہے سب کی بقا، تم پہ کروڑوں درود | ۲-۳ |
| ----- | زمین و زمان تمہارے لئے، مکین و مکان تمہارے لئے | |

چنیں و چناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے ۳

----- سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے ۵-۶

----- نارِ دوزخ کو چمن کردے بہارِ عارض
ظلمتِ حشر کو دن کردے نہارِ عارض ۶-۷

----- نقطۂ سرِ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام ۷-۸

----- محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا ۸

----- جہاں کی خاک روبی نے چمن آراء کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے ۹

----- انہیں کی بو مایۂ سمن ہے، انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہیں کی رنگت گلاب میں ہے ۹-۱۰

----- وہی جلوہ شہر بشہر ہے، وہی اصلِ عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے، وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے ۱۰-۱۱

----- ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابشِ مہر سے رہے پیشِ مہر یہ جاں نہیں ۱۱-۱۲

----- جس کے جلوے سے احد ہے تاباں معدنِ نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دلِ سنگیں کی جلاء کرتے ہیں ۱۲-۱۳

----- مِلکِ خاصِ کبریا ہو، مالکِ ہر ماسوا ہو ۱۴

----- وہ کلس روضے کا چمکا سر جھکاؤ کج کلا ہو ۱۵

----- راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ ہیں مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں ۱۶

----- رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں ۱۶-۱۷
----- پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں ؟ ۱۸-۱۹
----- پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں ۱۹-۲۰
----- بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ ۲۰-۲۱
----- یا خدا بہر جناب مصطفیٰ امداد کن
یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کن ۲۱-۲۲

۳۔ امام احمد رضا افغانی کے مناقب
----- مرتضیٰ شیر خدا مرحب کشا خیبر کشا
سرورا لشکر کشا مشکل کشا امداد کن ۲۳
----- یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا
گل رخا شہزادہ گلگوں قبا امداد کن ۲۴
----- تکیہ خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم
رقصم و جوشد ز بہر مویم ندا امداد کن ۲۴-۲۵

۴۔ مثنوی مولانا روم
----- اے صفاتت آفتاب معرفت و آفتاب چرخ بند یک صفت ۲۵

۵۔ افکار امام احمد رضا افغانی
----- امام احمد رضا اور وحدۃ الوجود ۲۶
----- نہ عبد، الٰہ ----- نہ الٰہ، عبد ۲۶

| | | |
|---|---|---|
| ----- | وہ صرف موجود واحد، باقی سب ظلال و عکوس | ۳۶ |
| ----- | وجودِ مطلق اور تین نظریے | ۳۶ |
| ----- | خشک اہلِ ظاہر، اہلِ حق، اہلِ زندقہ | ۳۶ |
| ----- | وجودِ واحد کی مثال ----- آئینہ خانہ | ۳۷ |
| ----- | وجود کی دو قسمیں حقیقی ذاتی، ظلی عطائی | ۳۸ |
| ۶۔ | علامہ فضل حق خیر آبادی اور وحدۃ الوجود | ۳۹ |
| ----- | حضرات کشف و شہود اور وسیلہ جلیلہ رؤف رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم (اقوالِ شیخ اکبر، امام شعرانی، بحرالعلوم وغیرہ) | ۳۰ - ۳۱ |
| ۸۔ | تصورِ رب اور تصورِ عبد (شیخ اکبر، عبدالرحمٰن جامی) | ۳۵ |
| ۹۔ | التجائے امام احمد رضا خان افغانی | |
| ----- | بر سرِ خوانِ کرم محروم نگزارند سگ<br>من سگ و ابرار مہمانان و صاحب خوان توئی | ۳۸ |
| ۱۰۔ | حقیقت و حکمتِ استغفارِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم | ۳۶ - ۴۴ |
| ۱۱۔ | کوئی ولی انبیاء کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا | ۴۵ |
| ۱۲۔ | نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے | ۴۵ |
| ۱۳۔ | بنیادی مقدمہ کے ماخذ کی وضاحت | ۴۷ |
| ۱۴۔ | تنبیہ و تشریح | ۴۸ |
| ۱۵۔ | تقدیم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی | ۵۰ - ۵۷ |
| ۱۶۔ | تقریظ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری | ۵۸ |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ ۔ اَلْحَدِيْثُ صَفْحَة ۳۶۸ اِلٰى صَفْحَة ۳۷۰ فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّة۔ یعنی دین وہی خیر خواہی تو ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک جل و علی و صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے ہے اور مسلمانوں کے ائمہ کے لئے ہے اور عام مسلمانوں کے لئے ہے۔ یہی کام (فعل) ربانی علماء و اصفیاء کا ہی کام (مقصود) ہوتا ہے۔

هٰذَا كِتَابٌ لَوْ يُبَاعُ بِوَزْنِهٖ ذَهَبًا لَكَانَ الْبَائِعُ مَغْبُوْنًا

اَوْ مَا مِنَ الْخُسْرَانِ اَنَّكَ آخِذٌ ذَهَبًا وَ تَتْرُكُ جَوْهَرًا مَكْنُوْنًا

روزِ روشن کی طرح یہ بات روشن ہے کہ ایک شئی ایسی ہو جس کی قیمت و ثمن بہت کم ہو پر اس میں ایک وصف لگ گیا تو وہ وصف اسی کم قیمت شئی کو اس جیسے ہزاروں شئی سے بیش بہا کر دیتا ہے۔ تو اب بھی وہ قیمت و بہا اس شئی کی ذات ہی کا ہے جسے رغبتیں بڑھنے کے سبب اوصاف نے بڑھا دیا ہے مثلاً ایک نوٹ لے لیجئے جو کاغذ کا ایک حقیر ٹکڑا یا پارچہ تھا جس کی کوئی قیمت تھی نہ ثمن، پر اس کی تحریر کے باعث اب اس کی قیمت دس ہزار کو پہنچ گئی جس کے باعث لوگوں کی رغبتیں اس کی طرف کھنچ گئیں۔

اسی طرح اگر ایک ورقِ کاغذ ہو جس میں ایک نادر الوجود، عزیز و غریب اور نفیس علم ہو اور ایک شخص اس علم کا طلبگار ہو، اس کی قدر و قیمت سے واقف اور خبردار ہو اور اس کی قدرِ طلب کو بھی جانتا ہو اور وہ اس ورقِ کاغذ کو دس ہزار اشرفیوں میں خرید لے تو کیا وہ عین عقلمندی اور عین سعادت نہیں؟ یا کیا اس میں کوئی خلاف ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ حلال و طیب ہے وہ طلب عین کمال ہے اور وہ خرید و فروخت حلال ہے۔ جس پر اجماع قائم اور اس پر قرآنِ عظیم کا جلی نص وارد ہے جس کا کوئی انکار ہے نہ ہی اس میں کوئی منازعت ہے۔ رب جل مجدہ فرماتا ہے:

اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۔ الآيَة ۲۹ النساء ۴۔

مگر یہ کہ کوئی سودا تمہارے آپس کی خوشی کا ہو۔

اور وہ دس ہزار اشرفیاں اس لکھے علم کی قیمت نہیں کہ وہ مال نہیں یہ مال کی قبیل سے ہے بلکہ وہ دس ہزار اشرفی اس ورقِ کاغذ کی ہی قیمت ہے جو اس کی تحریر کے باعث دس ہزار کو پہنچ گئی۔

اس پر امام ہمام و ہمام احمد رضا خان الافغانی المفری الغزنوی اصلاً و البریلوی الہندی وصلاً اپنے فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں تحریر کرتے فرماتے ہیں:

اَرَاَيْتَكَ اِنْ كَانَتْ وَرَقَةٌ كَاغَذٍ فِيْهَا عِلْمٌ نَفِيْسٌ عَجِيْبٌ نَادِرٌ غَرِيْبٌ وَ كَانَ رَجُلٌ يَطْلُبُهٗ وَ يَعْرِفُ قَدْرَهٗ فَاشْتَرَاهَا بِعَشْرَةِ الْآلَافِ هَلْ فِيْهِ مِنْ خِلَافٍ؟

كَلَّا، بَلْ حَلَالٌ طَيِّبٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ وَ الْاِجْمَاعِ مِنْ دُوْنِ نَكِيْرٍ وَّلَا نِزَاعٍ قَالَ تَعَالٰى اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ

تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ فَهٰذِهِ الْعَشَرَةُ الْآلَافُ مَا هِيَ ثَمَنُ الْمَكْتُوْبِ فَإِنَّهٗ لَا مَالِيَّةَ لَهٗ أَصْلًا كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ فِي الْهِدَايَةِ وَ سَائِرِ الْكُتُبِ الْمُعْتَمَدَةِ - ج ۷ صفحہ ۱۳۲ - بہش

هٰذَا كِتَابٌ لَوْ يُبَاعُ بِوَزْنِهٖ ذَهَبًا لَكَانَ الْبَائِعُ مَغْبُوْنًا
أَوَ مَا مِنَ الْخُسْرَانِ أَنَّكَ آخِذٌ ذَهَبًا وَ تَتْرُكُ جَوْهَرًا مَكْنُوْنًا

یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ اگر اس کے بدلے اس کا ہم وزن سونا (زرِ سرخ) بھاؤ و بتا دیا گیا تب بھی رہیگا بائع گھاٹے رہیں تو خریدار فائدے میں۔

بھلا بتا تو کہ یہ زیان کاری و گھاٹا کیا کم ہے؟ کہ ہو رشیدہ مفیدہ، مفیضہ عقائدِ حقہ کے بیش بہا جواہر پاروں سے ستھرے جملے، انوار کے لمعے اور لمعات کے بقعے تو آپ چھوڑ جائیں اور سونا یا زرِ سرخ کو روک رکھیں یا رکھ لیں؟ فَهَنِيْئًا لَكَ أَيُّهَا التَّابِعُ الْمُحَمَّدِيُّ بِهٰذِهِ الْغَنِيْمَةِ الْعَظِيْمَةِ الَّتِيْ تَجِلُّ عَنْ أَنْ تَقُوْمَ بِقِيْمَةٍ وَلَا تَغْفَلْ عَمَّا نَبَّهْتُكَ عَلَيْهِ أَنَّ الْكِتَابَ هٰذَا هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُهُ الْمَاهِرُوْنَ الْمُحِبُّوْنَ وَ يَمْدَحُهُ الْكَمَلَةُ فَلَا يَرُدُّهٗ إِلَّا الْقَاصِرُوْنَ عَنْ فَهْمِهٖ وَلَا يَذُمُّهٗ إِلَّا الْجَهَلَةُ - هٰذَا وَ عَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ إِنَّهٗ خَيْرُ مَنْ أَعَانَ وَلَا نَسْتَعِيْنُ إِلَّا إِيَّاهُ، اَللّٰهُمَّ أَفِضْ صِلَةَ صَلَوَاتِكَ وَ سَلَامَةَ تَسْلِيْمَاتِكَ عَلٰى خَطِّ الْوَحْدَةِ بَيْنَ قَوْسَيِ الْأَحَدِيَّةِ وَ الْوَاحِدِيَّةِ وَ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

| | |
|---|---|
| نورِ بقا آمد آفتابِ محمد | پردہ آن نور خاک و آبِ محمد |
| چشمِ خدا بین بجز خدائی نہ بیند | چون زمیان برفگند نقابِ محمد |
| بست نقابی ز آب و خاک و گردید | مرتبتِ امکان نداشت تابِ محمد |
| افسرِ کونین گشت کافِ لعمرک | از شرفِ دولتِ خطابِ محمد |
| چون شبِ اسری کشید سرمۂ مازاغ | نقشِ سوی کی شود حجابِ محمد |
| دولتِ فردا بہیچ باب نیابد | ہر کہ شد امروز ردِ بابِ محمد |
| ہر چہ بود درج در صحیفۂ ہستی | منتخبے باشد از کتابِ محمد |
| سایہ نہان شد چو آفتابِ حقیقت | تافت عیان از ہمہ جہاتِ محمد |
| من کہ زنم در سخنوری دمِ اعجاز | عاجزم از شرحِ معجزاتِ محمد |
| لیس کلامی یفی بنعتِ کمالہ | صل الٰہی علی النبی و آلہ |

کلیات علامہ جامی صف ۱۰

الفقیر عبد حبیب اللہ النغیر شیخ الحدیث ابو الفتح
محمد نصر اللہ نصرہ اللہ و نصرہ فی الدین والدنیا

ابو الفتح محمد نصر اللہ خان
نصرہ اللہ تعالیٰ ونصرہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی نورٍ کزو شد نورہا پیدا
زمین از حبِ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا
ازو در ہر تنے ذوقے وزو در ہر دلے شوقے
وزو بر ہر زبان ذکرے وزو در ہر سرے سودا
اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و شوکت
نہ عیسیٰ آن مسیحا دم نہ موسیٰ آن یدِ بیضا
محمد احمد و محمود ویرا خالقش بستود
کزو شد بودِ ہر موجود وزو شد دیدہا بینا
زبہرِ سینہ اش جائے الم نشرح لک برخوان
زمعراجش چہ مے پرسی کہ سبحان الذی اسریٰ

علامہ جامی علیہ الرحمۃ

## اَمَّابَعْدُ

اے عزیز جان! جان کہ یہ فَقِیرُ اِلٰی رَبِّہِ الْغَنِیِّ الْقَدِیْرِ اَبُوالْفَتْح، مُحَمَّد نَصْرُاللّٰہِ بْنُ خوش کیارخان اَلْمَرْحُوْم السَّرْرُوْضَوِیُّ خروتی نَسَباً اپنی اس کتاب مستطاب کو ایک مقدمہ اور گیارہ لمعات شارقہ کی صورت میں مسلمانان عالم کے لئے عموماً اور علماءِ عاملین، صوفیائے صافیہ، خطباء و مبلغین، کاملین کے واسطے خصوصاً پیش کرتا ہے، یہ لمعات محمّدی انوار سے مستفاد ہیں اس لئے اس کتاب کا ہر ہر جملہ لمعہ اور ہر ہر مسئلہ گران قدر و بیش بہا مایہ ہے جس کی تایید و تاکید آیاتِ کریمہ احادیثِ شریفہ اور معتبر و اشہر علماءِ اولیاء کے تحریری دستاویزات و تصنیفات سے ثابت و متحقق ہوچکی ہے۔ تاہم انسان مرکب ہے خطاء و نسیان سے اس لئے مستفیدین اور ہمارے عزیز علماء و ناقدین سے خواہش و گزارش ہے کہ اگر انھیں کتاب ہذا میں کوئی خطا و لغزش نظر آئے یا وہ کتاب ہذا کا کوئی جملہ یا مسئلہ خطا و لغزش سمجھے اسے درگزر نہ کریں بلکہ اس فقیر کو اس خطاء و لغزش پر مطلع فرمائیں۔ شکرو امتنان کے ساتھ اس پر غور رہے گا اور اگر واقع میں وہ جملہ یا مسئلہ لغزش رہا تو آئندہ اشاعت میں اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ اِنْشَآءَ رَسُوْلُہٗ (۱) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اس کا ازالہ کیا جائے گا۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَاللّٰہِ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ۔

---

۱۔ جَآءَ فِي الْحَدِیْثِ الشَّرِیْفِ لَایَقُلْ اَحَدُکُمْ شَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَّلٰکِنْ لِیَقُلْ مَاشَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ اَلْحَدِیْث۔ حصن حصن الشریف فِي خُطْبَةِ النِّکَاحِ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْکُتُبِ وَذَکَرَ الْاِمَامُ النَّوَوِيُّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فِي شَرْحِہٖ لِصَحِیْحِ مُسْلِم صفحہ ۲۸۶ جلد ۱۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَانَ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحَبَّ اَنْ یُّعْرَفَ فَخَلَقَ الْخَلْقَ وَاجْتَبٰی مِنْھُمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاصْطَفَاہُ۔ وَجَعَلَہٗ صُوْرَۃً لِّصِفَتِہِ الْوَحْدَۃِ فَھُوَ اَصْلٌ وَّ مَنْشَاءٌ وَّ مَعَادٌ وَّمَبْدَءٌ لِّجُمْلَۃِ الْخَلَائِقِ لِحَضْرَۃِ حَقِیْقَۃِ الْحَقَائِقِ وَصُوْرَۃٌ لِّحَضْرَۃِ الْوَاحِدِیَّۃِ الْاَحَدِیَّۃِ الْجَامِعَۃِ لِجَمِیْعِ الْکَمَالَاتِ الْاِلٰھِیَّۃِ وَالْکِیَانِیَّۃِ فَھُوَ مَظْھَرٌ اَتَمٌّ لِلْاِسْمِ الْاَعْظَمِ وَوَاضِعُ مِیْزَانِ مَرَاتِبِ الْاِعْتِدَالَاتِ الْمَلَکِیَّۃِ وَالْکِیَانِیَّۃِ وَالْحَیْوَانِیَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ صَلٰوۃً ھُوَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ مِنْہُ وَلَہٗ وَاِلَیْہِ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ مَخْزِنُ عِلْمِہٖ وَکِتَابِہِ الْعَزِیْزِ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَصْبَحَ الدِّیْنُ بِھِمْ فِیْ حِرْزٍ حَرِیْزٍ۔

## اَمَّا بَعْدُ

اَسْعَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی بدانکہ آن صاحبِ تاجِ لَوْلَاکَ سَیِّدُ الْاَرْضِ وَالْاَفْلَاکِ وَمَافِیْھِنَّ شہنشاہِ کونین سرورِ دارین وہ ذات ہے جو ہر ذات سے برتر۔ اس کی ہر ہر صفت کونین کے تمام صفات سے اعلیٰ اور ہر عیب و شین سے منزّہ و مبرّاء ہے، کائنات کے کل فضائلِ اعلیٰ و کمالاتِ بالا کا منبع و سرچشمہ، ساری خدائی کا مرجع و منشاء ہے، ہر زین سے مزین و پیراستہ اور تمام اخلاقِ جمیلہ سے آراستہ و شائستہ ہے آپ ہی وہ انسان کامل ہیں جس کو خالق عالم نے اپنے جمال ذات و اپنے تمام صفاتِ جلال و جمال کا مظہر اتم بلکہ شفاف آئینۂ اَفخم گردانا ہے۔ پوری خدائی کو آپ کے ہی خاطر صفحہ

ہستی پر ظاہر فرمادیا ہے۔ پس فیض و ہدایت، عرفان و دلالت میں ہر ایک شی آپ کا محتاج رہا کہ خالق عالم نے جس کو جو بھی عطا کیا یا جو بھی جس سے لے لیا یہ سب آپ ہی کے لئے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حضرت سے نبیوں کو نبوت ملی تو آپ کی خاطر، ولیوں کو ولایت سے نوازا گیا آپ کی خاطر، ثواب و عقاب کی عطا و سزا آپ کی خاطر، غرض کہ مقصود ذاتِ اوست دیگر جملگی طفیل۔ منظور نورِ اوست دیگر جملگی ظلام۔ کہ لَوْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ(۱) کہ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا اور اگر نہ ہوتا تو میں ہرگز ہرگز اپنی رُبُوْبِیَّتْ ظاہر نہ فرماتا اور ظاہر کہ اگر رُبُوْبِیَّتْ کا ظہور نہ ہوتا تو یقیناً مربوبیۃ نہ ہوتی کوئی شی نہ ہوتی کہ مَاسِوَی اللہ، اللہ تعالیٰ کے مربوب ہیں۔ خدائی کا ظہور اسی نور کی خاطر رہا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ خَالِقِ عالم جَلَّ مَجْدُہٗ نے اس مَقْصَدِ تخلیق کو آپ کو مخاطب فرماتے ہوئے یوں بیان فرمایا۔

مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَآ اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ بِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُثِيْبُ وَبِكَ اُعَاقِبُ۔ دیکھو سَیِّدُنَا مُحْیُ الدِّیْن خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیْ طَائِیْ (ابن عربی) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا کی تفسیر جلد اول صفحہ ۲ یعنی میں نے آپ کو محبوب ترینِ محبوبان بنایا آپ ہی کو اپنے تمام خلق میں مکرم تر گردانا۔ آپ ہی کی خاطر لیتا ہوں، آپ ہی کی خاطر دیتا ہوں، آپ ہی کے لئے ثواب سے نوازا کرتا ہوں۔ آپ ہی کے لئے سزا و عقاب دیتا ہوں۔ اس حدیثِ پاک کے سیاق و سباق و کلمات

---

۱۔ وَكَذَا جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ حَدِيْثِ الْاَسْرَآءِ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اگر آپ نہ ہوتے افلاک کو پیدا نہ کرتا صفحہ ۶۱۸ جلد ۲ مدارج النبوۃ وصل دربیان سِرِّ تَسْمِيَةٌ وَيْ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبِيْبِ و دفتر پنجم صفحہ ۱۳۲ و دفتر ششم صفحہ ۷۴ و صفحہ ۸۸ شرح بحر العلوم للمثنوي الرومي۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ۔

سے دو اہم ترین نِکات پر حِکمت و برکاتِ نُبوّت بر آمد ہوتے ہیں۔ اَوّل یہ کہ خالقِ عالم نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی اپنے اس محبوب سراپا جود کے برابر و ہمسر نہیں بنایا چہ جائیکہ آپ سے زیادہ محبوب یہ نکتہ کلماتِ حدیثِ بالا کے کلمہ "مَا" اور "خَلقًا" سے مستفاد ہے کہ کلمہ "خَلقًا" نکرہ ہے اور کلمہ "مَا" حرفِ نفی اصل و قاعدہ یہ کہ جب نکرہ نفی کے ماتحت آجائے۔ پس یہ نفی عام ہو جاتی ہے اور عموم و استغراق کا افادہ کرتی ہے۔ یہ نفی اس وقت اسمِ نکرہ کے سارے افراد کو اپنے حکم نفی میں گھیر لیتی ہے اور اسے کلمۂ حصر کہا جاتا ہے۔ دوسرا نکتہ یہ کہ کلمہ "بِکَ" کو حدیثِ شریف میں فعل "اُعْطِیْ"، "اٰخُذُ"، "اُثِیْبُ" اور "اُعَاقِبُ" سے پہلے ذکر فرما کر بھی حصر ہی کے اِفادہ کے لئے استعمال فرما دیا ہے اس اِفادۂ حصر کے لئے اردو زبان میں کلمہ "ہی" کام میں لایا جاتا ہے یہی کلمہ "ہی" نفی و اثبات کو ظاہر کرتا ہے۔ حَدِیْثِ مَذْکُوْر کے ترجمہ میں ان قواعد و اصول کا خیال کیا گیا ہے۔ فَتَدَبَّرْ سَتَجِدُ فَتَقِفُ (۱) السِّرَّ فَتَقفُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰي۔

اے عزیزجان! جان لیں کہ یہ فقیرِاِلیٰ رَبِّہٖ الْغَنِیِّ الْقَوِیِّ شَیْخُ الْحَدِیث اَبُوالْفَتْح مُحَمَّد نَصْرُاللّٰہ بن خوش کیارخان السَّرْرَوْضَوِیُّ حُرْوِیُّ نَسبًا اس اجمال کی تفصیل ایک مقدمہ اور گیارہ لمعاتِ شارقہ میں بیان کرتا ہے یہ مقدمہ و لمعات درحقیقت، حقیقت مُحَمَّدِیَہ کے اَنْوَار اور اَحَادِیْثِ قُدْسِیَہ کے اَسْرَار ہیں۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَهُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰي وَ نِعْمَ الرَّفِیْقُ۔

---

۱۔ نظرِ غائر سے دیکھئے تو راز پالے گا اور تو (اس راز و ناز پر یقین رکھنے سے) واقف راز رہے گا۔ تقف الْاَوَّلُ مِن الوقُوْفِ وَ الثَّانِیُّ مِنَ القوفِ بِمَعْنٰي پَیْ شناسی وَ مِنْهُ الْاِقْتِیَافُ مِثْلُ قَفَوْتُ اثره وَ الْقَائِفُ پے شناس وَیُقَالُ فُلَانٌ اَقْوَفُ النَّاسِ۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰي۔

# مُقَدِّمَہ

## سَرکارِ دارَین، کَونَین کے ہر شَیْ کے وُجُود کا مَنْشَاء
## اور ہر فَیض و جُود کا مَنْبَع ہیں صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اے عزیزِ جان! جان لے کہ عَالَمِیْن میں ہر ہر فَیْض کا مَنْشَاء سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہیں خواہ وہ فَیْضِ اَقْدَسْ (۱) ہو جس کو استعداد کہا جاتا ہے یا فَیْضِ مُقَدَّسْ جو کمال کہلاتا ہے بہرحال فَیْض کا مَنْشَاء سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہیں، کیونکہ وُجُودِ کائنات آپ ہی کے جُود و وُجُود پر مَبْنِی ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو یہ سب نقوشِ غَرِیْبَہ، اور یہ سب احکامِ کائنات عَالَمِ وُجُودْ میں نہ آتے نہ ہی ان میں سے کچھ ہوتا پس جو بھی فیوض و کمالات یا آثَار و اَحْکَام رہے یا ہیں یا رہیں گے وہ سب کے سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہی کے وُجُودِ سراپا جُود پر ہی مبنی ہیں۔ آپ ہی کے جُودِ وجود کے اَحْکَام و آثَار ہیں۔ خلاصہ یہ کہ وُجُودِ مَوْجُودَات کے لحاظ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کائنات کے حقیقی باپ ہیں یہی وجہ ہے کہ کَلَامِ بلاغت نظام اَعْنِیْ قُرْآنِ پاک نے اَزْوَاجِ مُطَہَّرَات کو ایمان والوں کی مائیں قرار دے کر اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ کے لقب سے نواز دیا

---

۱۔ فَیْضِ اَقْدَسْ وَ فَیْضِ مُقَدَّسْ کی تشریح شرح نَقْدُ النُّصُوْص عَلَّامَہ جَامِیْ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ کے صفحہ ۴۷ و ۴۹ فَصّ حِکْمَۃٍ نَفْثِیَّۃٍ فِیْ کَلِمَۃٍ شِیْثِیَّۃٍ میں ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

فرمایا۔ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰي بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ اَلْاٰيَة اَلْاَحْزَاب۔ کہ یہ نبی ایمان والوں کا ان کی جانوں سے زیادہ محبوب و مالک زیادہ قریب و مددگار ہیں کہ اَوْلٰی میں یہ تمام معانی موجود ہیں۔ معنی یہ ہوئے کہ مومن نبی پاک کو اپنی جان سے زیادہ قریب و بہتر مالک و محبوب تر سرپرست پائے گا۔ پس ایمان والوں کا اہم فریضہ یہ ہے کہ نبی پاک کو اپنی جانوں سے بہتر و بالاتر و عزیز تر جان کر اپنی جانوں کو اپنے اور نبی پاک کے درمیان حائل و مانع نہ ہونے دیں بلکہ اپنی جانوں کو بصد خوشی نبی پاک کی خوشنودی پر نثار کردیں تاکہ ہمیشہ نجات کا سہرا ان کے سر رہے۔ اور اگر ان کی جانیں مانع رہیں پس وہ اس مانع کی بناء پر سَرْوَرِ دُوْسَرَا سے محجوب رہیں گے نجات نہ پائیں گے کیوں کہ نجات اسی میں ہے کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاء کو اپنوں اور اپنی جانوں کا مالک جانیں کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا ہی خالقِ عالم کے مظہرِ اعظم اور تمام کائنات و عالم کے شہنشاہ معظم ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہر جان کا اثر وُجُوْد ہے اور ہر جان سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کا جُوْد پس ہر جان و ہر اثرِ جان یعنی وُجُود کا منشاءِ وُجُود آپ ہی ہیں تو آپ تمام کائنات و موجودات کا حقیقی باپ ہوئے اور احترام و توقیر میں ازواجِ مُطَهَّرَات ایمان والوں کی مائیں ہوئیں۔ مقصدِ بالا کو سرور دوسرا علیہ التحیہ والثناء کے کلمات طیّبات اس طرح واضح فرماتے ہیں۔ کہ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰي بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰي بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ۔ دیکھو بخاری شریف جلد اول کتاب فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّيُوْنِ والحجر وَالتَّفْلِيْسِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ یعنی کوئی ایسا مومن یا ایمان والا نہیں جس کا میں اس کے اور اس کے دنیا و آخرت کے سارے معاملات میں اس کی جان سے زیادہ اس کا مالک نہ رہا ہوں بلکہ میں دنیا و

عہ قولہ ضیاعاً یعنی عیالاً وقال قولاً دعی لہ یعنی ادعونی لہ احمی عنہ ( سنن الدارمی باب فی الرخصۃ فی الصلوۃ علیہ صفحہ ۳۶۳ ) منہ رضی اللہ

آخرت میں اس کے اور اس کے تمام معاملات میں اس کی جان سے زیادہ مالک رہا ہوں کلمہ "بِہٖ" میں اشارہ بلکہ تصریح اس بات کی ہے کہ اس کی جان کا بھی میں مالک رہا ہوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے فرمودات کی شہادت خود قرآنِ پاک دے رہا ہے چاہو تو پڑھو کہ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰي بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (فرمایا) پس جو مومن مرجائے اور مال چھوڑ جائے اس کا رشتہ دار کوئی ہو اس کا وارث رہے اور اگر قرض چھوڑے یا ضائع شی جیسی اولاد چھوڑے تو وہ میری حضور حاضر ہو اور میری جناب کی جانب رخ کرے کہ میں ہی اس کا آقا سرپرست اور مددگار ہوں اور رہوں گا۔ اس حدیثِ شریف میں بھی گزشتہ حدیثِ پاک کی طرح لطائف، اَسْرَارْ و نِکات مذکور و مَنور ہیں۔

(۱) یہ کہ یہ کلامِ بلاغت نظام نفی و اثبات پر مبنی جس کی تاکید و تایید کافی و شافی ہے کہ کلمہ "مَا" نفی اور کلمہ "اِلَّا" اِثبات کر رہا ہے نفی تو ہر ہر ہستی سے اَوْلَوِیَّۃ ومَالِکِیَّتِ کُلْ کی ہے اور اِثبات اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سے صرف اور صرف سَیِّدِ کائنات اور فخرِ موجودات کے لئے ہے وہ بھی مالکیت و اَوْلَوِیَّتِ کُلْ کے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰي ذَالِكَ۔

(۲) یہ کہ اسی مَالِکِیَّتِ کُلْ واَوْلَوِیَّتِ کُلْ کی وضاحت کی خاطر کلمہ "مِنْ" استعمال فرمادیا ہے جو حرف نفی "مَا" اور منفی "مُؤْمِنٍ" کے درمیان استعمال فرمایا گیا ہے اسی "مِنْ" کو علماءِ نحو نے "مِنْ" اِستغراقیہ کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ اب تو یہ کُلِیَّۃ، مَالِکِیَّتْ و اَوْلَوِیَّۃ صاف روشن جس پر خفا کا کوئی غبار نہیں یہاں تک اس نے ہر غبار آلود دل سے اس کا غبار جھاڑ دیا۔ شُكْرَاللّٰهِ عَلٰي اِحْسَانَاتِهٖ۔

(۳) یہ کہ مَالِکِیَّۃ واَوْلَوِیَّۃ کو کسی خاص قید و شرط کے ساتھ مقید و مشروط نہیں کیا بلکہ مطلق ذکر فرمایا تاکہ دلیل و بُرھَان رہے کہ سَرْوَرِ دُوسَرا کی مِلْکِیَّۃ سے دنیا واخریٰ کی کوئی شی خارج و مستثنیٰ نہیں بلکہ بروجہِ اجمال ہمیشہ کے لئے ہر ہر چیز کی مِلْکِیَّۃ

آپ کے لئے ثابت ہے۔

(۴) نکتہ یہ کہ حَدِیثِ پاک کے ایمان افروز کلمات جن میں سے اَوَّلِ حدیث "مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ" کی خبر اَغْنِيْ بِهٖ وَاَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جملہ اِسْمِیَّہ ہے نیز آخرِ حدیث "فَاَنَا مَوْلَاهُ" جملہ اِسْمِیَّہ اور اس کی خبر مفرد ہے، یہ دونوں دوام و استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔ فن بلاغت کے مُسَلَّمَہ اُصُولْ میں سے یہ اَصْل مُسَلَّمُ الثُّبُوْتْ ہے کہ اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ لَاتُفِيْدُ الثُّبُوْتَ بِاَصْلِ وَضْعِهَا وَلَا الْاِسْتِمْرَارَ بِالْقَرَائِنِ اِلَّا اِذَا كَانَ خَبَرُهَا مُفْرَدًا اَوْ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً اَمَّا اِذَا كَانَ خَبَرُهَا جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فَاِنَّهَا تُفِيْدُ التَّجَدُّدَ۔ دیکھو صفحہ ۱۳۹ اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَةُ لِعَلِي الْجَارِم مطبع مصر یعنی جملہ اسمیہ اصل وضع کے اعتبار سے ثبوت کا افادہ نہیں کرتا اور نہ قرائن سے استرار کو ظاہر کرتا۔ ہاں اگر جملہ اسمیہ کی خبر مفرد ہو یا جملہ اسمیہ کی خبر جملہ اسمیہ ہو تو ضرور ثبوت و دوام کو (ہمیشہ کے لئے) جاری رہنے پر دلالت کرتا ہے اور اگر جملہ اسمیہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اس وقت حدوث و تجدد کا افادہ کرتا ہے۔

پس اے عزیز جان لیں کہ آیاتِ مُبَیِّنَاتِ قُرْآنِیَّہ اور اَحَادِیْثِ نَبَوِیَّہ کے کلماتِ طیبہ بآوازِ بلند صاف، واضح طور پر یہ راسخ عقیدہ دے رہے ہیں کہ ساری خدائی کی مالکیتِ کل خالقِ عالم نے ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب نبی جنابِ احمدِ مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ المجتبیٰ کو عطا فرمائی ہے۔ یہی اس فقیر ابوالفتح محمد نصراللہ کا عقیدہ رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہی عقیدہ رہے گا اور میری اس کتاب کے اندر ہر بات میں تجھ پر یہ روشن و ظاہر ہو گا کہ وہ:

مَالکِ کونین ہیں ظاہر ہے یہ ہر بات میں
دوجہان کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اے عزیزِ جان! جان لے کہ حقیقتِ مَذکُورَہ بالا کا صحیح نتیجہ، محقق انکشاف و اکتشاف کے بعد یہ نکلا کہ حقیقی مومن و واقعی مسلم وہ ہے جس کے دل میں سَرورِ کَونَینْ، مالکِ دَارَینْ کی محبت ہر نعمت سے زیادہ ہو، خواہ وہ نعمت اس کی جان ہو یا والد و ولد ہو حضور کی محبت جان سے بالا تر ہو وہ تو کریمہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے ثابت ہوا، اور والد و ولد سے برتر ہو اس پر حضور انور کی یہ حدیث شریف شاہد ہے کہ۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ۔ بخاری شریف، ج ۱ ص ۷، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ زیرِ (بَابُ حُبِّ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِیْمَانِ)

یعنی میری قسم ہے اس ذات خداوندی پر جس کے دستِ قدرت میں میری پاک جان ہے تم میں کا کوئی حلاوت ایمان سے ملذوذ و محظوظ نہ ہو گا جب تک میں اس کے باپ و اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو لوں۔ ان کلماتِ قدسیہ میں والد و ولد کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ غالباً بعض لوگوں کے دلوں میں باپ و اولاد جان سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں پس کلمات قدسیہ نے صراحت فرمادی ہے کہ سَرورِ دُوسَرا علیہ التحیۃ والثناء ہر عزیز سے عزیز تر ہیں پس جو شخص یہ (۱) محسوس کرلے وہی صحیح معنوں میں ایمان والا ہے ورنہ اس کا ایمان برائے نام ہے و بس۔

عزیز جان! مذکورہ بالا عنوان تو روشن دلائل و براہین سے جلی و عیاں ہوا۔ مزید اطمینان کی خاطر یہ فقیر ابوالفتح محمد نصراللہ خان بن خوش کیارخان، رسیدہ علماء اعلام، ممتاز و چیدہ محققین و مدققین عظام کے اقوال و عقائد بحوالہ کتب و مطابع صفحہ وار پیش کررہا ہے۔

---

۱۔ محبت ۱۲ منہ

جن سے عنوان بالا (۱) کو پوری اور مکمل تائید ملتی ہے۔ بِحَمْدِاللّٰہِ تَعَالیٰ مولانا رومی نے اپنی مثنوی معنوی کے صفحہ ۷۸ دفتر اول نولکشور شرح فارسی مولانا بحرالعلوم قُدِّسَ سِرُّہٗ السَّامِیُّ میں فرمایا۔

نام احمد نام جملہ انبیا ست
چونکہ صد آمد نود ہم پیشِ ماست

جس کی تشریح مولانا بَحْرُالْعُلُوْمِ عَبْدُالْعَلِی رَضِیَ اللّٰہُ الْقَیُّوْمُ عَنْہُ یوں فرماتے ہیں۔

بدانکہ حقیقتِ مُحَمَّدِیَّہ جامع جمیع حقائق است و فیض بہمہ حقائق نیست مگر از حقیقت محمدیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ و ولایتِ محمدیہ جامع جمیع ولایات است و مقام محمدی جامع جمیع مقاماتِ اولیا است و نبوت و رسالت محمدیہ جامع جمیع نبوات و رسالات است پس رسالاتِ رُسُل پر تو رسالت اوست صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جامع ہمہ حقائقِ انبیاء و رُسُل است و کمال وے جامع کمالات ہمہ انبیاء و رسل است و مولوی قدس سرہ باین بیت افادہ این معنی نمودہ اند۔

یعنی جان کہ تمام حقائق کا مجمع حقیقت محمدیہ ہے کہ تمام حقائق کا منشاء ہے اور ولایت محمدیہ ساری ولایتوں پر مشتمل ہے۔ مقام محمدی جو عبارت ہے اخلاق جمیلہ سے اور مزین ہیں تمام آداب شرعیہ سے تمام ولایات اولیاء کا منبع ہے۔ (اسی طرح) صاحبِ تاج لولاک کی نبوت و رسالت ساری نبوات و رسالات کا سرچشمہ ہے۔ پس ظاہر کہ تمام انبیاء و مرسلین کے نبوات و رسالات آپ کی رسالۃ و نبوتِ اعلیٰ کے پر تو ولمعات

---

۱۔ کہ سرکار، دارین و کونین کی ہر شئی کے وجود کا منشاء اور ہر فیض و جود کا منبع ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ - مِنْہُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ

ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ خلاصہ یہ ہے کہ سَرورِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ تمام انبیاء و رسلِ عِظام کے اصل، نیز ان کے حقائق کا اصل جامع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے کمال کمالات انبیاء و رسلِ کرام کا اصل جامع ہیں اور مولوی قدس سرہ نے اس بیت سے یہی مفہوم لیا اور اس سے اسی مضمون کا افادہ کیا ہے۔

پھر مولانا بحرالعلوم قدس سرہ دفتر دوم مثنوی شریف صفحہ ۸۲ میں فرماتے ہیں۔

"اگرچہ خالق تمام خلق حق است لیکن افاضہ از حق بتوسط باطنِ انسانِ کامل میرسد خلق را" یعنی اگرچہ خالقِ عالم حق جَلَّ مَجْدُہٗ ہی ہے پر حق جل مجدہ سے خلق کو فیض انسان کامل کے واسطے سے پہنچتا ہے"۔

خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ سَیِّدِیْ الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ بْنُ عَرَبِیْ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ آیۂ کریمہ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِلّٰہِ حَنِیْفًا۔ وَلَمْ یَکُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ سورۂ نحل آیت ۱۲۰ پارہ ۱۴ کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قَدْ مَرَّ اَنَّ کُلَّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ فِیْ قَوْمٍ یَکُوْنُ کَمَالُہٗ شَامِلًا لِجَمِیْعِ کَمَالَاتِ اُمَّتِہٖ وَ غَایَۃً لَا یُمْکِنُ لِاُمَّتِہِ الْوُصُوْلُ اِلٰی رُتْبَۃٍ اِلَّا وَھِیَ دُوْنَہٗ فَھُوَ مَجْمُوْعُ کَمَالَاتِ قَوْمِہٖ وَلَا یَصِلُ اِلَیْھِمُ الْکَمَالُ فِیْ صِفَۃٍ مِّنْ صِفَاتِ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَۃِ اِلَّا بِوَاسِطَتِہٖ بَلْ وُجُوْدَاتُھُمْ فَائِضَۃٌ مِّنْ وُّجُوْدِہٖ۔ فَھُوَ وَحْدَہٗ اُمَّۃٌ لِاِجْتِمَاعِھِمْ بِالْحَقِیْقَۃِ فِیْ ذَاتِہٖ وَلِھٰذَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَوْ وُزِنْتُ بِاُمَّتِیْ لَرَجَحْتُ بِھِمْ۔ دیکھو صفحہ ۳۶۵ جلد ۱ تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

یعنی پہلے گزر چکا ہے کہ ہر وہ نبی جو کسی قوم کی جانب مبعوث ہوا ہو (یہ ضرور ہے) کہ اس نبی کا کمال اس کی قوم کے سارے کمالات کو شامل رہے گا۔ کہ وہ نبی کمالات کے اس نقطۂ عروج پر فائز رہتا ہے۔ کہ جس نقطۂ عروج تک اس قوم کی پہنچ اور رسائی ممکن ہی نہیں ہوتی خواہ وہ قوم یا افراد کتنے ہی بڑے مقام پر فائز کیوں نہ ہو۔ بلکہ اس

قوم کو جو بھی رتبہ ملا یا ملے وہ رتبہ و مرتبہ نبی کے رتبہ سے کم ہی رہے گا۔ پس وہ (نبی) اپنی قوم کے کمالات کا مرکز و مجموع رہتا ہے اور انہیں صفاتِ خیر و سعادت میں سے کسی بھی رنگ و صفت میں کمال نہیں حاصل ہوتا مگر اس نبی کے واسطے سے، بلکہ اس قوم کے وجودات نبی کے وجود کے فیض اور جُود ہوا کرتے ہیں کہ نبی کے وجود کے طفیل وہ موجود ہیں، پس وہ نبی اکیلے قوم ہیں کیونکہ حقیقت میں پوری قوم نبی کی ذاتِ متودہ صفات میں اکٹھی ہے اور اسی لئے سرورِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ پوری امت کے مقابل میں تولا جاؤں تو ضرور ضرور ان سب سے میں بھاری رہوں گا۔

پس آفتاب نیم روز سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ سرکارِ دارین مالکِ کونین، کونین کے ہر شی کے وجود کا منشاء اور ہر ہر فیض اور ہر ہر جُود کا منبع ہیں۔ کیا خوب فرمایا رسیدہ عاشق نے۔

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

فَهٰذَا مَاكَانَ يُرِيْدُ الْفَقِيْرُ هٰذَا۔ اَيْ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدٌ نَصْرُاللّٰہ خان بْنُ خوش كِيَارُ خَانَ السَّرْرُوضَوِيُّ نَصَرَهُ(۱) اللّٰهُ الْمُقِيْتُ الْقَوِيُّ۔

---

(۱) وَجَعَلَہٗ مُسْتَفِيْدًا وَّمُسْتَفِيْضًا مِّنْ فَيْضِ حَبِيْبِہِ الْاَجْوَدِ الْوَفِيِّ وَلَنِعْمَ مَاقَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَامِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ۔

چرخِ کہ قمر شدپی محمود محمد ہست حبابی زبحر جودِ محمد
مطربِ دستان سرای بزم صفا را نیست سرودے بہ از درودِ محمد
بولہب آسا ز آتشِ تبِ تبّت سوختہ بادا تنِ حسود محمد
پایۂ قدرِ مقربان ملائک باہمہ رفعت بود فرود محمد
لیس کلامی یفی بنعتِ کمالہ صلِّ الٰہی علی النبیِّ وآلہٖ

علامہ جامی قدس سرہ

## مُسَلَّمَہ اُصُولِی فقہی ضَابِطَہ

اے عزیزِ جان! جان کہ یہ امر واضح و جلی ہے کہ قرآنِ پاک کلام الٰہی ہے، ازلی و ابدی ہے، نیز یہ کہ ابتداء تخلیق سے لے کر منتہائے تخلیق اَعْنِیْ یہ قیامت سے پہلے و قیامت کے بعد تک تمام حالات و واقعات اور ان کے احکام و آثار بطور اجمال قرآن پاک میں مذکور و مذکور ہیں۔ نیز یہ کہ نبوی احادیث شریفہ قرآن پاک کی بلاغت، براعت اور فصاحت کا صاف اور شفاف آئینہ اور قرآن پاک کی تفصیل ہیں جن میں تمام احوال و اہوال سارے وقائع و حوادث احکام و آثار تفصیل وار آشکارا و نمودار ہیں نیز یہ کہ نبوی احادیث کے لئے قرآن پاک ہی ایسا پاک، صاف و شفاف بے نظیر آئینہ ہے جس میں احادیثِ نبویہ کی فصاحت، براعت و بلاغت واضح طور پر روشن و ہویدا ہے کیونکہ قرآن و حدیث دونوں وحی الٰہی ہیں کہ حدیث نبوی بھی وحی الٰہی پر ہی مبنی ہے کہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی کہ سرکارِ دوسرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نہیں بولتے خواہش نفسانی سے وہ جو بولتے وہ سب ہی صرف اور صرف وحی ہے جو ان کو کی جاتی ہے۔ اور اِمامِ بخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ الْبَارِیْ نے اپنی مختصر و مشہور جامع میں حدیثِ نبوی روایت کی ہے جس میں ارشادِ نبوی ہے کہ وَلِیَقْضِ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَاشَآءَ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہے اسے اپنے اس خاص نبی کی زبان انور سے ظاہر و اداء فرمادیتا ہے۔ دیکھو بخاری جلد دوم صفحہ ۸۹۰ پارہ ۲۴ کی آخری سطر۔ د صفحہ ۱۹۴ ج ۱

پس ایمانی اَصُول میں سے ایک اَصْلِ مُسَلَّم و اَہَم یہ ہے کہ ہر قرآنی آیتِ کریمہ و ہر حدیثِ نبوی کا ترجمہ "خواہ کسی زمانہ سے متعلق ہو جس سے حکم یا حال کا انکشاف درکار ہو" اس طرح ہونا چاہیئے جس سے کسی دیگر آیتِ کریمہ یا حدیثِ پاکیزہ

کے منشاء و اقتضاء میں فرق نہ آنے پائے اور تضاد و تناقض پیدا نہ ہو جائے اور اگر ایسا ہوا تو ترجمہ خود بخود باطل و بے محل و غلط ہو جائے گا۔ کیونکہ وحی الٰہی تناقض و تضاد سے پاک و مُبَرّاء ہے کہ تضاد و تناقض عیب و نقص ہے کلام الٰہی اور کلام نبوی عیب و نقصان سے پاک و مُنَزَّہ ہیں اس پر اجماع ہے (۱) فَوَاتِحُ الرَّحَمُوْتِ شرح مُسَلَّمُ الثُّبُوْتِ میں ہے۔ لِاَنَّ مَا یُنَافِي الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ كَيْفًا كَانَ اَوْفِعْلًا مِنْ جُمْلَةِ النَّقْصِ فِي حَقِّ الْبَارِيِّ وَمِنَ الْاِسْتِحَالَاتِ الْعَقْلِيَّةِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰي صفحہ ۲۴ نولکشور جلد اول اور صفحہ ۴۶ مطبع بولاق مصر یعنی جو بھی وُجُوْبِ ذاتی کے منافی ہوں کیف ہو یا فعل اللہ تعالیٰ کے حق میں از قبیل نقص ہیں اور نقص اللہ پر استحالات عقلیہ میں سے ہے۔ اور کلامِ نبوی اس لئے کہ یہ وحی الٰہی پر مبنی (۲) ہے، حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قرآنی آیت کا منشاء یا مقتضٰی جب بھی دیکھا جائے اس کی اس منشاء و مقتضٰی میں الٰہی کلام بلاغت نظام کے تمام کے تمام دیگر آیات بیّنات متحد و مشارک ہیں اسی طرح جس حدیث نبوی کا جو مُقْتَضٰی حال ہو خواہ کسی بھی زمانہ سے متعلق ہو۔ اس زمانے کے اس مقتضٰی حال میں تمام فرقانی آیات بیّنات مشارک و متحد ہیں خلاصہ یہ کہ قرآنی آیات بینہ و احادیث شریفہ سب ہی یا تو وحی الٰہی ہیں اور یا وحی الٰہی پر مبنی

---

۱۔ اس لئے کہ جو بھی وجوب ذاتی کا منافی ہو وہ نقص ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات واجبہ ہے تو نقص ذات الہیہ کا منافی رہا پس نقص کا ذاتِ واجبہ کے ساتھ اجتماع محال رہا ہے کہ ہر ایک دوسرے کا نقیض ہے اور نقیضین کا اجتماع محال ہے، ۱۲ مِنْہُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰي۔

۲۔ وَجَبَ صِدْقُهٗ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاِمْتِنَاعُ كِذْبِهٖ۔ صفحہ ۵۵ جلد ۲ فَوَاتِحُ الرَّحَمُوْتِ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَهُ اللّٰه

ہیں جو حدیث شریف ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں اسی لئے بظاہر اگر کوئی تناقض و تباین ظاہر ہورہا ہو محققین علماء ان کی تطبیق کے وجوہات تلاش کررہے ہوتے ہیں ان کی تحقیق کے درپے ہوتے رہے ہیں۔ اور جو امر مُحَدِّث و مُفَسِّر کے لئے ضروری و اہم ہے وہ یہ کہ وہ آیات و احادیث شریفہ کے اِقتضا و مُقتَضیٰ معلوم کرے وقت و حال کا حکم جو مطلوب ہو اقتضاء نصّ پر پرکھے نصّ قرآنی و نبوی کو ہی کسوٹی جان کر مان لے و بس۔ پس حاصل یہ کہ ترجمہ جو بھی ہو اگر وہ قرآنی آیات و اَحَادِیثِ نبویہ عَلٰی قَائِلِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃُ کے مَنْشَاء و مقتضیٰ کے خلاف نہیں تو وہ ترجمہ حق ہے درست و مراد ہے اس حال و مآل کا اِثباتِ حکم اسی طرح ترجمہ میں دائر و مقصور اور وہ ترجمہ اسی حال و مآل کے اثباتِ حکم میں مُثبَتْ و راسخ ہے پر ہر زمانے کے لئے وہی ترجمہ کافی نہیں نہ ہی مرادِ آیت و حدیث اسی ترجمہ میں محصور بلکہ تبدیل حالات و ازمنہ کے تغیر کے ساتھ ساتھ احکام حالات و ازمنہ نیز تبدیل ہوتے رہیں گے کیونکہ احکام علل و اسباب کے ساتھ ساتھ گھومتے رہتے ہیں علت ہو تو حکم ہے علت نہیں تو وہ حکم نہیں نص قرآنی و نص نبوی کی تفسیر و تاویل دونوں کو ترجمہ شامل رہے۔ تاویلات حالات کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں حالات کو قرار نہیں اس لئے ترجمے بھی ہوتے بدلتے رہیں گے ہر ترجمہ حال و زمان کے موافق رہے گا۔ مگر شرط وہی ہے کہ منشاء آیات و مقتضی احادیث میں ترجمہ اختلاف نہ دیکھائے ورنہ وہ ترجمہ خود بخود باطل قرار پائے گا۔ صحت ترجمہ کی دلیل و نشانی یہی ہے کہ وہ منشاء نصوص پر منطبق ہو و بس۔ حضرت سیّدنا الشیخ الاکبر قدس اللہ سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں۔ وَاَمَّا التَّاوِیْلُ فَلَا یَبْقِي وَلَا یَذَرُ فَاِنَّہٗ یَخْتَلِفُ بِحَسَبِ اَحْوَالِ الْمُسْتَمِعِ وَاَوْقَاتِہٖ فِيْ مَرَاتِبِ سُلُوْکِہٖ وَتَفَاوُتِ دَرَجَاتِہٖ وَکُلَّمَا تَرَقّٰي عَنْ مَقَامِہٖ انْفَتَحَ لَہٗ بَابُ فَہْمٍ جَدِیْدٍ وَاطَّلَعَ بِہٖ عَلٰي

لَطِیفِ مَعْنیً عَتِیدٍ۔ دیکھو دیباچہ و خطبہ تفسیر الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی اور رہی تَاوِیلِ نصوص پس وہ ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہتی بلکہ وہ تو غور سے سننے اور کان دھرنے والے سالک کے مَرَاتِبِ سلوک یا تفاوت دَرَجَاتْ کے لئے جو اَحْوَالُ و اَوْقَاتْ درکار ہوں ان احوال و اوقات کے اِعْتِبَارْ سے بدلتی رہتی پھر جب کبھی اس مَقَامْ سے سالک کو تَرَقِّی ہوئی اس پر فَہْمُ وسمجھ کا ایک نَیَا دروازہ کھل جاتا ہے اور اس کو نئے انوکھے لطیف معنی (۱) کا پتا حاصل ہو جاتا ہے۔

---

(۱) مَوْعُودَہ مَعَانِیْ تَاوِیلَاتْ ہوتے، اِشَارَاتْ کہلاتے ہیں اور یہ مراد و معتبر بھی ہوتے ہیں دیکھو صفحہ ۲۰ صفحہ ۱۶۸ دفتر سوم و صفحہ ۵۷ دفتر پنجم شرح مثنوی بَحْرُ الْعُلُوْمِ۔ اور سَالِکِیْنْ اَہْلُ اللہ ہوتے جو قول و عمل میں حال و سیرت و عقیدہ میں سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ہی پیرو ہو رہتے ہیں تو ان کے بَاطِنُ و سِرُّ قَلْبُ و نفس آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے باطن، سر قلب و نفس کے ساتھ مناسب ہو جاتے ہیں اور ہر مُتَابِعْ کو بقدر نَصِیْبِ مُتَابعت محبتِ الٰہیہ میسر ہو جاتی ہے اور اس پر اللہ اپنی محبت کا اِلْقَاءُ ایسے طور پر کرتا ہے کہ اپنی اس محبت کا نور متابع کی جانب فَیَّاضِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی روح کے باطن سے ساری کر دیتا ہے کہ وہی ہیں محبتِ الٰہیہ کا مَظْہَرِ اَتَمّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس وہ مُتَابِعُ اللہ کا محبوب و محبّ بن جاتا ہے۔ (مستفاد من صفحہ ۱۰۸ ت۔خ)

اور تَجَلِّیَاتِ اِلٰہِیَّہْ اس پر وارد ہو جاتے ہیں تو فُرْقَانْ کے اَسْرَارُ و مَعَانِیْ اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں جن کی طرف سَیِّدُنَا عَلِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اِشَارَہْ یوں ہوا ہے۔

لَوْتَکَلَّمَ فِی الْفَاتِحَۃِ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَحُمِلَ مِنْہَا سَبْعِیْنَ وِقْراً یعنی (میرے سینے میں قرآن کے اتنے علوم ہیں کہ) اگر فاتحہ قرآن کا بیان کردوں تو ان سے ستر (۷۰) اونٹ بار کر لئے جائیں گے۔ وَیَضْرِبُ اِلٰی صَدْرِہٖ وَیَتَنَہَّدُ اَنَّ ھٰہُنَا لعلوماً جَمَّۃً لَوْ وَجَدْتُ لَہَا حَمَلَۃً اور ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے اور یَتَنَہَّدُ کہتے تھے کہ یہاں بے شمار علوم ہیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان کے لئے اچھے قابلین پالیتا۔ صفحہ ۲۸۰ صفحہ ۲۰۰ ج ۱۔ ف۔م

## حقیقتِ محمدیہ کی حقیقت

یہ حقیقت ہے کہ حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الفُ الفِ التحیۃ وجودِ باریِ تعالیٰ (جو حقیقتِ مطلقہ ہے) کے اس رُخ کا نام ہے جو مرتبۂ تفصیل میں روشن ہے اس کی توضیح یوں ہے کہ وجودِ باریِ تعالیٰ کے دو رخ ہیں ایک اجمالِ صِرف جو وجود مطلق ہے اور وہ ہے۔ ھُوَ وَحدَہٗ لاشَرِیکَ لَہٗ فِي الوُجُودِ۔ اور ایک اس اجمال کی تفصیل ہے جو مَظاہِر و تعیُّنات کے جلوؤں میں روشن ہے ان تمام مَظاہِر و مَجالِی یا تعیُّنات کا مرکزِ اعلیٰ اور مَظہرِ اتم و اعظم روح محمدی ہے صلوٰاتُ اللہِ و سلامُہٗ علیہ جو درحقیقت حضرتِ واحدی احدی کی ایسی صورت ہے جو تمام کمالاتِ الٰہیّہ اور کیانیہ کو جامع ہے اور یہ ہی روح پرفتوح محمّد صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اعتدالات کے سارے مراتب کی میزان کا واضع ہے اعتدالات خواہ مَلکی ہوں یا انسانی یا حیوانی فی الحقیقت عالم و عالمیان اسی روح پرفتوح کے اجزاء و تفاصیل ہیں آدم و ادمیان سب کے سب آپ ہی کے مستحق تکمیل ہیں اور یہی وہ نکتہ ہے جس کی جانب سیّدِ کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہٖ وسلّم نے اشارہ فرمایا کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَآئِیْ اور اعلاناً اعلان فرمادیا کہ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَآئِیْ (۱) جس کے معنی ہیں میں ہوں آدم و مَن سوا کا آقا و حاجت روا میں ہوں ان سب کا سیّد اور مشکل کشا کہ سب کے سب میرے ہی جھنڈے تلے رہیں گے۔ اِمامِ ہُمام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ السّامِی نے اس مطلب کو یوں قلمبند فرمادیا ہے۔

---

(۱) صفحہ ۸۸ ج ۲ فتوحات مکیہ شریفہ و (مدارج النبوۃ صفحہ ۶۱۰ ج ۲)

جس کے زیرِ لِوَاء آدمؑ وُ مَنْ سِوٰی
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

اس توضیح کی تنقیح یہ ہے کہ خود حضرتِ حق سُبحانَہٗ وَ تعالیٰ تو بذاتِ خود عالَم وُ عالمیان سے مُستغنِی و لاپَروَاہ ہے پر اس کے نَامُتَناہِی اَسْمَاء میں سے ہر اِسْم مَظہَر یا مَظاہِر کے طَالِبْ وُ مُقتضِی ہیں کیونکہ مَظاہر کے بغیر اَسْمَاء کے ظہور نہں ہوتا پس مظاہر ان اسماء الہیہ کے آثار سے اثر پذیر (۱) ہوتے ہیں اور مُوجِدْ ذاتِ حق کا مُشاہدہ ان ہی اسماء الہیہ کے جلووں میں کرتا ہے۔ مَثلاً اَلرَّحمٰنُ - اَلرَّزَّاقُ - اَلقَھَّارُ کہ ہر ایک اسم الہٰی ہے جس کا ظہور اپنے اپنے مظاہر میں ہوتا رہتا ہے۔ مظاہر کے بغیر ان اَسْمَاءَ الہیہ کا ظہور ممکن نہیں۔ رزاق کا ظہور مرزوق کے ظہور سے ہو گا۔ راحم کا ظہور مرحوم کے ظہور سے اور اسی طرح قاہر کا ظہور مقہور کے ظہور سے ہو گا کہ جب تک خارج میں راحم و مرحوم نہ ہو پائیں۔ رحمانیت کا ظہور ناممکن رہے گا رازق و مرزوق نہ ہوں گے تو رزاقیت کا ظہور ممکن نہ رہے گا۔ عَلیٰ ھٰذَا القِیَاس

خارج میں قاہر و مقہور نہیں تو قہاریت کا ظہور نہ ہو گا۔ نتیجہ یہ رہا تھا کہ اسماء الہیہ کی ہی طلب نے جُزئِیَاتُ وَ مَظاہِر کو وجود بخشا کہ یہی طَلَبُ وُ اِقْتِضَاءُ مَوجُودَاتِ جزئیہ کے اِظہار کا سبب رہی و بس خلاصہ یہ کہ موجودات عالم و عالمیان کی ہر ہر جزئی اپنی اپنی قُوَّۃِ قَابِلیَّتْ کے مُطَابِق اَسْمَاءَ حَقَّہ اِلہِیَّہ کے جلووں کے مَظہَر رہی۔ اور اس کے ساتھ یہ ضرور جاننا چاہیئے کہ اَسْمَاءِ حَقَّہ اِلہِیَّہ سارے کے سارے اِسْم ذَاتْ کے حِیطَہْ کے اندر ہے جو اَللّٰہُ ہے یہ اِسْمِ ذَاتْ سب اَسْمَاءِ حَقَّہ کا جَامِعْ اور سب پر مُحِیطْ اور سب کا

---

(۱) گو مَظاہِر خود اَسْمَاءِ اِلہِیَّہ کے آثار ہیں۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تعالیٰ۔

اِحاطہ کیا ہوا ہے۔ اسی اِسمِ ذات نے اِیجادِ مَوجُودات سے پہلے چاہا کہ ایک ایسا جامِع مَظہر پیدا کرے جواز رَاہِ جامِعیّت اِسمِ ذات کے ساتھ کلی مُناسبت رکھے تاکہ وہ مَظہرِ اَتَم ایسا اَکمَل ہورے کہ آیندہ موجود ہونے والے تمام مَخلوقِ اِلٰہی کے لیے کمالات بخشی اور فَیضِ ربّانی میں خلیفۃ اللہِ الاَعظَم رہے(۱) اور پوری خدائی کا شہنشاہ مُعظّم رہے یہی ہے وہ رُوحِ پُرفتوحِ مُحمّدی جس کی تَرجمانی حَدیثِ نَبوی۔ اَوّلُ مَاخَلَقَ اللہُ رُوحِي او نُورِي کرتی ہے۔

یعنی میری رُوح پرفتوح ہی اَوّلِ مَخلوق ہے یا یہ کہ میرا ہی نُور سَرَاپا سُرور اَوّلِ مَخلوق ہے۔ اور یہی رُوح پُرفتوح مُحمّدی ہی حَضرتِ حَقیقۃ الحَقَائِق جَلّ مَجدُہ کی ساری مَخلوق وخَلائِق کا اَصلِ مَنشَاء اور ساری خدائی کا مَرجع مَبداء رہی ہے اور یہی وہ نُور ہے جس کو حَقیقتِ مُحَمّدیّہ کہتے ہیں عَلَیہَا وَعَلٰی صَاحِبِہَا اَلفُ اَلفِ التَّحِیَّۃ۔ کسی عَارِف نے اسی حَقیقت کی تَعبیر میں کلماتِ مُندرجہ ذیل قلمبند کئے ہیں۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظُہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں مُحمّد کا نُور ہے

---

(۱) اَی بُردہ زِ آفتاب بوجہِ حُسنِ تو سَبَق
قُرصِ قمر بمُعجزِ حُسنِ تو گشتہ شَق

دربزم اِحتشام تو سیّارہ ہفت جام
وز مَطلعِ نوالِ تو افلاک نہ طَبَق

بر ہر کہ تافت پرتوِ انوارِ مہرِ تو
گشت سُرخروئی درہمہ آفاق چون شَفَق

جِسمت نداشت سایہ وَالحق چنین سَزد
زیرا کہ بُود جوہرِ پاکت زِ نُورِ حَق

بردفترِ جمالِ تو توریت یک رقم
وز مُصحفِ کمالِ تو اِنجیل یک وَرَق

جامی کجاست نعتِ تو اما بملکِ شوق
بر لَوحِ صِدق زد رقمی کیف ما اتفق

لَیسَ کَلامِی یَفِي بِنَعتِ کَمَالِہٖ
صَلِّ اِلٰہِي عَلَی النَّبِيِّ وَآلِہٖ

عَلّامہ جامی قدس سرہ

عہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اول ماخلق اللہ العقل واول ماخلق اللہ القلم واول ماخلق اللہ روحی اونوری (صفحہ ۸۰ مکتوب ۱۲۰ سبع سنابل شریف اعلیٰ انبیوہ)

و شک نیست کہ اختلاف عبارات مبنی بر اختلاف اعتبارات است زیرا کہ مرتبہ اولیت ...

# روحِ محمدی حق و خلق کے درمیان برزخ ہے

جان لے کہ خالق جلّ مجدہ اور مخلوق کے درمیان روحِ محمدی ہی برزخ ہے۔
یہ برزخیت بعینہٖ اس خطِ فاصل کی مانند ہے جو شمس و سایہ کے درمیان میں ہوتا ہے جس کے اتصاف کے دو پہلو ہیں ایک لحاظ سے وہ خطِ فاصل شمس ہی ہے اور دوسری جہت سے وہ خط سایہ بھی ہے۔ کیونکہ اس حد پر شمس و سایہ دونوں ملتے ہیں اگر اس خط پر دونوں کا ملاپ نہ ہو تو شمس سایہ سے جدا رہے گا اور سایہ شمس سے حالانکہ اس مقام یا اُس حد پر تیسری چیز ٹک نہیں سکتی۔ بلکہ ماننا پڑے گا کہ وہ خط نہ تو شمس سے جدا ہے نہ ہی سایہ سے الگ و وراء اسی طرح روحِ محمدی اُدھر حق سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل ہے کہ حق سے فیوض و کمالات مخلوق تک آپ ہی کے توسّط سے پہنچتے ہیں کسی عارف نے خوب فرمایا۔

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبرا میں ہے حرفِ مشدّد کا

حرفِ مشدّد سے مرادِ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وصحبہٖ وسلم کا میم ہے (۱) جو حاء اور دال کے درمیان میں برزخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

---

(۱) وَاسْتَعِیْنُ مُحَمَّدًا بِمِیْمِہٖ وَدَالِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ماہ بود عکسی از جمالِ محمد — مشکِ ختنی زِ زلف و خالِ محمد
دَر چمن فاستقم قدم ننہادہ — سروِ روانی باعتدالِ محمد
حرفِ نشانِ نقشِ کلکِ قدم را — صد مدد آمد ز میم و دالِ محمد
چند نشینی درین سراچۂ ظلمت — محتجب از مہرِ کمالِ محمد
روزنہ بکشا کہ تافت برہمہ عالم — پرتوِ خورشیدِ بی زوالِ محمد
دست بدامانِ آل زن کہ نباشد — جز بمحمد مآلِ آلِ محمد

علامہ جامی قدس سرہٗ

# سَیِّدِ عَالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اِیجادِ عالم اور اس کی بقاء کے لئے مقصود و غایت و مطلوب ہیں اور آپ ہی حقیقتاً انسانِ کامل ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ خالقِ عالم نے اِیجادِ عالم اور اس کی بقاء کے واسطے اصلِ مقصود اور غایتِ مطلوب انسان کامل ہی کو عین ٹھہرالیا ہے اس کی مثال خود ہر ہر فرد انسان میں موجود و مشہود ہے کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے انسانی جسدِ خاکی کا تسویہ فرمادیا ہے اس سے اصل مقصود اس کا نفسِ ناطقہ ہی رہا ہے و بس۔ نیز اس مُسَوّٰی جسدِ خاکی انسان میں جسمانی طبعی مزاج بنادیا ہے اس مزاج کی تخلیق و تودیع سے غایتِ مراد اور اصل ملاک مزاج کی تعدیل رہی ہے پس تخلیق کائنات کا اصل مقصود اور ایجاد خلائق کا اصل مقصد و بُوُد خالقِ خلائق کے نورِ شہود کے تعینات تھے جس کا آئینہ و مرات انسان کامل کا ہی دلِ پاک رہا ہے نیز اس تخلیق کا اصل دراک اللہ تعالیٰ کے ظہور وجود کے تنوعات رہے ہیں جن کے پانے کے لئے انسان کامل کا ہی فہم دراک ہے جس کو ان تنوعات کے لئے آئینہ شفاف قرار دے دیا ہے۔ اور وہ یوں کہ جب انسان کونی اور بشری صفات سے مجرد ہوا اور ربانی حقانی صفات سے متصف ہوا نیز اخلاق الٰہیہ سے متخلق ہو گیا۔ پس اس کی بینائی و بصیرت نورِ وحدت کے سرمہ سے سرمگین ہو گئی۔ پس وہ تمام مجالی اور سارے مظاہر میں اپنے تمام قوی و مشاعر کے ساتھ جمال حق کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔ اور اپنے تمام قوی و مشاعر سے حق اور وجودِ مطلق کا ادراک کرتا رہا ہے کہ درحقیقت انسانِ کامل کی ہی دانش وجود مطلق (۱) کا وہ جود ہے جو درخت آفرینش کا

اصل پھل واصل ثمرہ رہا ہے حدیثِ نبوی کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (۲) پس عالَم حس میں اگرچہ عالم و دوران افلاک کا قیام و ثبوت اول رہا تھا پر مَعْنیً وَحُکْماً انسان کامل ہی عالم و افلاک سے مقدم و اقدم رہا ہے کہ ایجادِ عالم سے اصل مقصود کمال پیدائی رہا تھا اور کمال پیدائی اجمال و تفصیل میں ایک ایسی حقیقت کے ظہور پر موقوف تھا جس کی ذات و مِصداق جامع و حاوی ہو۔ پس وہ ذات اور وہ مصداق مَوْقُوْفٌ عَلَیْہِ رہا تھا اور ہمیشہ موقوف علیہ کا رتبہ موقوف کے رتبہ سے اَقْدَمْ ہورہتا ہے وجود میں بھی علم و تصور میں بھی اسی حقیقت جامعہ کی ذات و مصداق سَرْوَرِ دُوْسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی رہے ہیں۔

جناب جَلِیْلُ الْقَدْرِ صَحَابِی سَیِّدُنَا عَبْدُاللہِ بْنُ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا سے مَرْوِیٌ ہے کہ حضرت جِبْرَئِیلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَامْ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامْ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یوں عرض کی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاہِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ۔ (۳) یعنی سلام ہو آپ پر اے اول سلام ہو آپ پر

---

۱۔ اَعْنِیْ بِہٖ اَللّٰہُ تَعَالیٰ ۱۲ مِنْہُ۔

۲۔ یعنی میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے وہ مخلوق پیدا کی جس کی پیدائش کا میرا ارادہ تھا۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

۳۔ یہ حدیث شریف مولٰنا فاضل علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہِ کی شرح لِلشفاء میں علامہ تلمسانی سے مروی و مذکور ہے صفحہ ۲۲۵ امتناع النظیر مولانا فضل حق الخیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

اے آخر سلام ہو آپ پر اے ظاہر سلام ہو آپ پر اے باطن۔ جبریل امین کا ان القاب سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کو یاد کرنا یا پکارنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا کہ فرشتے وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ان القاب سے مُلَقَّب فرمادینا اس بات کی برہان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پوری کائنات کا اِحاطہ عطا فرما کر ساری کائنات کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حیطہ میں دے دیا اور ساری خلائق کو فیض آپ سے ہی ملتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ انسانِ کامل وہ کُلّیِ علی الاطلاق ہے جو قدیم اور حادث تمام موجودات کے لئے قابل رہی ہے اور یہی انسانِ کامل، قدیم (۱) سے واصل اور حادث (۲) میں شامل ہے انسان کامل ہی وہ کُل ہے جس کے تمام کائنات اجزاء ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ اجزاء کی کمی سے کُل کی کمی لازم ہوتی ہے پر کائنات کی کمی سے انسان کامل کی کمی لازم نہیں آتی کیونکہ کائنات انسان کامل کے رَشحَات ہیں جیسے بدن کا پسینا جس کے نکلنے سے انسان کے بدن میں اجزاء کی کمی لازم نہیں آتی یہ بھی یاد رکھنے کو ہے کہ انسان کے ماسواء موجودات میں سے کوئی بھی موجود تمام موجودات کے لئے قابل نہیں کیونکہ عالم کے اجزاء میں سے کوئی جزء اُلُوہِیَّۃ کے لئے قابل و حامل نہیں اور اِلٰہُ الْعَالَمِیْن جو ہمہ وجود ہے عُبُودِیَّۃ کے لئے قابل نہیں بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ عالم سارے کے سارے عبد ہی رہے ہیں اور حق سُبْحَانَہٗ

---

۱۔ اَعْنِیْ بِہٖ اَللّٰہُ تَعَالیٰ سے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔
۲۔ اَعْنِیْ بِہٖ مخلوق میں - ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ

---

وَ تَعَالیٰ واحد و احد و صمد ہے اور یہ بھی روز روشن سے زیادہ روشن ہے کہ جو اوصاف اُلُوہِیَّتِ اِلٰہی کے منافی و مناقض ہوں ان اوصاف سے اللہ تعالیٰ کا اِتِّصَاف جوازاً ناممکن ہے۔ اسی طرح جو اتصاف ایسا ہو جس کے اوصاف عُبُودِیَّۃ کے مناقض و منافی ہو وہ اتصاف عالم کے لئے جوازاً محال ہے اس لئے کہ عالم کے سارے اوصاف حادث ہیں اور عالم سارے کے سارے عِبَادُاللہ ہیں اور عبودیۃ ہی ان کا شیوہ رہی ہے مگر انسانِ کامل نہ یہ ہے نہ وہ بلکہ اس میں دو ایسی کامل نسبتیں ہیں جن میں سے ایک نسبت سے تو انسان کامل حضرت الوہیۃ (۱) میں داخل ہوتا اور قرب خاص پر فائز ہوجاتا ہے اور دوسری وہ جس سے وہ حضرت رَبَّانِیَّۃ میں شامل ہوجاتا ہے اور قرب خاص پر فائز ہو جاتا پس انسانِ کامل چونکہ خود بذات خود مربوب رب ہے اور عبادات الٰہیہ پر مُکَلَّف ہے اس جہت سے سراپا عبد ہی ہے اور جب کہ وہ خلیفہ رَبُّ الْاَرْبَاب ہے کہ مِنْ حَیْثُ الصُّوْرَۃ احسن التقویم (۲) کا مصداق صداق ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ اَلْحَدِیْثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر بنایا جو درحقیقت انسانِ کامل اپنی شان کے لائق اپنے باطن میں تمام اسماء و صفات الٰہیہ سے متصف ہوا ہے اس کے ظاہر چونکہ بشر ہے پس اس کا ظاہر تمام اکوان و عوالم کے صفات سے نیز تمام حقائق کونیہ کو جامع رہا اور تمام عوالم آپ ہی کے فیض کے رَشْحَات ہیں اس لحاظ سے انسان کامل ربّ (۳) ہے اور وہ انسان در حقیقت آنسرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

۱۔ اگرچہ مقام الوہیت تک پہنچنا محال بالذات و ناممکن ہے پر حضرت الوہیت میں انسان کامل داخل ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے بہتر طور پر درست بنایا ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

۳۔ اَعْنِیْ بِہٖ پالنے والا۔ رَبَّ (ن) پرورد کہا جاتا ہے رَبَّ الصَّبِیَّ پرورد کودک را تا بالغ گردید

وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی ذات شریفہ ہے نیز انبیاءِ کرامُ وَاَولیاءُ اللہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے خلفاء ہیں اور آپ کے اخلاقِ کریمہ و جمیلہ سے مُتَخَلِّق ہیں بھی اس پاک و بزرگ رتبۂ عُظمیٰ سے بَہرَہ وَر اور ان کو اس نعمتِ عظمیٰ و صورتِ حسنہ جمیلہ سے حصہ ملا ہے۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اس کا خلاصہ و زُبْدَہ یہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانِ کامل کی درستی بِوَجْہِ اَحْسَن کردی ہے۔ اور آپ کو اپنی پوری خدائی میں خلیفۂ اعظم گردانا ہے آپ کو عالم و عالمین کی تربیت پر مامور فرمادیا ہے اللہ تعالیٰ کی تربیت نے انسان کامل کو اَعْلٰی مُرَبّی بنادیا ہے تاکہ آپ عالم و عالمین کی جزئیات کی ہر ہر جزئی کی تربیت اس جزئی کی دی ہوئی استعداد کے مطابق کرسکے اور عالمین کے تمام اجزاء میں ہر ہر جزء کو اس کی استعداد کے لائق فیضان و کمالات سے نواز سکے پس بلحاظ خلافتِ عظمیٰ انسان کامل ہی وہ مَظْہَرِ اَتَمّ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء و صفات کا ظہور ہوتا ہے اور اسی اعتبار سے وہ رب ہے (۱) مگر چونکہ وہ خود مربوبِ رَبُّ الْاَرْبَاب ہے اور صفتِ عبدیۃ کے ساتھ

---

۱۔ جانِ برادر کلامِ عرب میں کَلِمۂ رَبّ کا استعمال پانچ مَعَانِیْ میں ہوتا ہے۔ ثابت جیسے رَبَّ بِالْمَکَانِ، مصلح کہا جاتا ہے رَبَبْتُ الثَّوْبَ اِذَا اَصْلَحْتُ مَافِیْہِ مِنْ خَرْقٍ وَغَیْرِہٖ، مُرَبّی جیسے کہے رَبَبْتُ الصَّغِیْرَ اَرُبُّہٗ، اَلسَّیِّدُ جیسے فَمَا قَاتَلُوْا عَنْ رَبِّہِمْ وَرَبِیْبِہِمْ وَلَا اٰذَنُوْا جَارًا فَیَظْعَنُ سَالِمًا اَیْ سَیِّدِہِمْ وَاَمِیْرِہِمْ۔ اِمْرَاُ الْقَیْسِ، اور مالک یُقَالُ رَبُّ الدَّارِ، رَبُّ الدَّابَّۃِ، اَبُوْہُرَیْرَہ (رف) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث بیان فرماتے اور صِدِّیْقَہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن کو آواز دیتے کہتے اِسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ اِسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ الحدیث صفحہ ۴۱۴ جلد ۲ مسلم شریف اور حدیثِ اَشْرَاطُ السَّاعَۃِ میں ہے اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا، اُذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ۔ اپنے رب کے پاس (بادشاہ) میرا ذکر کرنا فَاَنْسَاہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ۔ یوسف ۴۱، ۴۲۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ

مُتَّصِف ہے۔ اور عُبُودِیَّۃ کا مَوْصُوف ہے پس وہ سراپا عَبْدِ رَبّ الْاَرْبَاب ہے۔ پس ثابت ہوا کہ انسانِ کامل کو قِدَمُ وْ حُدُوْث میں کمالِ مطلق حاصل ہے۔ یہی ہے حقیقت محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃ اسی مرتبہ میں وَحْدَۃِ الٰہِیَّۃ کی کثرت اور اس کی تفصیل واضح و روشن ہے۔ جس کی تعبیر کلمۂ توحید کا دوسرا جزء مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نیز اسی مرتبہ میں وحدۃ الٰہیہ کا اجمال لائح و مستفاد ہے جو ہمہ وجودِ مطلق ہے جس کی تعبیر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کلمہ توحید کا جزء اول کر رہا ہے۔

اس مَبْحَث کے خُلَاصے کا خُلَاصَہ اَعْلٰی حضرت عَظِیْمُ الْبَرَکَۃ اِمَام ھُمَام اَحْمَدْ رِضَا خَانْ بریلوی افغانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

ممکن میں یہ قدرت کہاں
واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا
یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
حق یہ کہ ہیں عبد الٰہ
اور عالم امکان کے شاہ
برزخ ہیں یہ سرِّ خدا
یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے عبدِ کامل ہیں اور عالَمِ اِمکان کے شاہ ہیں عالم کا رب و مربی ہیں۔

نہ وہ خدا ہیں نہ ہی خدا سے جدا ہیں

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مضمونِ بالا کی تایید کے لئے مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُوْم عَبْدُ الْعَلِیِّ

لکھنوی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے دو حوالے نقل کرتا ہوں وَبِاللہِ التَّوۡفِیۡق۔ صفحہ ۸۵ دفتر سوم مثنوی شریف میں مولٰنا روم فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر شمارا ای مِہَان
چون پدر ہستم شفیق و مہربان

یعنی جیسا کہ باپ حیات دنیویہ کی تکمیل کے لئے اولاد کی پرورش کرتا ہے میں اخروی زندگی کی تکمیل کررہا ہوں اور اسی زندگی کے لئے پرورش کررہا ہوں۔

زان سبب کہ جملہ اجزاءِ مَنِیۡد
جُزۡو را از کُل چرا بر میکَنِیۡد

یعنی اس کا سبب یہ کہ تم سب کے سب میرے اجزاء ہو پس جزء کو کل سے جدا نہ کرو۔

جزو از کل قطع شد بیکار شد
عضو از تن قطع شد مُرۡدَار شد

جب جزو کل سے کٹ گیا وہ جزء بیکار ہو جاتا ہے جب کوئی عضو و اندام بدن و تن سے کٹ گیا پس وہ عضو مردار ہوجاتا ہے۔

تَانَہ پَیۡوَنۡدَدۡ بَکُل بارِ دیگر
مُرۡدَہ باشد نَبۡوَدَشۡ از جان خبر

دوبارہ جب تک وہ کٹا ہوا عضو کل کے ساتھ متصل نہ ہو پائے اور اتصال پیدا نہ کرے مردہ ہی ہو رہتا ہے جس کو جان سے کوئی خبر نہیں رہتی۔

وَرۡ بِجُنۡبَدۡ نیست خود اورا سَنَدۡ
عضو تو بُبۡرِیۡدَہ ہم جُنۡبِش کُنَدۡ

اگر وہ کٹا ہوا عضو (بظاہر) حرکت و جنبش بھی کرے پھر بھی اس کی زندگی پر کوئی سند نہیں اس لئے کہ جنبش تو کٹا ہوا عضو بھی کرتا ہے مولٰنا بَحْرُالْعُلُوم عُبَیْدُالْعَلِی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی ان ابیات کی تشریح یوں کرتے ہیں۔

بدانکہ حقیقتِ آن سَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حقیقتِ جامعہ است مَرْجمیع حقائق راپس ہر موجود کہ ہست ناشي است از حقیقتِ آنسَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس آن سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بباطنِ خود پرورش ہمہ عالم میکنند و ہر فیض کہ باحدي مِیْرَسَدْاز باطنِ اُوصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرسد پس ذاتِ شریف اوصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَجْمَعُ الْبَحْرَیْنْ است کہ باطنِ او مُتَّصِفْ ہست بہمہ اسماء و صفاتِ اِلٰہِیَّہْ و ظاہر اوچون بشر ست جامِع حقائقِ کَوْنِیَّہْ و صفاتِ آکْوَانَ بِسْتُ لہٰذا آنسَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رحمت مرعالمیان راست کہ ہرچہ در عوالم ست از رشحات فیض ویست صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس چون نسبت آن سَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بسوي ہر شخص از عالم چنین است پس باید کہ ہر شخص متصل اوشود کہ خود را در مَحَبَّتْ وُ مُتَابعتِ او دارد و ہرکہ از و منقطع شد کہ محبت او نَوَرْزِیْدُ و مُتَّبِعِ اوبجانُ وُ دِلْ نشد پس کافرِ نعمت است اوکار خود را خراب کرد کہ تربیت مُرَبِّیْ را قبول نکرد ہمین است مقصودِ ابیاتِ تَالِیَّہْ این است معني وصل و قطع کہ گفتہ شد ورنہ بنظر حقائق ہمہ حقائق موصول اند وَاِلَّا بوجود نمي آمدند و باقي نمي ماند ند۔

یعنی جان کہ سَرْوَرِ دُوسَرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حقیقت، جامع حقیقت ہے تمام حقائق کے لئے پس جو بھی موجود ہے وہ مَوْجُوْدْ آن سَرْوَرْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی حقیقت سے پَیْدَا وَنَاشِیْ ہے پس سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم باطنی طور پر سارے عالم کی تربیت و پرورش کررہے ہیں اور جس کو جو بھی فیض و کمال ملتا یا پہنچتا ہے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہی باطن سے ملتا پہنچتا ہے پس آپ کی ذَاتِ سِتُوْدَہ صِفَاتْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دونوں بحر کے سنگم و برزخ رہی ہے۔ آپ کا باطن تمام صفات و اَسْمَاءِ اِلٰہِیَّہْ سے مُتَّصِفْ ہے اور آپ کا ظاہر چونکہ بشر ہے تو جامع ہے تمام حقائقِ کَوْنِیَّہْ اور تمام صفاتِ اَکْوَانْ کو، اس لئے سَرْوَرِ دُوْعَالَمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عَالَمِیْنْ کے لئے رحمت رہے ہیں کہ جو بھی عالم میں ہے سب کے سب آپ کے فیضِ اَقْدَسْ کے رَشْحَاتْ میں سے رہے ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ پس جب کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی نسبت عالم کے ہر ہر شخص کی جانب اس طرح رہی ہے تو لازم ہے کہ ہر شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِلْ رہے اپنے آپ کو آپ کی محبت کا دِلْدَادَہْ اور آپ کی متابعت کا ذمہ دار رکھے (اسکے) برعکس جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قطع تعلق کیا کہ آپ کی محبت کو اختیار نہ کیا اور جان و دِل سے آپ کا تابع و متبع نہ رہا پس وہ اس نعمت عظمٰی کا منکر و کافر رہا۔ اس نے اپنا کام تباہ کرلیا کیونکہ اس نے مُرَبِّیْ کی تربیت قبول نہ کی اور یہی ہے آنے والے دیگر ابیات (مولانا رومی) کے معنی، یہی ہے وصل و قطع کے معنی جو کہا گیا ورنہ حقائق کی جانب نظر کرتے ہوئے سارے حقائق ایک دوسرے سے مُتَّصِلْ ہیں کہ اگر ان میں اِتِّصَالْ نہ ہوتا تو موجود ہی نہ ہوتے نہ ہی باقی رہتے۔

## مَقاصِدِ بالا و لَمعاتِ مَذکُورہ پر
## قرآنِ کریم کے شَواہِدْ اور ان سے اِستِشہادْ

(۱) اس تمام تر تفصیل کا خُلاصَہ سورہ توبہ کی فرقانی آخری دو آیتوں میں ہے جن کی تشریح سَیِّدِنا وَ سَنَدِنا حضرت مولانا اَلشَّیخُ الاَکْبَرُ مُحَمَّدُ بنُ عربی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمائی ہے۔

### آیاتِ قرآنِیَہ

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ آیت ۱۲۸، ۱۲۹، سُوْرَۃُ تَوْبَۃ۔

تَشْرِیحُ الشَّیْخِ الْاَکْبَرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ: لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ لِیَکُوْنَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ جِنْسِیَّۃٌ نَفْسَانِیَّۃٌ بِھَا تَقَعُ الْاُلْفَۃُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ فَتُخَالِطُوْنَہٗ بِتِلْکَ الْجِنْسِیَّۃِ وَتَخْتَلِطُوْنَ بِہٖ فَتَتَاَثَّرُ مِنْ نُوْرَانِیَّتِھَا الْمُسْتَفَادَۃِ مِنْ نُوْرِ قَلْبِہٖ اَنْفُسُکُمْ فَتَتَنَوَّرُ بِھَا وَتَنْسَلِخُ عَنْھَا ظُلْمَۃُ الْجِبِلَّۃِ وَالْعَادَۃِ۔

ترجمہ: یعنی (اے مومنو) تمھارے پاس بہت عَظِیمُ الْمَرتبت رَسُول تشریف لاچکے ہیں جو تم میں سے ہیں تاکہ تمھارے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان (انسانی رشتہ) نفسانی جنسیۃ ہو جس سے تمھارے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان اُنْس وَ اُلفت بڑھے گی۔ جبھی تو تم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہل سکو گے اور تم آپ کے توسط باہم گھل مل کر رہیں گے پس اس نُورانِیَّۃ سے جو آپ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قلبِ انور سے ناشِیٔ و مُستفاد ہے۔ تمھاری جانیں مُتاثِر ہوں گی اس سے ان میں صفا و جِلا پیدا ہو گی اور مُنوّر ہوں گی اور ان سے جِبلّی، فِطری اور عادی تاریکی ہمیشہ کے لئے دور رہے گی۔

عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ شَدِیْدٌ شَاقٌّ عَلَیْہِ عَنَتُکُمْ مَشَقَّتُکُمْ وَلِقَآءُ کُمُ الْمَکْرُوْہُ لِرَافَتِہِ اللَّازِمَۃِ لِلْمَحَبَّۃِ الْاِلٰھِیَّۃِ الَّتِیْ لَہٗ لِعِبَادِہٖ وَرُؤْیَتِہٖ اِیَّاھُمْ بِمَثَابَۃِ اَعْضَآئِہٖ وَجَوَارِحِہٖ لِکَوْنِہٖ نَاظِرًا بِنَظَرِ الْوَحْدَۃِ فَکَمَا یَشُقُّ عَلٰی اَحَدِنَا تَاَلُّمُ بَعْضِ اَعْضَآئِہٖ یَشُقُّ عَلَیْہِ تَعْذِیْبُ بَعْضِ اُمَّتِہٖ۔ (ن)

یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر شاق گزرتا ہے وہ جو تم کو تعب و مشقت میں ڈالتا ہے (نیز یہ کہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شاق گزرتا ہے تمھارا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس طرح ملنا جس میں محبت نہ ہو اور جس میں کَرَاہتُ وُ کَرَاہِیَّۃٌ ہو۔



اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وسلم سراپا رَافَتْ ہی ہیں جو لازم ہے اس مَحبّتِ اِلٰہِیّہ کو جو محبت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے رکھتے ہیں جس کی بناء پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے رب کے بندوں کو اپنے بدن جو سراپا اَنْوَار کا مَعْدِنْ رہا ہے کے اعضاء مبارکہ کی مانند دیکھتے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کثرتِ تَجَلِّیَاتُ وُ مَظَاہِر) کو بنظرِ وَحْدَتْ دیکھتے ہیں پس جس طرح ہم میں سے ہر ایک اپنے بعض اعضاء کی دردمندی کو شاق و ناگوار سمجھتا ہے اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں میں سے بعض کے عذاب میں مبتلا رہنے کو ناگوار و شاق محسوس کرتے ہیں۔ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ لِشِدَّۃِ اِھْتِمَامِہٖ بِحِفْظِکُمْ کَمَا یَشْتَدُّ اِھْتِمَامُ اَحَدِنَا بِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَجْزَآءِ جَسَدِہٖ وَجَوَارِحِہٖ لَا یَرْضٰی بِنَقْصِ اَقَلِّ جُزْءٍ مِّنْہُ وَلَا بِشَقَآئِہٖ

فَكَذٰلِكَ هُوَ بَلْ اَشَدُّ اِهْتِمَامًا لِدِقَّةِ نَظَرِهٖ۔ (آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تم کو بہت چاہتے ہیں) اس لئے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تمھاری حفاظت و نگہداشت کا بہت خیال رکھتے ہیں ایسا ہی جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے جسد کی اجزاء و جوارح کی نگہداشت و حفاظت کا بہت زیادہ خیال رکھتا ہے کہ ہرگز ہرگز ہم میں سے کوئی بھی اپنے بدن کے کسی بھی عضو و جزء کا نقص نہیں چاہتا نہ ہی اس کی شقاوت پر راضی ہوتا ہے۔ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اس سے بھی اپنی امت کے نگاہ داشت و نگہبانی زیادہ کرتے ہیں کہ آپ کی نظر رحمت و رافت بہت زیادہ دقیق ہے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ يُنْجِيْهِمْ مِّنَ الْعِقَابِ بِالتَّحْذِيْرِ عَنِ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِيْ بِرَافَتِهٖ۔ (ایمان والوں پر زیادہ رافت رکھتے ہیں) کہ انھیں اپنی رافت کی بناء پر عذاب و عقاب سے نجات دیتے انھیں گناہوں، معاصی سے دور رکھتے ہیں۔ رَحِيْمٌ يُفِيْضُ عَلَيْهِمُ الْعُلُوْمَ وَالْمَعَارِفَ وَالْكَمَالَاتِ الْمُقَرِّبَةَ بِالتَّعْلِيْمِ وَالتَّرْغِيْبِ عَلَيْهَا بِرَحْمَتِهٖ۔ (بڑا مہربان ہیں) ان پر علوم و معارف کا فیضان کرتے اور اپنی رحمت خاصہ کی بناء پر انھیں کمالات سے نوازا کرتے ہیں جو انھیں مقرب بارگاہ بنائے تعلیم دیتے اور ان مقامات و کمالات کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا وَ اَعْرَضُوْا عَنْ قُبُوْلِ الرَّافَةِ وَالرَّحْمَةِ لِعَدَمِ الْاِسْتِعْدَادِ اَوْ زَوَالِهٖ وَتَعَرَّضُوْا لِلشَّقَاوَةِ الْاَبَدِيَّةِ۔ (پس اگر پھر جائیں) اور آپ کی رافت و آپ کی رحمت خاصہ کی قبولیت سے اعراض کرجائیں اور منہ موڑیں۔ خواہ اس لئے کہ استعداد نہ رکھیں یا اپنی استعداد کو زائل کریں اور وہ اپنے آپ کو ابدی شقاوت کے لئے پیش کریں۔ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَاحَاجَةَ لِيْ بِكُمْ وَلَا بِاسْتِعَانَتِكُمْ كَمَا لَاحَاجَةَ لِلْاِنْسَانِ اِلَى الْعُضْوِ الْمَالُوْمِ الْمُتَعَفِّنِ

اَلَّذِيْ يَجِبُ قَطْعُهٗ عَقْلًا اَيِ اللّٰهُ كَافِيْنِيْ لَيْسَ فِي الْوُجُوْدِ اِلَّا هُوَ فَلَا مُؤَثِّرَ غَيْرُهٗ وَلَا نَاصِرَ اِلَّا هُوَ۔ کہ مجھے (اب) تمہاری کوئی حاجت نہ رہی نہ ہی تمہاری استعانت کی مجھے کوئی ضرورت و حاجت رہی جس طرح انسان کو اپنے کسی بوسیدہ، سڑے گلے، متعفن عضو کی کوئی حاجت نہیں رہتی بلکہ اس کا کاٹ پھینکنا عقلاً ضروری ہوجاتا ہے۔ یعنی اللّٰہ تعالیٰ مجھے کافی ہے کہ وجود میں اور کوئی نہیں مگر صرف وہی نہ اس کے ماسوی کوئی موثر ہے، نہ مددگار و ناصر ہے۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَا اَرٰى لِاَحَدٍ فِعْلًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِهٖ۔ (اسی پر بھروسہ کیا ہوا ہوں) میں نہیں دیکھتا کسی کے لئے کوئی فعل نہ کوئی معصیت سے پھر سکتا نہ کسی طاعت کی جانب اقدام کرسکتا مگر اسی کے ساتھ۔ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْمُحِيْطِ بِكُلِّ شَيْءٍ يَاتِيْ مِنْهُ حُكْمُهٗ وَاَمْرُهٗ اِلَى الْكُلِّ۔ (وہی عرش عظیم کا رب ہے) جو ہر چیز پر محیط ہے اسی سے اس کا حکم و امر سب کو آتا ہے۔ دیکھو تفسیر شیخ الاکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶ مطبع نور محمد ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۸۷۴ء

(۲) قرآن کریم کی آیت کریمہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا منشاء ظاہر ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ہیں اور رحمۃ للعالمین آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صفت مختصہ ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ نہ بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام عالمین کے لئے رحمتِ عظیمہ اس کریمہ کی تفسیر میں مولانا بحر العلوم رَضِیَ اللّٰہُ الْوَلِیُّ الْقَیُّوْمُ عَنْہُ نے فرمایا۔ لیکن انبیاء چون خلیفۂ آن سَرْوَرْ اند صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمُتَخَلِّقْ اَنْدْ بَاَخْلَاقِ آن سَرْوَرْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایشان رانیز ازین رتبہ بہرہ است صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ یعنی بلکہ جب کہ انبیاء کرام آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلفاء و نائبین ہیں اور آپ کے اخلاقِ جمیلہ سے متخلق ہوئے ہیں۔ پس ان کے لئے بھی اس رُتبۂ عظیمہ سے

حصہ رہا ہے۔ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ (ان سب پر اَللّٰہُ تعالیٰ کی اِمداد، اور عیوب و نقائص سے سلامتی رہے سب پر) دیکھو صفحہ ۷۸ و ۷۹ دفتر سوم مطبع نولکشور لکھنو ہند۔ (شرح مثنوی)

قُرآنِ کَرِیْم نے آن سَرْوَرِ عَالَمِیْنْ کو ہی رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنْ کے لقب سے مُلَقَّبْ فرما کر ثابت کردیا ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کی ذاتِ پاک اور آپ کی ہر ہر صفت و فعل، حرکات و سکنات عالمین کے لئے سراپا رحمتِ عظیمہ رہے ہیں کہ عَالَمِیْنْ عَالَمْ کی جمع ہے عَالَمْ وَعَلَمْ نشان واثر کو کہتے ہیں کائنات میں ہر ہر شی اَللّٰہ کے ہی مُوجُوْدْ وَ اَللّٰہُ تَعَالٰی کے ہی وُجُوْدْ کے آثَارْ وَعَلَامَاتْ ہیں۔ اور سُبْحَانَہٗ مَا اَعْظَمَ شَانَہٗ کے نشانات ہیں کہ۔ فَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ آیَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہُ الْوَاحِدُ کہ ہر شی میں اس کے وجود و جود کی نشانی ہے یہی بتلاتی ہے کہ وہ جل مجدہ واحد و لاشریک ہے۔ فارسی میں ایک عارف نے یوں فرمایا۔

ہر گیا ہے کہ از زمین رُوْیَدْ
وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ گُوْیَدْ

کہ جو بھی گیاہ زمین سے اگتی ہے بزبان حال یا بزبان قال یہی کہتی کہ وہ واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ پس اس فُرْقَانِیْ آیَتْ کے مَعْنٰی ہوئے کہ اَللّٰہُ تَعَالٰی نے اپنے ماسوی کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کو رسول بنا کر بھیجا اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کی ذاتِ سِتُوْدَہْ صِفَاتْ تمام عَالَمِیْنْ کے لئے رَحْمَتِ عَظِیْمَہْ ہیں۔ اس آیَتِ قُرْآنِیْ کی یہ ہَیْئَتِ تَرْکِیْبِیْ بَنِدَ آءِ بلند اِعْلَانْ کرتی ہے کہ عَالَمِیْنْ یا مَاسِوَی اللّٰہُ میں آپ کی کوئی نظیر ممکن نہیں۔ کلمہ "مَا" اور اس ہَیْئَتِ تَرْکِیْبِیْ میں کَلِمَہ "اِلَّا" نیز کلمہ "رَحْمَۃً" میں تَنْوِیْنِ تَعْظِیْمِیْ سے صاف روشن

و آشکارا ہے کہ عالمین میں جو بھی موجو رہا تھا یا ہے یا رہے گا ان میں جس کو جو بھی ملا یا ملتا ہے یا ملے گا چھوٹا ہو یا بڑا بہت ہو یا تھوڑا سب ہی اس سَرَاپَا رَحْمَتْ سے اور اسی مَنْبَعِ نِعْمَتْ سے ملا اور ملتا رہے گا کیونکہ "مَا" کلمہ نفی ہے "اِلَّا" حرفِ اِسْتِثْنَاء ہے تنوین تعظیم کے لئے ہے۔ پس فرمایا کہ یارسول اللہ آپ ہی کی رسالت عالمگیر و عالمی ہے آپ ہی کو رحمت عظیمہ بنایا اور سب کو جو رحمت و نعمت ملتی آپ ہی کو اس کے لئے اصل سرچشمہ گردانا ہے اور سب ہی آپ سے فیضیاب ہوتے، سب ہی آپ کے طفیلی رہے ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاءِ کرام بھی آپ کے امتی رہے ہیں وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ:

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل
اور رسولوں سے اَعْلٰی ہمارا نبی

اور سب انبیاء آپ کے خُلَفَاءُ وَنَائِبِیْنُ رہے ہیں جن کو آپ کی ذاتِ اَنْوَرْ اور آپ کے عالمگیر حوضِ کَوْثَرْ سے بکثرت نعمتیں ملی ہیں اس لئے وہ تَاجْوَرْ رہے ہیں۔

مُلْکِ کَوْنَیْن میں اَنْبِیَاء تَاجْدَار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

مَوْلَانَا بَحْرُالْعُلُوْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی تفسیر میں فرمایا۔

اگرچہ تکریمِ اِعْطَاءِ کوثر از خصائصِ آن سَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ است لیکن اصلِ انسان کامل چون ذاتِ مبارک صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است پس این تکریم راجعِ بنیِ آدم است و نیز انتفاع بکوثر شامل تمام امت راست و حیاضِ برآمدہ ازین کوثر مر جمیع انبیاء راست بحسب مراتب نبوات ایشان و انتفاع اُمَمِ ایشان باحیاض پس کرامت اعطاء کوثر ہمہ بنیِ آدم راست انتہی دفتر ۵ صفحہ ۱۶۲ شرح حضرت بحرالعلوم لمثنوی

مولوی رُوم نولکشور۔

یعنی اگرچہ کوثر کی تکریم اعطاء آنجناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کے خواص (۱) میں سے ہے تاہم دراصل یہ تکریم بنی آدم کو ہی راجع ہوئی ہے کیونکہ اصل میں آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کی ذاتِ شریفہ (۲) انسانِ کامل ہیں نیز یہ کہ اُس کوثر سے انتفاع تمام (۳) کو شامل ہے اور اُس کوثر سے برآمدہ حیاض تمام انبیاء کرام کے لئے ان کے مراتبِ نبوات کی حیثیت سے رہے ہیں اور ان کی اُمتیں ان حیاض سے فائدے اٹھاتے رہتے ہیں۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ کرامت اعطاء کوثر تمام بنی آدم کو ہی حاصل رہی۔

---

۱۔ جن میں کوئی دوسرا شخص شریک نہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ

۲۔ اور بنی آدم نوع انسانی کے افراد ہیں پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم اور بنی آدم میں مثلیتِ نوعیہ، جنسیہ نفسانیہ اور مجانست بشریہ ہے پس یہ جنس ونوعِ انسانی دیگر تمام اجناس وانواع سے اس خاصہ کے ساتھ مختص ہوئی ہے تو ممتاز ہو گئی۔ ۱۲ منہ غفرلہ

(۳) حرزِ زمان چیست نعت و نام محمد ۔۔۔ صلِّ علی سیدِ الانام محمد
بہرہ نیابی ز ذوقِ ما ہمہ مستان ۔۔۔ تا نہ چشی جرعہ از جام محمد
چرخ بریں با ہمہ مدارج رفعت ۔۔۔ ہست کمین پایہ از مقام محمد
پیکِ نسیمِ شمال ای شدہ محرم ۔۔۔ در حرم بجاہ و احترام محمد
بہرِ خدا چون بعزّ عرض رسانی ۔۔۔ از قبلِ بیدلان سلام محمد
شرح کنی افتقار و عجز و رہی را ۔۔۔ با کرمِ خاص و لطفِ عام محمد
گو کہ در آئیم بدین وسیلہ دولت ۔۔۔ در کنفِ ظلّ اہتمام محمد

علامہ جامی قدس سرہ

## اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَالۡاَبۡتَرُ
## کی تحقیقِ اَنیق اور مزید تشریح و توضیح

ترجمہ : اے محبوب ہم نے تمھیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو آپ اپنے پالنے والے کے لئے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے بیشک تیرے ساتھ بغض و کینہ رکھنے والا ہی مَقۡطُوۡعُ النَّسۡل اور ہر ہر خیر سے محروم ہے۔

تشریح : کوثر کے معنی ہیں خیر کثیر کَوۡثَرۡ کا اصل فَوۡعَلۡ ہے جو کثرۃ سے لیا گیا ہے مَنۡصَبِ خَتۡمُ النُّبُوَّۃ کے شایانِ شان جو بھی خیر رہی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمۡ پر اس خیر کا اِنعام کردیا ہے۔ خیر کی انواع واجناس اتنی کثیر ہیں۔ جن کی گنتی مخلوق کے لئے ممکن نہیں۔ کوثر عرب کا محاورہ رہا ہے جو بھی شی قدر و قیمت، عزت و عظمت، قوت و شوکت، علم و حکمت، عطا و شفاعت یا دیگر فضائل میں زیادہ و کثیر ہوں عرب اسے کوثر کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں پس اللہ تعالی کا یہ پیغامِ اِعۡطاءِ کوثر اس بات کی روشن دلیل اور واضح برہانِ جلیل رہا ہے کہ اس نے اپنے محبوب کو ہر ہر اعلیٰ و افضل فضل و کمال اور ہر ہر بالا و اکمل صفتِ جلال و جمال سے متصف فرما کر نواز دیا ہے آپ کو نبوت دی تو بے مثل، کتاب و حکمت ملی تو بے مثل، علم و شفاعت کبری کا سہرا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمۡ کے سر رہا تو بے مثل، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمۡ کو مقامِ محمود عطا فرمایا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمۡ کو ہی کثرتِ اَتۡبَاعِ اسلام سے مختص فرمادیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمۡ کے دین کو تمام اَدۡیَانۡ پر غالب گردانا۔ رُعب

و نُصرت، کثرتِ فتوحات عطا فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو عَالَمِیْن میں بے مثل و ممتاز فرمادیا۔ غرض یہ کہ مجموع صفات میں عالمین میں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُمْتَنِعُ النَّظِیْر ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا مساوی و معادل محال و ناممکن ہے۔

ہر مرتبہ کہ بُوْد در اِمکاں بَرُوْ اسْت ختم
ہر نعمتے کہ داشت خدا شُدْ بَرُوْ تمام

(اَشِعَّۃُ اللَّمْعَاتِ)

یعنی جو بھی رتبہ عالم امکان میں تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم کردیا گیا، اور ہر وہ نعمت جو خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے مقدر کر رکھی تھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر تمام و کامل کردی گئی۔ اس لئے کہ آپ کو خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بنایا تو لازم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر ہر صفت اہل کائنات کے صفات سے برتر رہے اور یہ اَمْرِ مُسَلَّم ہے کہ ہر ہر مخلوق کا فضل و کمال، برتری، شرافت و عظمت محصور و منحصر و محدود ہے اور جو بھی خو و خصلت، کام و عمل جو قرب الٰہی سے متعلق ہے وہ فضل و کمال ہے نیز وہی شرافت و عظمت کہلاتا ہے اور ظاہر کہ جو کام و عمل یا خو و خصلت قرب الٰہی سے متعلق نہ ہو وہ فضل و کمال نہیں نیز قرب الٰہی کے مراتب متفاوت ہوتے ہیں پس فضل و کمال گذا عظمت و شرافت کے مراتب بھی متفاوت ہوتے رہتے ہیں اس میں کسی کو اختلاف نہیں مذکورہ بالا اَمْرِ مُسَلَّم کے پیش نظر یہ جاننا ضروری ہے کہ کائنات کے فضائل و کمالات کے اَنْوَاع و اَجْنَاس میں نبوت و رسالت اَعْلٰی نوع و اعلٰی جنس رہی ہیں پھر رسالت و نبوت کے اعلٰی تر مراتب میں ختم رسالت و ختم نبوت کا رتبہ و مرتبہ سب سے اعلٰی تر رہا ہے پس

اَمرِ مُسَلَّم مَذکور کی روشنی میں یہ خوب ظاہر ہے کہ قُربِ الٰہی کے کمالات میں سے بعض تو وہ ہیں جو بَابِ نُبُوَّت و رِسَالَت میں سے نہیں اور بعض وہ کمالات و فضائل ہیں جو بَابِ نبوت و رسالت میں سے ہیں اور جو کمالات و فضائل نبوت و رسالت کے باب میں سے ہیں ان میں اعلیٰ ترین کمالات و فضائل وہ رہے ہیں جو فضیلت ختم نبوت و ختم رسالت کے ساتھ مختص و مخصوص ہیں جن کے برابر و مُعَادِل کوئی بھی کمال و فضیلت نہیں ہو سکتی اَعْنِی یہ ختمِ نبوت و رسالت کا مَوْصُوف بے مِثْل و بے نظیر ہیں اور ان کے ہر ہر کمال و فضیلت مُخْتَص و مَخْصُوص، اور وہ ہیں ہمارے آقا و مولیٰ جنابِ اَحْمَدِ مُجْتَبیٰ مُحَمَّد مُصْطَفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم و بَس پس روز روشن سے زیادہ روشن کہ ہمارے آقا و مولیٰ وہ نبی ہیں جو قَصْرِ نُبُوَّت و رِسَالَت کا تکمیل، جہات عدالت کا مُحَدِّد، مَکَارِمِ اَخْلَاق و مَحَاسِنِ اَفْعَال کا مُتَمِّم اور تمام خِصَالِ فَضْل و کَمَال کا جَامِع ہیں۔ آپ کا دین تمام اَدْیَان کے لئے نَاسِخ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کی شَرِیْعَتِ غَرّا تابقاء جہان و جہانیان ہمیشہ مُؤَبَّد و قائم اور آپ کی رِسَالَت تمام اِنْس و جِنّ کے لئے عام ہے آپ کا فیض و ہدایت جمیع اَنَام پر فَائِض اور آپ کا دین عَلیٰ وَجْہِ التَّمَام وَالْکَمَال کسی تَفْرِیْط و اِفْرَاط کے بغیر غَایَتِ اِقْتِصَاد و مِیَانَہ رَوِی میں کَامِل ہے، آپ کا دین تا یَوْمُ الدِّیْن، شائع رہے گا۔ آپ کی مِلَّتِ بَیْضَاء تمام مِلَل و اَدْیَان اور جمیع شرائع پر غالب و ظاہر رہے گی اور اس میں مَجَالِ کَلَام یا شُکُوک و اَوْہَام کی کوئی گنجائش نہیں۔

وُہی لَامَکَاں کے مَکِیْں ہوئے
سرِ عَرْش تخت نشیں ہوئے
یہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکان
وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

اس تفصیل کی روشنی میں خوب ظاہر ہوا کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ صفت ختم نبوت کے موصوف رہے ہیں۔ اور وہ تمام کمالات و فضائل جو شایانِ شان صفت ختم نبوت ہیں آپ ہی کو دیئے گئے ہیں تو یہ بھی واضح و روشن رہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا جمیع کمالات و فضائل میں مساوی و معادل محال و ناممکن ہے یہ بھی واضح و روشن ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ جمہورِ کائنات کے لئے ہادی و مُرَبِّی اور جمہور کائنات اپنے وجودات تک میں آپ کا محتاج رہے ہیں خالقِ کائنات کی نیابت میں کائنات و ثقلین کی تربیت و ہدایت اور ثقلین کا ظُلُمَات سے نور کی جانب اِخراج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا ہی اَعْلٰی مَنْصَب رہا ہے خلائق کی تہذیب باعمال صالحات آپ سے متعلق رہی ہے تاقیام قیامت محاسن افعال و مکارم اخلاق و حسنات نیکیوں کی اِشاعت سیئات و گناہوں سے ممانعت و باز رکھنا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے وابستہ رہا ہے نیز بفحوائے مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (۱)

آپ کی ہدایت عامہ اور عنایت تامّہ کی بناء پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہر ایک ایک مومن، مسلم، مُتَّقِی، صالح، شہید، صِدِّیق نبی و رسول کے اعمالِ صالحہ و اِرتقاء سے مثاب و ماجور رہیں گے اسی لئے آن حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، اَنَا اَکْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی میں ازروئے اتباع

---

۱۔ یعنی جو شخص نیک طریقہ ایجاد کرے اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا اور اسے قیامت تک اس طریقے پر عمل کرنے والوں کے اجر ملیں گے (بغیر اس کے کہ اس پر عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی واقع ہو) ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

کے تمام لوگوں سے زیادہ ہوں روز قیامت کہ آپ کے برابر کسی بھی انسان کے متابعین نہ ہوں گے اور فرمایا! اَطْمَعُ اَنْ اَكُوْنَ اَعْظَمَ الْاَنْبِيَاءِ اَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ مجھے امید ہے (۱) یعنی یقین ہے کہ روز قیامت ازروئے اجر و ثواب تمام انبیاء کرام سے بڑا رہوں گا۔

انبیاء کرام آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ کے نواب ہیں ان کے شرائع و ہدایا سَیِّدِ عالم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ کی ہی شریعت سے ماخوذ ہیں اور آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ کی شریعت مَاخَذ پس ان کو ان کے اعمال و شرائع و ہدایا کے جو ثواب و اعواض ملتے رہے ہیں ان کے برابر سَیِّدِ کائنات صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ان کے اعمال و شرائع و ہدایا پر مثاب و ماجور رہے ہیں پس کائنات میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بھی آپ کا برابر نہیں پس آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بے مثل و بے نظیر رہے ہیں اسی لئے فرمایا۔ لَوْ وُزِنْتُ بِاُمَّتِيْ لَرَجَحْتُ بِهِمْ كَمَا مَرَّ۔ دیکھو تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا جلد اول صفحہ ۳۶۵ اگر اپنی پوری امت کے ساتھ تولا جاؤں یقیناً ان سب سے بھاری رہوں گا۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَازَ خِصَالَ الْاَنْبِيَاءِ كُلَّهَا وَاجْتَمَعَتْ فِيْهِ اِذْ هُوَ

---

۱۔ جاننا چاہیئے کہ کلماتِ تَرَجِّیْ کَلَامِ اِلٰہی و کلام نبوی نیز کَلَامِ بُلَغَاء میں یقین و تحقیق کا اِفَادَہ کرتے ہیں عینی شرح بخاری میں ہے وَلَعَلَّ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تَحْقِيْقٌ اِنْتَهٰى اُنْظُرْ حاشیہ ٦ صفحہ ۱۷۳ جلد ۱ بخاری۔ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَلْحَدِيْثُ وَكَذَا ذُكِرَ "اِنْ" در، دفتر اوّل شرح مثنوی مولانا روم بَحْرُ الْعُلُوْم مطبع نولکشور، نیز در صفحہ ۳۲ دفتر دوم کلام سَیِّدنا ابن عربی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مذکور فرمایا۔ وَالتَّرَجِّيْ مِنَ اللّٰهِ وَاقِعٌ عِنْدَ جَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ۔ ۱۲ مِنْهُ غُفِرَلَهٗ۔

عُنْصُرُهَا وَمَنْبَعُهَا۔ بے شک سَرورِ دُوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے اکٹھا کرلئے تمام وہ خصالِ شریفہ جو انبیاء کرام میں رہے اور سارے خصالِ حمیدہ و اخلاقِ جمیلہ کریمہ آپ میں مجتمع ہوئے اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ان سب کے اصل و سرچشمہ رہے ہیں۔ یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مفیض و انبیاء کرام مستفیض آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُمِدّ اور سَائرِ انبیاء کرام مُسْتَمِدّ رہے ہیں، اس مقصد کو بعد میں ذکر کروں گا۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

تقریر بالا سے یہ امر بھی روشن و مُبَرْہَنْ ہوجاتا ہے کہ ساری خدائی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے مشاہدہ میں ہے اس لئے کہ ساری خدائی کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہی سرچشمۂ فیض و اِفادہ ہیں اور اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو کثرت کی معرفت اور توحیدِ تفصیلی کا علم عطا فرمایا گیا ہے پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالٰی کے حضور میں ہر وقت حاضر ہیں اور اسی کثرت میں وحدت کا مشاہدہ فرمارہے ہیں۔ اسی لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ان بے شمار و لَامُتَنَاہِیْ بے مثل نعمتوں کے اِعطاء کے بدلے اداءِ شکر کا حکم دیا گیا ہے، فرمایا۔

(فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ) پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ استقامت کے ساتھ اپنے رب کے لئے کَامِلْ وَمُکَمِّلْ نماز پڑھیئے۔ ترجمہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ "کامل و مکمل" کی قید اس لئے لگی کہ یہ حکمِ "صَلِّ" (۱) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ہی رہا ہے اور نماز درحقیقت مشاہدۂ معبود کی حالت ہے اور ہر شخص کی نماز اس کی استعداد و کمالات کے مطابق ہوا کرتی آپ

---

۱۔ نماز پڑھیئے۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیفِ نماز بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے حسب مقدور رہی ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ آیۃ ۲۸۶ (۱) اور جب کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو پوری خدائی کا مشاہدہ رہا ہے اور ساری خدائی میں آپ کے لیے وَحْدَتِ اِلٰہِیَّہْ جلی ہے پس ہر حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو صَلٰوۃِ حُضُوْرْ وَ مُشَاہَدَۂ رَبّ کا حکم دیا گیا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی صَلٰوۃُ وَ نَمَازِ حُضُوْرْ، یہ ہے کہ آپ کی روح پر فُتُوْح عبادت کی ہر ہر حالت وہر ہر ہیئت میں ہمیشہ ہمیشہ مُشَاہَدَۂ رَبّ کے حَظِّ سے محظوظ اور لذتِ مشاہدہ سے مَلْذُوْذ رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ اَنْوَر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے رَبّ کی حضور اَبَدُ الْاَبَدْ حاضر رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا نَفْسِ اَنْفَسْ دَآئِمًا بِالدَّوَامْ مُحْکَمِ رَبَّانِی کا مُنْقَادْ ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا بَدَنْ وَ تَنْ، اَنْوَارْ کا مَعْدِنِ عَدَنْ بِالدَّوَامْ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے رب کے لئے مطیع و تابع رہے اور یہی وہ نماز ہے جو جمع و تفصیل کا حامل رہی ہے (وَانْحَرْ) اور قربانی کیجئے اونٹوں کی نیز اپنی انائیت کی کیونکہ انائیت یا عدم قربانی شہودِ حق کے لئے مانع ہے، جب تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ حق کے ساتھ رہیں گے فَنَافِی الذَّاتِ کے بعد حق کی ہی بقاء سے باقی رہیں گے، ہمیشہ واصلِ حق رہیں گے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّتِ مُؤْمِنَہْ جو درحقیقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی اَوْلَادُ وَ ذُرِّیَّاتْ ہیں

---

۱۔ اَللّٰہُ تَعَالٰی کسی بھی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ آیۃ ۲۸۶ بقرہ ۲۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِل رہے گی پس جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ اے محبوب اپنے رَبّ سے وَاصِل اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّتِ مُؤمِنَہ مُسلِمَہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِل رہی تو صاف ظاہر ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُنقَطِعُ النَّسْلِ و اَبتَر نہیں رہیں بلکہ (اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالْاَبتَر) بِلَارَیبُ وَارتِیَاب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے بُغْض وبَیر رکھنے والا ہی مُنقَطِعُ النَّسْلِ، اَبتَر، اور ہر خَیر سے مَحرُوم رہا ہے اور رہے گا کہ اس کا حال آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے حال کا مخالِف رہا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تو اَللّٰہُ تَعَالٰی سے وَاصِل، اس کی بَقاء سے بَاقِی، قَائِم و دَائِم ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی اَولَادِ حَقِیقِی تا اَبَد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِل ہیں اِن میں اَبَدُالْاٰبَاد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکر وفِکر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد و چرچا بَاقِی و جارِی رہے گا خَلَائِق وعَالَمِین دَھرُالدَّاہِرِیْن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکر و یاد سے رَطْبُ اللِّسَان و مَسرُور رہیں گے اس کے بَرخِلَاف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا دُشمَن، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے کِینہ وبُغْض رکھنے والا فَانِی اور ہَلَاک ہونے والا ہے نہ اس کا ذِکر و چرچا رہے گا نہ ہی اس کی جَانِب کسی اَولَاد کی نِسبَت رہے گی۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعلَمُ مُفَسِّر اِمَام عَلِیّ بنُ مُحَمَّدِ الْمَعرُوف بِخَازِن اس سُورَہ مُبَارِکَہ کی تَفسِیر اپنی تفسیر میں یوں کرتے ہیں۔ مَعْنَی الْاٰیَۃِ۔ قَدْ اَعْطَیْتُکَ مَالَانِہَایَۃَ لِکَثْرَتِہٖ مِنْ خَیْرِالدَّارَیْنِ وَخَصَّصْتُکَ بِمَالَمْ اُخَصِّصْ بِہٖ اَحَدًا غَیْرَکَ فَاعْبُدْ رَبَّکَ الَّذِیْ اَعْطَاکَ ھٰذَا الْعَطَاءَ الْجَزِیْلَ وَالْخَیْرَ الْکَثِیْرَ وَاَعَزَّکَ وَشَرَّفَکَ عَلٰی کَافَّۃِ الْخَلْقِ وَرَفَعَ مَنْزِلَتَکَ فَوْقَھُمْ فَصَلِّ لَہٗ وَاشْکُرْہُ عَلٰی اِنْعَامِہٖ عَلَیْکَ وَانْحَرِ الْبُدْنَ مُتَقَرِّبًا اِلَیْہِ۔ (اِنَّ شَانِئَکَ) یَعْنِیْ عَدُوَّکَ وَمُبْغِضَکَ (ھُوَالْاَبْتَر) یَعْنِیْ ھُوَ

الْاَذَلُّ الْمُنْقَطِعُ دَابِرُہٗ۔ (اِنْتَھٰی عِبَارَتُہُ الشَّرِیْفَۃُ)

یعنی آیۃ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے آپ کو اے محبوب وہ دیا ہے جس کی کثرت کی کوئی انتہاء نہیں دونوں جہان کی بہتریاں آپ ہی کو دی ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو مختص کردیا اُنْ نعمتوں سے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سوا کسی اور کو اُنْ کے ساتھ مختص نہیں کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رَبّ کی عبادت کیجئے جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ عطاءِ جزیل دیا اور اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو اس خیرِ کثیر سے نوازا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام مخلوق پر غلبہ و شرف بخشا اور اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا رتبہ سب کے اوپر کردیا پس اس کے لئے نماز پڑھیئے اور اس کے اِنْعَامَاتِ بِلَا نِہَایَہ پر شکر ادا کیجئے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر کئے ہیں اور اونٹوں کی قربانی کیجئے اسی کی قربت چاہتے ہوئے بیشک تیرا دشمن اور تجھ سے بُغْض رکھنے والا ہی اَبْتَرْ ہر خیر سے مَحْرُوْم و مُنْقَطِعُ النَّسْلِ رہے گا یعنی وہی ذلیل و بے کس رہے گا اس کی پشت پناہی کوئی نہیں کرے گا (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے تو اَللّٰہُ تَعَالٰی بَس ہے) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا دشمن بِے بَس و بِے کَس ہے وَبَس۔

نیز مُفَسِّرِ قُرْآن اِمَامْ عَلِیّ بْنُ مُحَمَّدْ اپنی تَفْسِیْر "خَازِنْ" میں اسی سُوْرَۂ کَرِیْمَہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فَجَمِیْعُ مَاجَآءَ فِی الْکَوْثَرِ فَقَدْ اَعْطَیْہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَی النُّبُوَّۃَ وَالْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَالْعِلْمَ وَالشَّفَاعَۃَ وَالْحَوْضَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَکَثْرَۃ

اَلْاَتْبَاعِ وَالْاِسْلَامَ وَاِظْهَارَهٗ عَلَي الْاَدْيَانِ كُلِّهَا وَالنَّصْرَ عَلَي الْاَعْدَاءِ وَكَثْرَةَ الْفُتُوْحِ فِي زَمَنِهٖ وَبَعْدَهٗ اِلٰي يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ یعنی کوثر کی تفسیر میں جو بھی آیا ہے بِلَاشَکٍّ وَبِغَیْرِ اِرْتِیَابٍ کے اَللّٰہُ تَعَالٰی نے اپنے حبیبِ پاک سَرْوَرِ دُوْسَرَا جَنَابِ اَحْمَدِ مُجْتَبٰی کو صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سب کے سب دے دیئے ہیں عالمگیر نُبُوَّت (۱) دی کتاب و حکمت سے نوازا علم و شفاعت عطا فرمائی حوض سے مختص فرمادیا مَقام محمود سے شرف بخشا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے مُتَابِعِیْنَ وَمُتَّبِعِیْن کو کثرت دی کثرتِ اِسلام یعنی مُنْقَادِیْنِ اِسْلَام کو کثیر گردانا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے دین کو تمام اَدْیَانْ پر غالب گردانا دشمن و اعدائے دینِ متین پر فتح و نُصْرَت عطا فرمائی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ظاہری زمانے میں بھی اور آپ ﷺ کے بعد والے زمانہ میں بھی قیامت تک کی۔

اِمَامُ الْمُحَدِّثِیْنِ سَیِّدُنَا مُحِیُ السُّنَّۃِ صَاحِبُ الْمَصَابِیْحِ اپنی تفسیر مَعَالِمُ التَّنْزِیْلِ میں اس سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ الْمَلِیْحِیُّ انا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ النَّعِیْمِیُّ انا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا ہَاشِمٌ ثنا اَبُوْبِشْرٍ وَّعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ قَالَ الْکَوْثَرُ الْخَیْرُ الْکَثِیْرُ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ قَالَ اَبُوْبِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اِنَّ اُنَاسًا یَزْعَمُوْنَ اَنَّہٗ نَہْرٌ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ سَعِیْدٌ النَّہْرُ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ مِنَ الْخَیْرِ

---

۱۔ چونکہ آپ کی حقیقت عالمگیر رہی ہے اور آپ کی نبوت پیدائشی ہے تو آپ کی نبوت بھی عالمگیر رہی اسی طرح آپ کو کتابِ مبین عطا فرمائی جس میں عالمین کے ہر رَطْبٍ وَّ یَابِسٍ (تر و خشک) کا اجمالی و تفصیلی ذکر ہے اسی طرح حکمت عالمین علم و شفاعت نیز دیگر صفات خاصہ آپ کے عالمی ہیں اسی طرح حرفِ تعریف مُشْعِرْ ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

اَلَّذِي اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ۔ یعنی عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اَلْکَوْثَر وہ خیر کثیر ہے جو اَللّٰہُ تَعَالٰی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو دی ہے اَبُوبِشر نے کہا میں نے سعید بن جبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا کہ کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ اَلْکَوْثَر جنت میں ایک نہر ہے تو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ وہ نہر جو جنت میں ہے اسی خیر کثیر کا ایک حصہ ہے جو اَللّٰہُ تَعَالٰی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو دیا ہے۔ اسی عُنْوَان کے تحت سَیِّدُنَا مُحْیِ السُّنَّۃ فرماتے ہیں۔ قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ اَلْكَوْثَرُ فَوْعَلٌ مِنَ الْكَثْرَةِ كَنَوْفَلٍ فَوْعَلٌ مِنَ النَّفَلِ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي كُلَّ شَيْءٍ كَثِيْرٍ فِي الْعَدَدِ اَوْكَثِيْرٍ فِي الْقَدْرِ وَالْخَطَرِ كَوْثَرًا۔ عُلَمَاءِ لُغَت نے کہا کہ "اَلْکَوْثَر" بَروزنِ فَوْعَل کے "کَثْرَۃ" سے لیا گیا ہے جیسا کہ نَوْفَل بَروزنِ فَوْعَل ہے۔ نَفْل سے لیا گیا ہے اور عرب ہر اس چیز کو جو تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہو یا قدروقیمت و عظمت میں زیادہ ہو کوثر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

جنابِ سَیِّدُنَا حَضْرَتُ الشَّیْخُ الْاَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا سُوْرَۃُ کوثر کی تفسیر اپنی اِلْہَامِیْ عَطَائِیْ عِبَارَاتْ وَکَلِمَاتْ میں یوں فرماتے ہیں:

سُوْرَۃُ مُبَارَکَہ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

تفسیرِ اَسْرَارْ پذیر: اَيْ مَعْرِفَةَ الْكَثْرَةِ بِالْوَحْدَةِ وَعِلْمَ التَّوْحِيْدِ التَّفْصِيْلِيِّ وَشُهُوْدَ الْوَحْدَةِ فِي عَيْنِ الْكَثْرَةِ بِتَجَلِّي الْوَاحِدِ الْكَثِيْرَ وَالْكَثِيْرِ الْوَاحِدَ وَهُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا۔

ترجمہ: یعنی اے محبوب بے شک ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو وحدت کے ساتھ کثرۃ کی معرفت عطا فرمائی توحیدِ تفصیلی کا علم دیا نیز ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو عین اسی کثرت میں وحدت کا حضور و شہود

عطا فرمایا واحد کی تجلّی کثیر (۱) پر ہونے کی صورت میں اور کثیر کی تجلّی واحد پر ہونے کی صورت میں (نیز) یہ کہ کوثر ایک نہر ہے جنّت میں جو بھی اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ رہے گا۔

تشریح:- حق تعالیٰ کا وجود اعیان و کائنات کے لئے مرآت و آئینہ ہے۔ نیز کائنات و اعیان، وجودِ حق تعالیٰ کے لئے مرآت و آئینہ رہے ہیں۔ اِعتبارِ اوّل کی تقدیر پر آئینۂ وجودِ حق میں اعیان کا ظہور بِذواتِھا نہیں ہوتا بلکہ اس میں اعیان کے آثار و احکام ظاہر ہوتے ہیں و بَس کیونکہ اعیان و ممکنات کے لئے لِذواتِھا وجود کی بُو بھی نہیں(۳) موجود چہ جائیکہ لِذواتِھا ان کی بود و وجود پس ظاہر کہ اعیان کا ظہور بنفسھا اس آئینۂ وجودِ حق میں نہیں ہوتا۔

نہ ہی اس آئینۂ وجودِ حق میں مِنْ حَیْثُ ھُوَ وجودِ حق ظاہر ہوتا۔ بِعَیْنِہٖ ایسا جیسا کہ آئینہ جس میں دوسری چیز کی جو بِالمُقابِل ہو، پَرتَو تو ظاہر ہو جاتی ہے پر بِعَیْنِہٖ اس مُقابِل کا اس کے اندر ظہور نہیں ہوتا نہ ہی آئینہ میں بعینہٖ آئینہ کا ظہور۔ اور اگر اعیان کو وجود حق تعالیٰ کے لئے آئینہ گردانا جائے تو اس تقدیر پر اس آئینۂ اعیان کے اندر وجودِ حق مِنْ حَیْثُ ھُوَ کا ظہور نہیں ہوتا بلکہ اس میں وجودِ حق کے اسماء، صفات، شیونات و تجلیات اور ان امور (۲) کے متعیّن کے وجودات ظاہر ہوں گے نیز اسی آئینۂ اعیان میں اعیان کا بِذواتِھا ظہور نہیں ہوتا یہی اور اسی طرح خصوصیت ہوتی ہے آئینہ کی کہ اس میں یعنی آئینہ میں بِعَیْنِہٖ آئینہ کا ظہور نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ رہا کہ وجودِ حقیقی اور اعیانِ ثابتہ دونوں

---

۱۔ کہ واحد کی تجلّی کثیر پر ہوتی ہے اور کثیر کی واحد پر پڑتی - مِنْہُ غَفَرَلَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ۔

۲۔ اَعْنِی بِہٖ اَسْمَآء، صِفَات، شُیُوْنَات وَ تَجَلِّیَات - مِنْہُ غَفَرَلَہٗ وَنَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۳۔ وَالمُرادُ بِہٖ الوجودُ العَینِیُّ المُرَتَّبُ الاٰثار ۱۲ (شرح سُلّم العلوم لبحر العلوم رضی اللہ عنہ۔ ص ۱۱۵)

اَزَلاً وَاَبَداً مرتبۂ بُطُون میں رہے ہیں جو بھی ظاہر ہے یا تو اَحکام واٰثارِ اَعیان ہیں بربناءِ تقدیرِ اوّل اور یا اَسماء و صِفات و شُیُونات و تجلیاتِ الٰہیہ ہیں بربناءِ اعتبارِ ثانی۔

یہ فقیر ابو الفتح محمد نصر اللہ خان بن خوش کیار خان السّرروضوی اس مقصد کے اثبات پر علامہ جامی کی نظمِ منظّم پیش کرتا ہے جو انھوں نے اپنی کتابِ مستطاب نقد النصوص شرح نقشِ الفصوص میں قلمبند فرمائی ہے۔

ممکن ز تنگنائی عدم ناکشیدہ رخت
واجب بجلوہ گاہِ عیان نانہادہ گام
در حیرتم کہ این ہمہ نقش غریب چیست
برلوح صورت آمدہ مشہودِ خاص و عام
ہریک نہفتہ لیک زمرآت آن دیگر
برداشتہ از جلوہ احکامِ خویش گام
بادہ نہان و جام نہان آمدہ پدید
در جام عکس بادہ و دربادہ رنگِ جام

یعنی عالَم لَیس (۱) یا تنگیٔ عدم سے ممکن، سازوسامان لے کر راہی عالَم اَیس (۲) نہیں ہوا۔ نہ ہی واجب (۳) نے اعیان کی جلوہ گاہ میں قدم رکھا۔ پر حیران ہوں کہ یہ سب نقوشِ عجیبہ کیا ہیں؟

---

۱۔ عدم ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ
۲۔ وجود ۱۲ منہ غفرلہ ونصرہ اللہ تعالیٰ
۳۔ وجودِ مطلق۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ

جو خاص و عام کے سامنے شکل و صورت کی تختی پر آشکارا ہیں۔ ہر ایک چھپا ہوا ہے پر دونوں نے ایک دوسرے کے آئینے سے اپنے آثار و احکام کے جلوے ظاہر کر کے کام اپنے کئے ہیں۔

شراب پوشیدہ ہے اور جام شراب بھی پوشیدہ رہا پر جام میں عکس شراب اور شراب میں رنگ جام آشکارا ہے۔

حضرت سَیِّدُنَا شیخ اکبر خَاتَمِ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ کی تفسیرِ مُنیرؔ کے مَذْکُوْرَہ کَلِمَاتِ مُلْہَمَہ نے وَاضِح کردیا ہے کہ اَللّٰہُ تَعَالٰی نے سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو وَحْدَتْ و کَثْرَتْ کی معرفت دی، ان دونوں کا شاہد و مشاہد بنادیا ہے، وجود حق، وجود مطلق کے تجلیات، شیونات صفات و اسماء کا مشاہدہ آئینہ اعیان میں اور اعیان کے آثار و احکام کا معائنہ آئینہ وحدت میں فرما رہے ہیں بیک وقت (۱) اس نِعْمَتِ عظمٰی سے بھی مَحْظُوْظ اور اس نِعْمَتِ وَالَا سے بھی مَلْذُوْذ وَالْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُتَأَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ۔

پس حضرت شَیْخُ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا کے کلماتِ مُلْہَمَہ کی تَفْسِیْرِ مُنِیْر نے آفتابِ نیمروز سے زیادہ روشن طَوْر پر واضح کردیا کہ اَللّٰہُ تَعَالٰی نے سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التحیۃ والثناء کو وحدت و کثرت دونوں کا بہ یک وقت شاہد و مشاہد بنادیا حق کا مشاہدہ خلق میں، اور خلق کا حق کے اسماء و صفات و شیون و تجلیات میں براہ راست بِلاَ تَوَسُّط غیر کررہے ہیں اس لئے کہ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیَّہ عَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃِ اللہ تعالیٰ کے اِسْمِ اَعْظَمْ (۲) کا ہی مَظْہَرِ اَتَمّ رہی ہے اور یہ ظاہر بلکہ اَظْہَر ہے کہ تمام اَسْمَاءُ و صِفَاتُ،

---

۱۔ کیونکہ آپ کی حقیقت سب کو جامع ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ اسم ذات ۱۲ مِنْہُ

کل شُیُونُ وُ تجلّیاتُ اسمِ ذات کے حیطہ کے اندر ہیں پس یہ حقیقت ہے کہ یہ حقیقتِ مُحَمَّدِیَّہ تمام اسماء و صفات، سارے شیون و تجلیات کا مشاہدہ اعیان میں نیز اسی وقت اعیان کا مشاہدہ و معائنہ اسماء و صفات، شیون و تجلیات میں فرما رہی ہے یہی حقیقت وہ حقیقت ہے جو کثرت میں وحدت کا مشاہدہ کرتی اور وحدت حق کا مشاہدہ کثرت میں پس نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو دونوں کی معرفت عطا فرمائی ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ۔ اَيْ اِذَا شَاهَدْتَ الْوَاحِدَ فِي عَيْنِ الْكَثْرَةِ فَصَلِّ بِالْاِسْتِقَامَةِ الصَّلٰوةَ التَّامَّةَ بِشُهُوْدِ الرُّوحِ وَ حُضُوْرِ الْقَلْبِ وَانْقِيَادِ النَّفْسِ وَ طَاعَةِ الْبَدَنِ بِالتَّقَلُّبِ فِيْ هَيَاكِلِ الْعِبَادَاتِ فَاِنَّهَا الصَّلٰوةُ الْكَامِلَةُ الْوَافِيَةُ بِحُقُوْقِ الْجَمْعِ وَالتَّفْصِيْلِ۔

یعنی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے واحد کا مشاہدہ عینِ کثرت میں کیا تو آپ کامل نماز پڑھیے مشاہدۂ روح کے ساتھ اور حضورِ قلب کے ساتھ اور انقیادِ نفس و طاعتِ بدن کے ساتھ ہیئات عبادات اور ان کی صورتوں میں پھرتے ہوئے (۱) اور وجودِ الٰہی کے حقوق کا ایفا و اِجراء جمع و تفصیل کی اسی صَلوٰتِ معرفت

---

۱۔ تَقَلُّب سے مراد راہِ سُلُوک میں اِنتقالاتِ مَراتِب ہے مَعْنیٰ یہ ہوئے کہ یہی وہ سلوک ہے جس میں انتقالات سے رُتبہ بَرتبہ تَرقّیٰ اور حال سے اعلیٰ حال کی جانب پیش قدمی ہوتی ہے اَللّٰہُ تَعَالٰی کا اِرْشَاد ہے۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْ اَلْاٰيَةَ سَيِّدُنَا الشَّيْخُ الْاَكْبَرُ مُحْيُ الدِّيْنِ بْنُ عَرَبِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرمایا اِنْتِقَالَاتِكُمْ فِي السُّلُوْكِ مِنْ رُّتْبَةٍ اِلٰى رُتْبَةٍ وَحَالٍ اِلٰى حَالٍ وَ مَثْوٰكُمْ وَمَقَامَكُمُ الَّذِيْ اَنْتُمْ فِيْهِ فَيُفِيْضُ عَلَيْكُمُ الْاَنْوَارَ وَيُنْزِلُ الْاِمْدَادَ عَلٰى حَسْبِهَا صفحہ ۲۴۵ جلد ۲ سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ اَللّٰہُ تَعَالٰی جانتا ہے سُلُوک میں........

میں ہی ہے یہی نماز کامل و مکمل ہے اور یہی وہ نماز ہے جو حقوق جمع و تفصیل پر مشتمل رہی ہے۔

آیہ کریمہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ اے محبوب! چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحدت و کثرت نیز جمع و تفصیل کا انکشاف و اکتشاف کردیا ہے پس آپ ہر حالت میں ہمیشہ کے لئے اپنی روح پُرفُتُوح اور اپنے تَن و مَنِ نَامَن کو اپنے رَبّ کی جانب مُتَوَجِّہ کر کے جَمعُ و وَحدَت کا شہود تفصیل و کثرت میں اور کثرت و تفصیل کا مشاہدہ جَمعُ و وحدَت میں کیا کیجئے یہی آپ کی وہ کامل نماز ہے جس میں عبادت کے مختلف ہَیَاکِلُ و ہَیئَات ہیں اور یہی نماز جمع و وحدت، تفصیل و کثرت کے تمام حقوق کا تَوفِیَہ کرتی ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ آیَتِ کَرِیمَہ نے ثابت کردیا کہ سَرورِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کا ہر ہر لَمحَہ لَامِعَہ اَللہُ جَلَّ مَجدُہٗ کے اسماء و صفات، شیون و تَجَلِّیَاتُ کے مشاہدے میں اس طور پر گزرتا رہا ہے کہ آپ کی رُوحِ اَنوَر مُشَاہِدُ و حَاضِر، آپ کا قَلبِ اَنوَر حَاضِر، آپ کا نَفسِ اَنفَس مُنقَاد اور آپ کا بَدَنِ اَنوَر تَابِع رہا ہے۔

آئینہ اعیان میں اسماء و صفات، شیون و تجلیات کا مشاہدہ حاصل رہا ہے اور وجود مطلق کے آئینہ میں آثار و احکام کا معائینہ فرماتے رہے ہیں۔ اس مُشَاہَدَہ کَامِلَہ کی نعمت عُظمیٰ کی بجا آوریٔ شکر کی خاطر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کو مُشَاہَدَہ نماز پر مَامُور کردیا گیا تاکہ اس نعمت عُظمیٰ کی شکر گزاری بِوَجہٍ اَتَم ہو اور مشاہدہ بالائے

---

.......... تمھارے اِنتِقَالَاتُ ایک رتبہ سے دوسرے رتبہ کی طرف اور ایک حال سے دوسرے حال کی جانب اور اَللہُ تَعَالیٰ جانتا ہے تمھارے وہ مَقَامُ جن میں تم ہو تو تم پر اَنوَار کا اِفَاضَہ کرتا ہے اور ان مَقَامَاتُ کے مطابق اپنی اِمدَادُ نازل فرماتا ہے۔ ۱۲ مِنہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

مشاہدہ عَلٰی وَجْہِ الدَّوَامِ وَالْاِسْتِمْرَارْ حاصل رہے جس کی قوت و سکت آپ کے سوا کسی دیگر کی بس سے خارج و باہر ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی نمازِ مُشاہدہ وہ نماز ہے جس کے مشاہدہ میں نمازی کی ہر ہر نماز رہی، (۱) رہتی اور رہے گی کہ اس کی

---

۱۔ اس مُشَاہَدَہ کا مُظَاہَرہ سَیِّدُ الْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نے اس حدیثِ پاک میں کیا ہے جس کو اِمَام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے اپنی جَامع میں سَیِّدُنَا اَبُوْہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کیا ہے فرمایا:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ہَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ہٰہُنَا فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرٰکُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَہْرِیْ۔ دیکھو صفحہ ۵۹ جلد ۱۔

یَعْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ (صرف) یہاں ہے تو اَللّٰہُ تَعَالٰی کی قسم مجھ پر نہ تو تمہارا خشوع پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع بے شک میں ضرور تمہیں اپنے پَسِ پُشت دیکھتا ہوں۔

حَدِیْث شریف کا پہلا جُمْلَہ اِسْتِفْہَامِیَّہ ہے اور اِسْتِفْہَام اِنْکَارِی ہے یعنی ایسا نہیں کہ میں صرف اس جانب کو دیکھتا ہوں جو سامنے ہے بلکہ اگلی جہت اور پچھلی جہت سب میرے سامنے اور میرے اِحَاطے میں ہیں۔ اسی لئے فَاءِ تَفْرِیْعِیَّہ اپنے کلام میں استعمال فرما کر فرمایا۔ "فَوَاللّٰہِ" دوسرا یہ کہ آپ نے جُمْلَہ قَسَمِیَّہ استعمال فرمایا۔ تیسرا یہ کہ خشوع وہ عجز و تواضع ہے جو قلبی کیفیت ہے اور دل سے تعلق رکھتا ہے اور رکوع ظاہری تواضع و ظاہری کیفیتِ انکسار ہے چوتھا یہ کہ اِنِّیْ سے جملہ شروع فرما کر اِنَّ کی خبر پر لَام قسم داخل فرما کر رُؤیَتِ کُلّ کے دیکھنے اور جاننے کا مظاہرہ فرمادیا کہ رُؤیَت عِلْم و دیکھنے دونوں معنٰی میں آتا ہے کیونکہ رُؤیَتْ اَسْبَابِ علم میں سے ہے۔ جب کہ سبب بول کر مراد مُسَبَّبْ لیا گیا ہو۔ بیک کرشمہ دو کار۔ ......

قوت آپ کے رَبِّ مُقِیتُ وُ قَدِیرُ نے آپ کو دی ہے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَانْحَرْ، بَدْنَۃَ اَنَانِیَّتِکَ لِئَلَّا تَظْہَرَ فِیْ شُہُوْدِکَ بِالتَّلْوِیْنِ وَنَسْلُبَکَ مَقَامَ التَّمْکِیْنِ وَکُنْ مَّعَ الْحَقِّ بِالْفَنَاءِ الصِّرْفِ بَاقِیًا بِبَقَائِہٖ اَبَداً فَلَا تَکُوْنُ اَبْتَرَ فِیْ وُصُوْلِکَ وَحَالِکَ وَاتِّصَالِ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ ھُمْ ذُرِّیَّتُکَ بِکَ۔

یعنی اور اپنی اَنَانِیَّتُ کی اونٹنی قربان کیجیے تاکہ آپ کے شُہُوْدُ میں تَلْوِیْنُ ظاہر نہ ہوپائے تاکہ آپ کے اَعْلٰی مَقَامِ جَماؤ، مَقَامِ تمکین کو سلب نہ کروں اور آپ ہمیشہ کے لئے تمامتر فنا ہو کر حق کے ساتھ رہیئے حق کی بقاء سے باقی رہیئے تو اس طور پر آپ اپنے وصول اور اپنے حال میں (حق) سے منقطع نہ رہیں گے نہ ہی آپ کی امت جو آپ کی اولاد (روحانی ہے) آپ سے اتصال میں منقطع و محروم رہے گی۔

اِنَّ شَانِئَکَ اِنَّ مُبْغِضَکَ الَّذِیْ عَلٰی خِلَافِ حَالِکَ الْمُنْقَطِعَ عَنِ الْحَقِّ، ھُوَالْاَبْتَرُ لَا اَنْتَ فَاِنَّکَ الْبَاقِیُّ بِبَقَائِہِ الدَّائِمِ الْمُتَّصِلِ بِکَ ذُرِّیَاتُکَ الْحَقِیْقِیَّۃُ مِنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ اَبَدَالْاٰبِدِیْنَ الْمَذْکُوْرُ فِیْھِمْ دَھْرَالدَّاھِرِیْنَ وَھُوَالْفَانِیْ بِالْحَقِیْقَۃِ الْھَالِکُ الَّذِیْ لَایُوْجَدُ وَلَایُذْکَرُوَ لَایُنْسَبُ اِلَیْہِ وَلَدٌ حَقِیْقَۃً وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

یعنی بے شک آپ سے بَیرُ وُ بُغْضُ رکھنے والا وہ ہے جس کا حال آپ کے حال سے بالکل مخالف ہے (اور) وہی ہے جو حق سے منقطع ہے درحقیقت وہی ابتر ہے وہی ہر

---

........ اسی حدیث شریف پر عَلَّامَہ بَدْرُالدِّیْن عَیْنِیْ کا تَبْصِرَہ یہ رہا کہ یہ عِلْم وُ رُؤْیَۃ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنے تمام اَحْوَالْ میں رہے۔ صرف حالت نماز کے ساتھ مُخْتَصّ نہ تھے فرمایا مجاہد کا قول ہے اِنَّہٗ کَانَ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ یَعْنِیْ مَاکَانَتْ مُخْتَصَّۃً بِحَالَۃِ الصَّلٰوۃِ۔ دیکھو حاشیہ ۶ بخاری شریف المجلد الاول صفحہ ۵۹

خیر سے مَحْرُوْم ہے نہ آپ کیونکہ آپ حق ہی حق کی دائمی، و سَرْمَدِیْ بقاء سے باقی ہیں اور رہیں گے اہل ایمان جو درحقیقت آپ کی اولاد ہیں ہمیشہ ہمیشہ آپ سے متصل رہیں گے ان میں تابَقَاءِ زمان آپ کا ذِکْرُ وچرچا جاری رہے گا اور وہ (آپ سے بُغْضُ وبَیر رکھنے والا) ہی نیست و نابود اور ہلاک ہونے والا ہے۔ وہی ہے جس کا نہ تو وجود و بود ہوگا نہ اس کا ذکر و چرچا رہے گا نہ ہی اس سے کوئی وَلَدٌ و مَوْلُوْدٌ مَنْسُوْبْ ہو رہے گا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

یہ مِسْکِیْنُ خَادِمِ دِیْنِ مَتِیْنِ مُصْطَفَوِیْ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰہ خَانُ بْنُ خُوْشْ کِیَارْخَانُ السَّرْرُوضَوِیْ نَصَرَہُ اللّٰہُ الْقَوِیُّ کہتا ہے وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَنِعْمَ الرَّفِیْقُ۔ مَذْکُوْرَہْ بیانات وُ بَرَاہِیْنُ سے وہ رَاسِخَہْ عَقِیْدَہْ تو روزِ روشن سے زیادہ روشن ہوا کہ سَیِّدُ الْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ اپنے رَبّ کے جمالِ ذَاتْ وَ صِفَاتْ وُ اَفْعَالْ کا مُشَاہَدَہْ براہ راست اَعْیَانْ وُ کَائِنَاتْ کے آئینہ میں کرتے رہے ہیں اب دو مقاصد ایسے ہیں جن کے اِیْضَاحُ وُ تَفْصِیْلْ نہایت ضروری ہے۔

۱۔ اَوَّلْ یہ کہ سَیِّدُالْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو جَمَالِ ذَاتِ رَبّ کا کمال مُشَاہَدَہْ اس درجہ حاصل ہے جس میں کوئی بھی آپ کا برابر و مساوی نہ رہا اور نہ رہے گا اس بحث و مقصد کی بناء محاورہ۔ محاضرہ مکاشفہ اور مشاہدہ کی تفصیل پر ہے۔

۲۔ دوسرا یہ کہ مخلوق میں سے ہر شخص اپنی اِسْتِعْدَادْ کے مطابق رب کا مشاہدہ سب کائنات سے زیادہ سَیِّدِ کَائِنَاتْ عَلَیْہِ الصَّلَوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتْ کی پاک ذاتْ وُ صِفَاتْ وُ اَفْعَالِ مُنَوَّرَہْ میں کامل طور پر کرسکتا ہے وبس اس مَقْصَدِ اَعظم کے حصول کے لئے بہتر محل اور بہتر وقت نمازی کا قعدہ اور اس کا تَشَہُّدْ ہے جس نے نمازی کو تشہد کے کلمات اور کلمات کی ترتیب نے بہتر تَصَوُّرْ عطا فرمایا اور مشاہدہ رب کا بہت بہتر موقعہ مُہَیَّا کردیا ہے۔

## پہلا مَقْصَدْ

## مُشَاھَدَہْ - مُکَاشَفَہْ - مُحَاضَرَہْ کی تعریف میں

جان لیں کہ تَجَلِّیَاتْ کی تین قسمیں ہیں۔ تَجَلِّیٔ ذَاتْ، تجلی صِفات، تجلی اَفْعَالْ۔

۱۔ تجلی ذات کی دو قسمیں ہیں۔ اَوّل یہ کہ اگر تجلی ایسی رہی جس سے سَالِکْ کی ذات، انوار کے تَجَلِّیَاتْ اور سَطْوَاتْ میں فانی، اور اس کے صفات ان میں متلاشی (۱) ہو گئے ہیں پر اس کے بقایای وجود سے اب بھی کچھ باقی رہا پس اس تجلی کو صعقہ کہا جاتا ہے۔ یہ تجلی ذاتی ہے جس کی ایک علامت و تاثیر یہی ہے جو مذکور ہوئیَ چنانکہ سَیِّدُنَا مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا حال جن کو اَللّٰہُ تَعَالٰی نے اسی تجلی ذاتی کے ساتھ باندھ کر فانی کر دیا۔ اَللّٰہُ تعالٰی کا اِرْشَادْ ہے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوسٰی صَعِقًا۔ (آیت ۱۴۳ سورۃ اعراف)

ترجمہ: پھر جب اس کے رَبّ نے اپنا نور چمکایا پہاڑ پر اسے پاش پاش کر دیا اور موسٰی بے ہوش گرا۔

اور اگر تجلی ذاتی کی تاثیر سے سَالِکْ بِالْکُلِّ وَبِکُلِّیْ بَقَایَاءِ وُجُوْدُ سے اِنْخِلَاعْ کر چکا ہے۔ چنانچہ فَنَاءِ وُجُوْدْ کے بعد اس کی حقیقتُ بقاءِ مطلق سے واصل و پیوست ہوا پس وہی ہے فَانِیْ فِی اللّٰہِ بَاقِیْ بِاللّٰہِ وہی ہے جو ہمیشہ ذَاتِ اَزَلِیْ کا مشاہدہ، ازلی نور کے ساتھ کرتا رہتا ہے یہی وہ خلعت ہے جس کو خاص طور سے خَالِقِ عَالَمْ جَلَّ مَجْدُہٗ

---

۱۔ مُتَلَاشِیْ کے معنی پاش پاش ہوجانا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

نے سَیِّدِالوَرٰی، سَیِّدِنَا مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو بخشا ہے۔ یہی وہ عالمی تاج ہے جس کی بناء پر خَالِقِ عَالَم نے مَحْبُوْبِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ والثناء کو اپنی پوری خدائی کا شہنشاہ معظم گردانا ہے اور یہی وہ شربت ہے جس کی لذت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ذات و صفات و افعال میں جاری و ساری ہے جس کے جرعات جام حبیب مطلق کے خواص متابعان کے کام و زبان پر بھی جاری و ساری ہیں۔ خاصان متابعان محبوب و مطلوب ان جرعات دلدوز سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مِنْہُ بِہٖ وَ لَہٗ (۱) مِنْہُ وَ لَہٗ وَاِلَیْہِ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ (۲)۔

۲۔ دوسری تَجَلِّیِ صِفَاتْ ہے اس کی علامت اور اس کی تاثیر کا اثر سالک کا خشوع اور خضوع ہے یہ اس صورت میں ہے جب کہ ذاتِ قَدِیم صفاتِ جلال (۳) کے ساتھ سالک پر تجلی کرے۔

اِذَا تَجَلَّی اللّٰہُ لِشَيْءٍ خَشَعَ لَہٗ (۴) اور اس کی علامت و تاثیر سُرُورِ ذاتِ سَالِکْ

---

۱۔ "مِنْہُ" اس شراب یا جام کے گھونٹ کا کچھ حصہ۔ "بِہٖ" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے وسیلہ عُظمیٰ سے "لَہٗ" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی خاطر۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے ہی ہر طرح کی سلامتی ہے آپ ہی کے لئے ہے اور آپ ہی کی طرف اور آپ ہی پر ہے ہر طرح کا سلام۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۳۔ صِفَاتِ جَلَال جیسی عَظَمَتْ وَ قُدْرَتِ کِبْرِیَا و جَبَرُوْتْ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۴۔ جب اَللّٰہُ تَعَالٰی کسی شی کے لئے متجلی ہوتا تو وہ شی اس کے لئے عجز و فروتنی کرتی ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

رہتا ہے اور یہ اس صورت میں جب کہ ذاتِ قدیم صفاتِ جمال کے ساتھ تجلی فرمائے اس کا مطلب یہ کہ ذاتِ اَزَلِی صِفاتِ جَلَالْ وَ صِفَاتِ جَمَالْ (۱) سے موصوف رہی ہے اور رہے گی کہ اَزَلِیْ وَ اَبَدِیْ ہے اور صِفَاتْ قدیم ہیں پر سالک پر کبھی صِفَاتِ جلال کے ساتھ متجلی ہوتی ہے اور بوقت دیگر صفات جمال کے ساتھ جیسا مُقتَضٰی ہو مَشِیَّتِ اِلٰہی کا حسب اختلاف استعدادات سالکین۔ پس کبھی صفت جلال ظاہر ہو گی اور صفت جمال باطن اور گاہی صفت جمال ظاہر ہو گی اور صفت جلال باطن۔

۳۔ تیسری تجلی، تجلی افعال ہے اس کی تاثیر یہ ہے کہ سالک اس کے اَثَرْ سے مخلوق کے افعال سے قطع نظر کرتا ہے مخلوق کی جانب نفع و ضرر کی نسبت کو صَرَفِ نظر کر دیتا ہے اَعْنِیْ یہ نفع و ضرر کی نسبت براہِ راست قَادِرِ مُطْلَقْ کی جانب ہی کرتا ہے۔ مخلوق سے خَیْرُ وَ شَرّ کی اِضَافَتْ سَاقِطْ کر دیتا ہے اس تاثیر کے اثر سے اب سالک کے نزدیک خلق کی مَدْحْ وَ ذَمّ اور ان کے قبول و رَدّ مُسْتَوِیْ وَ برابر رہتے ہیں اس کی وجہ ظاہر کہ سالک جب مجرد فعلِ اِلٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے پس یہ مشاہدہ سالک کو خَلْق کی جانب اَفْعَالْ کی اِضَافَتْ سے مَعْزُوْلْ کر دیتا ہے۔

اس تیسری تَجَلِّی، تجلی اَفْعَالْ کی علامت اور اس کا اثر سالک کی زبان پر ظاہر ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ اَعْلٰی حَضْرَتْ عَظِیْمُ الْمَرْتَبَتْ اَحْمَدْ رِضَا خَانْ بَرِیلِوِی مُقَرِّیْ اَفْغَانِیْ کے مُنْدَرِجَہ ذَیْلْ قِطْعَہ شِعْرْ کے بیت اَوَّلْ میں ظاہر ہے۔

---

۱۔ جیسی رَاْفَتْ وَ رَحْمَتْ، لُطْفْ وَ کَرَمْ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

## قطعہ

نہ مَرَا نُوشِ زِ تحسینْ نہ مَرَا نیشْ زِ طعنْ
نہ مرا گوشِ بمدحی نہ مرا ہوشِ ذمی
مَنَم و کُنجِ خمولی کہ نگنجد دروی
جُز مَن و چَند کتابے و دَوَاتے و قلمے

ان تجلیات ثلاثہ میں سب سے پہلی تجلی جو سالک پر پَرتَو اَفگن ہوتی ہے وہ ہے تجلی افعال اس کے بعد تجلی صفات اور پھر تجلی ذات ہے۔

اِصطِلَاحِ صُوفیاءِ صَافیۃ میں تجلی افعال کے شہود کو مُحَاضَرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور شہود تجلی صفات کو مُکَاشَفَہ کے ساتھ مَوسُوم کیا گیا ہے اور شہود تجلی ذات کو مُشَاہَدَہ، فقیر کے اس بیان کو اگر عاشقِ صادقِ امینِ صادق عَلَیہِ التَّحِیَّۃ وَالثَّنَاء حضرتِ عَلَّامَہ جَامِی رَضِیَ اللہُ البَارِیُّ القَوِیُّ عَنہُ کے کلماتِ مُلہَمَہ کے مشاہدہ میں دیکھنا ہو تو نَقشُ الفُصُوص کے فَصّ حِکمَۃٌ نَفثِیَّۃٌ فِي حِکمَۃٍ شِیثِیَّۃٍ کی شرح نَقدُ النُّصُوص صفحہ ۴۷ مطبع بمبئی ۱۳۰۶ھ میں دیکھیں۔

ف:- جاننا چاہیئے کہ حق سُبحَانَہٗ مِنْ حَیثُ الذَّاتِ مَوجُودَاتْ پر تَجَلِّی نہیں فرماتا پر مِنْ وَرَآءِ الحِجَابِ تجلی فرماتا ہے اور وہ حُجُبِ حَقّ جَلَّ مَجدُہٗ کے اَسمَاء ہیں جیسے اسم اَللّٰہُ، اَلرَّحمٰنُ، اَلرَّحِیمُ وَ غَیرِھَا مِنَ الاَسمَاءِ الحُسنٰی۔

## دُوسرا مقصد

### نماز کا قعدہ اور اس میں کلماتِ مشہورہ اس بات کا مستحکم و مضبوط عقیدۂ راسخہ دیتے ہیں کہ سیّد الورٰی علیہ التحیۃ والثناء میں حق جلّ مجدہٗ کا مشاہدہ بروجہِ کمال ہوتا ہے تشہد میں آپ کا تصور نمازی کے لئے ناجی (۱) ہے۔

اے عزیز جان! جان لے کہ ارکانِ نماز اور ان کی ترتیب میں نیز نمازی کے افعالِ مخصوصہ اور کلماتِ خاصّہ میں جو خاص خاص ارکان میں ترتیب وار رکھے گئے ہیں، باہمی خاص ربط اور خاصُ الخاص مناسبت اور تعلّق ہے، جن کے تصوّرات نمازی کو ایک خاص معراجی مقام مہیا کردیتے ہیں، سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء نے نماز کو مومن کی معراج قرار دیا ہے۔

فرمایا۔ اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نماز، نماز ہونے کے اعتبار سے ایمان والوں کے لئے معراج ہے جس میں روحانی مشاہدہ، قلبی حضور، نفسانی اِنْقِیَادُ وُ بَدَنِیْ اِطاعت موجود ہو، یہ معانی و اَوصاف نماز میں ہونا چاہیئے اور یہ حدیثِ پاک کے کلمہ "اَلصَّلوٰۃُ" کے الف و لام سے مُتَرَشَّحْ ہے اس طور پر نماز پڑھنا حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت ہے کہ نمازی پر واجب ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ عہ یعنی تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح

---

۱۔ نجات دینے والا ہر عذاب سے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔ عہ اُنظر مسلم شریف ج ۱ صفحہ ۱۹ وکذا فواتح الرحموت فی فصل بیان حکم افعالہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صفحہ ۲۶۵ ۱۲ منہ نصرہ اللّٰہ

تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ سَیِّدُالوَرٰی عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کی نماز کی توضیح و تشریح تفصیل وار سورہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ میں گزر گئی۔ یہ بات خاص طور سے ملحوظ خاطر رہے کہ کلماتِ تشہد کا پڑھنا مُصَلِّی پر واجِب ہے۔ حضرت جَلِیلُ الْقَدرِ صَحَابی سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی، فرمایا۔

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي وَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ كَمَا كَانَ يُعَلِّمُنِي سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ قُلْ اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰي عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ نماز کے قعدہ میں تشہد کا پڑھنا بِالْمُوَاظَبَۃِ سَرورِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ سے ثابت اس کی تعلیم اور پڑھنے کا حکم بھی حَدِیْث فَوقَ الذِّکرِ میں کَلِمَہ "وَعَلَّمَنِیْ" اور کلمہ "قُلْ" سے ظاہر ہے اور یہ امر اپنی جگہ مُحَقَّق و ثَابِت ہے کہ اَصْلِ وَضْع میں اَمْر وُجُوب کے لئے آتا ہے جب تلک کوئی قَرِینَہ وُجُوب سے صارفہ موجود نہ ہولے معتبر کُتُبِ اَصُول میں واجب کی تعریف یہ لکھی ہے کہ جس عمل و فعل پر حضور سَیِّدِعَالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مُوَاظَبَتْ وَ دوام فرمایا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس فعل و عمل کے کرنے کا حکم بھی دیا ہو وہ واجب ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ کلمات تشہد کے معانی بروجہ انشاء مقصود و مراد ہیں۔ نہ بطریق حکایت (۱) در میں ہے۔ وَیُقْصَدُ بِاَلْفَاظِ

---

۱۔ اگرچہ یہ کَلِمَاتِ مِعْرَاجِ رَاجْ کے یاد دہانی پر بھی اَدَلِّ دَلِیْل رہے ہیں اور رہیں گے۔ پر نمازی کے لئے ان کلمات کا پڑھنا بطور اِنْشَاء واجب ہے تفصیل درکار ہو تو صفحہ ۱۲۶ جلد ثانی فتوحاتِ مکیہ دیکھئے۔ ۱۲ مِنْہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اَلتَّشَهُّدِ مَعَانِيْهَا مُرَادَةً لَهٗ عَلٰي وَجْهِ الْاِنْشَآءِ كَاَنَّهٗ يُحَيِّ اللّٰهَ تَعَالٰي وَيُسَلِّمُ عَلٰي نَبِيِّهٖ وَعَلٰي نَفْسِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ۔ دیکھئے اَللُّبَابُ فِي شَرْحِ الْكِتَابِ لِلْمَيْدَانِيِّ عَلَي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ شَرْحِ مُخْتَصَرِ الْقُدُوْرِيِّ فِي بَابِ صِفَةِ الصَّلٰوةِ صفحہ ۷۰ مطبع ترکی۔

یَعْنِیْ مُصَلِّیْ و نمازی اَلْفَاظِ تشہد سے ان کے معنی بطورِ اِنشاء مراد لے گویا وہ (نمازی) بارگاہِ الٰہی میں ہدایا و پیشکش پیش کررہا ہے اور اس کے پاک نبی پر سلام عرض کررہا ہے اور اپنے آپ پر اوراس کے وَلِیّوں پر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَعَنَّا بِہِمْ اب تو نمازی کا قصد و ارادہ ان کلماتِ مشہودہ تشہد کے ساتھ یہ رہے گا کہ وہ اَللّٰہ تعالٰی کی ہی حضرت و حضور میں اپنی تمام عبادات کے ہدایا پیش کررہا ہے قولی ہوں یہ عبادات یا فعلی ہوں خواہ یہ عبادات مالیہ ہوں پر نمازی کی پیشکش اس حالت میں ہے جس میں وہ اپنے رَبّ کے مشاہدہ سے لُطف اَندُوز ہورہا ہے عرض کرتا ہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ملک و بقاء اللہ ہی کے ہے وَالصَّلٰوۃُ نمازیں، عبادات قولیہ و فعلیہ اللہ ہی کے لئے ہیں۔

وَالطَّیِّبَاتُ وَحْدَانِیَّۃ کی شہادت اور رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی عالمگیر رِسالَتِ عُظمٰی کی شہادت نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی عَبدِیَّتِ کامِلَہ کی شہادت نیز عباداتِ مالیہ اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جَلَّ مَجْدُهٗ وَصَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلٰي حَبِيْبِهٖ عَبْدِهِ الْخَاصِّ الْكَامِلِ الْمُكَمِّلِ الَّذِيْ هُوَالْكُلُّ وَلَهٗ الْكُلُّ وَمَوْلَاهُ كُلُّ الْكُلِّ تَجِدُ الْكُلَّ اِذَا نَظَرْتَ الْكُلَّ فِي الْكُلِّ کلماتِ بالا کا تالِی اور قارِی، مُشاہدہ مُطلَق سے مَلذُوذ ہورہا ہے اس میں اِضافَہ چاہتا ہے اِضافَہ کی صورت یہ رہی کہ اب وہ مشاہدہ رَبّانِیَّہ کی جانب منتقل ہو یہ ربانی مشاہدہ اس کو بوجہِ اَتَمّ وَاَکْمَل اِسْمِ اَعْظَم (اللہ) کے مَظْہَرِ اَتَمّ کے سوا نہیں مل سکتا اس لئے وہ مَظْہَرِ اَتَمّ اِسْمِ اَعْظَم سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی کی جانب متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

یعنی ہر طرح کا سلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہے اے اللّٰہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور اَللّٰہُ تَعَالٰی کی رحمتِ کاملہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر رہی اور اس میں اِزْدِیَادُ وَاِضَافَہ ہوتا رہتا ہے۔

## اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ

یہ جُملَہ نِدَائِیَہ اور یہ کلمات مشہودہ اپنے اندر بہت سی حکمتیں اور بہت سے معانی لئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کی توضیح و تشریح کردیتا ہوں وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق۔ جان لے کہ یہ تشریح جملہ بالا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کی تحلیل اور ترکیب سے بخوبی حاصل ہوسکتی ہے۔

## تَحْلِیْل

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ میں اَلِفْ لَامْ (۱) جنس کے ہیں پس معنی یہ ہوئے کہ جنسِ سلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ہے اے اَللّٰہ کے نبی "عَلَیْکَ" میں "کَ" حرفِ خطاب ہے جو مُشَافَہَ اور مُوَاجَہَہ پر دَلَالَتْ کرتا ہے جس سے ہر ہر نمازی یا تشہد کا ہر ہر تالی و قاری کی حضور و حاضری، حضورِ اَنْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں مُسْتَفَادْ ہوتی ہے اَعْنِیْ بِہٖ کہ تَالِیْ وُ قَارِیْ حضور اَنْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں حاضر ہے اور حضور اَنْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے لئے ناظر ہیں۔

---

۱۔ جو کہ اَپنے مَدْخُولْ کے جنسِ حَقِیقَتْ کی جَانِبْ مُشِیْر ہے بَغَیْرِ لِحَاظِ فَرْدُ وُ اَفْرَادْ کے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

أَيُّهَا میں "أَيٌّ" مَبْنِيٌّ عَلَى الضَّمِّ مَنْصُوْبٌ مَحَلاً مَفْعُوْلٌ بِهٖ لِدَعَوْتُ (۱) أَوْ "نَادَيْتُ" الْمُقَدَّرِ وُجُوْبًا وَحَرْفُ النِّدَاءِ أَيْ "يَا" مَحْذُوْفٌ وَالْهَاءُ فِي "أَيُّهَا" حَرْفُ تَنْبِيْهٍ وَ "النَّبِيُّ" مَرْفُوْعٌ مُنَادٰي وَالْأَلِفُ وَاللَّامُ عَلَى "النَّبِيِّ" عِوَضٌ عَنِ الْمُضَافِ إِلَيْهِ وَهُوَ كَلِمَةُ الْجَلَالَةِ "اَللّٰهِ" يَعْنِي "أَيُّهَا" میں "أَيٌّ" مَبْنِيٌّ بر ضمہ ہے منصوب ہے اس لئے کہ اس کا محل، مَحَلِّ نصب ہے کیونکہ یہ "دَعَوْتُ" یا "نَادَيْتُ" کا، جس کی تقدیر کلام عرب میں ضروری اور واجب ہوتی ہے مَفْعُوْلٌ بِہٖ ہے۔

"یا" حرفِ نِدا محذوف ہے اور کلمہ "أَيُّهَا" میں "ہا" حرفِ تنبیہ ہے۔

"اَلنَّبِيُّ" مُنادٰی مرفوع ہے اَلِف و لام عوض و بدل ہے اُس کلمہ سے جس کی طرف کلمہ نبی (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) مُضاف ہے وہ کلمہ جَلَالَۃ "اَللّٰه" ہے وہ مُضَافُ اِلَیْہِ ہے نَبِی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا۔ تحلیل کے بعد اب اَصْل عِبارت یوں رہی۔ كُلُّ سَلَامٍ عَلَيْكَ (إِنِّي) دَعَوْتُكَ أَوْ نَادَيْتُكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ یعنی ہر طرح کا سلام آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہی ہے ای غَیب کی خبر دینے والے مجھے آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی توجّہ کی حاجت ہے میری حاجت کو رَوا فرما۔

---

۱۔ جاننا چاہیئے کہ جُملہ نِدائیہ میں "أَدْعُو يَا أُنَادِي" کی تقدیر سے "دَعَوْتُ یا نَادَيْتُ" بصیغہ ماضی کی تقدیر بہ وُراجح ہے گو اَفعال بصیغہ مُضارِع یا بصیغہ ماضی دونوں اِنشائی ہیں۔ بہتری اور رَاجِحیّت کی وجہ یہ کہ اَفعال اِنْشَائِیَّہ کا استعمال صیغہ ماضی کے ساتھ اَغْلَب ہے نیز یہ کہ بر تقدیرِ "أَدْعُو يَا أُنَادِي" بصیغہ مُستقبل جملہ نِدائیہ کا خَبَرِیّہ ہونا ظاہر ہوتا ہے جو اِنْشَائِیَّہ کا عکس ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

# ترکیب

کُلِّ سَلَامٍ سے اَفْرَادِ سلام مراد ہیں افراد میں حقیقت اصل عُنْصُر ہوا کرتی ہے۔ حقیقت یہاں پر جنس سلام ہے پس "سَلَام" پر الف ولام داخل فرما کر اَلسَّلَامُ ہو گیا۔ "عَلَيْكَ" میں کافِ خِطَابْ حضوری اور قرب پر دلالت کرتا ہے۔ اسی کافِ خطاب کی بناء پر لفظ و تلفظ میں "یا" نداء سے استغنا لازم آیا پس "یا" کو حذف کردیا اور وہ اس لئے کہ "یا" قرب و بعد (۱) دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کاف قرب و حضور پر دال ہے کافِ خِطاب "كَ" کو تَانِیْہ سے مُوَکَّدْ وْ مُزَیَّنْ گردانا فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ اور "اَلنَّبِيُّ" پر اَلِفُ وْ لَامْ داخل کردیا ہے۔ کہ یہ الف و لام مُضَافٌ اِلَيْهِ "اللّٰه" کا عِوَض ہے عرب عربا کا قاعدہ ہے جب چاہتے ہیں کہ کلام مختصر ہو جائے اور معنی میں کوئی فرق نہ آنے پائے تو مضاف الیہ کو حذف کرکے مضاف پر الف ولام داخل کردیتے ہیں اسی قاعدہ کے ماتحت "يَا نَبِيَّ اللّٰهِ" میں کلمہ جلالت حذف ہوا "نَبِيَّ" پر اس کے بدل میں اَلِفُ وْ لَامْ داخل کردیا گیا اَلنَّبِيُّ ہوا۔ پس تَرْکِیبِ عِبَارَتِ سَابِقَہ یوں ہوئی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلنَّبِيُّ مُنَادٰی ہے جس کے مُسَمّٰی کی توجہ اس حرفِ نِدَا کے ساتھ مقصود و مطلوب ہے جو یا محذوف ہے کلام پاک میں بر تقدیر وجود قرینہ حَذْفِ نِدَا کی مثال موجود ہے وہ ہے۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰي يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ اَلْاٰيَةُ اَيِ الَّذِيْ اَصَابَكَ مِنْ زُلَيْخَا۔ يَعْنِيْ يَايُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے یوسف اسے درگزر کیجئے اور اس کا خیال نہ کیجئے یہاں پر حَذْفِ يَاءِ نِدَاء کا قرینہ سَيِّدِنَا يُوْسُفَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی حضور ہی ہے۔

---

۱۔ دوری و نزدیکی۔ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ۔

کافِیَہ میں ہے اَلْمُنَادٰی وَھُوَالْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُہٗ بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَّنَابَ اَدْعُو لَفْظًا اَوْ تَقْدِیْرًا۔ (۱) یعنی منادی وہ ہے جس کے مُسَمّٰی کی توجہ مطلوب و مقصود ہے ایسے ایک حرف کے ساتھ جو "اَدْعُو" کا قائم مقام ہو۔

یہ مُنَادٰی یا یہ طلب یا وہ نِیَابَتْ لفظی ہو یا تقدیری ہو نیز اسی کافیہ میں ہے وَیَجُوْزُ حَذْفُ حَرْفِ النِّدَآءِ عِنْدَ قَرِیْنَۃٍ مِثْلُ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اور جائز ہے حرف ندا کا حذف جیسے یوسف اس کا خیال نہ کیجئے۔ حَاشِیَۃ عَبْدُالْغَفُوْر میں ہے۔ مَنَابَ اَدْعُو الْاِ نْشَائِیِّ لِاَنَّ الْجُمْلَۃَ النِّدَآئِیَّۃَ اِنْشَائِیَّۃٌ فَالْاَوْلٰی تَقْدِیْرُ دَعَوْتُ اَوْ نَادَیْتُ لِاَنَّ الْاَغْلَبَ فِی الْاَفْعَالِ الْاِ نْشَائِیَّۃِ مَجِیْئُھَا بِلَفْظِ الْمَاضِیِّ۔ دیکھو صفحہ ۳۲۸ بَحْثُ مُنَادٰی اَلْمَطْبَعُ الْمُجْتَبَائِیُّ فِی بَلْدَۃِ دِھْلِی۔

یَعْنِیْ "یا" حرفِ ندا "اَدْعُو" اِنشائی کی جگہ استعمال ہوتا ہے اس لئے کہ جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے پس بہتر یہ ہے کہ "دَعَوْتُ" یا "نَادَیْتُ" (بجائے "اَدْعُو" یا "اُنَادِیْ" کے) مُقَدَّرْ مان لیا جائے کیونکہ افعال انشائیہ میں اَغْلَبْ یہی ہے کہ وہ بلفظ ماضی ہوں۔

---

اَیْ طَلَبًا لَفْظِیًا بِتَلَفُّظِ اٰلَۃِ الطَّلَبِ نَحْوُ یَا زَیْدُ اَوْ طَلَبًا تَقْدِیْرِیًا بِتَقْدِیْرِھَا نَحْوُ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا۔ یعنی یہ طلب لفظ میں ہو جس میں طلب کا آلہ ملفوظ ہو جیسا یَا زَیْدُ اس میں زید کو یا حرف نداء کے ساتھ پکارا گیا۔

یا یہ طلب تقدیری ہو (مان لی گئی ہو) جس میں آلہ طلب ملفوظ نہ ہو پر معنی اس کے مراد ہوں جیسے ارشاد باری تعالیٰ یوسف! اس خیال میں نہ رہے ظاہر ہے کہ یہاں "یَا" حرف نداء لفظ میں تو نہیں پر ازروئے معنی کہ مراد ہیں پس تقدیرا "یَا" موجود ہے۔

۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ

مَذکُورَہ بالا مُفَصَّل و مُبرہَن بیان سے مندرجہ ذیل اہم غُموض و رُموز کا اِنکِشاف و اِکتِشاف ہوتا ہے۔

۱۔ یہ کہ نمازی حالت نماز میں مُشاہَدَہ رَبّ پر مُکَلَّف ہے اُعبُدْ رَبَّکَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ اَلحَدِیثُ یعنی اپنے رب کی بندگی و عبادت کر اس طرح گویا تو اسے دیکھتا ہے پھر اگر تو اس قابل نہیں کہ اسے دیکھے پس یہ تو ہو کہ وہ تجھے دیکھتا ہے (بہرحال حضورِ قلبی، انقیادِ نفس و طاعتِ بدن نماز میں ضروری ہے)

۲۔ یہ کہ نمازی حالت نماز میں اس بات پر مکلف ہے کہ وہ رب کا مُشاہَدَہ سَرورِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ میں کرے یہ جان کر اور یہ مان کر کہ حقیقۃً مُشاہَدَہ رَبّ کا مَظہَرِ اَتَمّ آپ ہی ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

۳۔ یہ کہ نمازی کو حُصُولِ مُشاہَدَہ رَبّ کے لئے سَرورِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کی ہی توجہ اور اِمداد کی حاجت ہے جس کے بغیر نہ تو نمازی کی نماز قبول ہو گی نہ ہی اس حجاب کا اِزالہ ہو گا جس کی بناء پر نمازی مشاہدہ رب سے محجوب تھا۔

۴۔ یہ کہ کلماتِ تشہد اِنشائیہ ہیں نہ حِکَایَۃ یہ کلمات حقیقت میں عابد کے عبادات کی پیش کش ہیں۔

۵۔ یہ کہ یہ کلمات بامعانی ہیں بلکہ مِعْرَاجِیَّہ (۱) ہیں، نیز یہ کہ بامعانی کلمات کے

---

۱۔ ان معراجی کلمات کے مقاصد "اَلسُّوَالُ الثَّامِن وَالْاَربَعُونَ وَمِائَۃ" کے تحت اَلفُتُوحَاتُ الْمَکِّیَّۃ کے صفحہ ۱۲۶ جلد ۲ میں دیکھیے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

تصوّرات اُن کے معانی سے مقدّم ہوا کرتے ہیں۔

٦۔ یہ کہ نمازی سرورِ دوسرا علیہ التحیّۃ والثناء کو بارگاہ الٰہی میں حاضر و ناظر جان لے۔

٧۔ یہ کہ جب سرورِ دوسرا علیہ التحیّۃ والثناء کو "یا" ندا کے ساتھ نماز کی حالت میں امداد کے لئے پکارنا، اور استمداد کے لئے یاد کرنا جائز بلکہ واجب قرار دیا گیا ہے تو ظاہر بلکہ اظہر کہ خارجِ نماز میں استمداد و طلبِ امداد کے لئے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پکارنا کبھی ناجائز نہیں ہوسکتا کیوں کہ جو بھی چیز ہو یا قول و فعل ہو جو خارج نماز میں ناجائز و حرام ہو تو وہ نماز کا رُکن نہیں بنایا جاسکتا۔

٨۔ یہ کہ جب حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خارجِ نماز میں آپ کا اُمّتی " یانبیّ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) " کے ساتھ پکار سکتا تو ظاہر ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو آپ کے ہر لقب کے ساتھ یاد کر پکار سکتا ہے جیسے کہے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ، یَا نُوْرَاللّٰہِ، یَا قَاسِمَ الْاَرْزَاقِ وَالْعُلُوْمِ، یَا کَاشِفَ الْغُمُوْمِ وَالْھُمُوْمِ، یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ، یَا مُجْلِیَ الظُّلْمَۃِ یَا فَارقلیط، یَاطٰہٰ، یَاسَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ، یَاشَافِیْ، وَغَیْرِھَا مِنَ الْاَلْقَابِ الْکَرِیْمَۃِ الْجَمِیْلَۃِ السَّادَۃِ۔

٩۔ یہ کہ سرورِ دوسرا علیہ التحیّۃ والثناء ہر چیز و ہر شخص کی ہر آواز کو سُن لیتے ہیں (١)

---

١۔ جلیل القدر صحابی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحَقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ لَیْسَ فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدٌ لِلّٰہِ۔ یعنی سرورِ دوسرا علیہ التحیّۃ والثناء نے ارشاد فرمایا کہ بیشک میں ہر اُس شے کو دیکھتا ہوں ......

خواہ وہ آواز بلند ہو یا پست مشرق کے کسی حصے سے ہو یا مغرب کے کسی بُقعے
سے آسمان سے یا آسمان و زمین کے درمیانی فَضاء سے بلکہ وہ آواز عرش سے ہو
یا کرسی کی "اَیُّھَاالنَّبِیُّ" نمازی اپنے تشہد میں اَیُّھَاالرَّسُوْلُ یا آپ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَلقَابِ شَرِیْفَہ میں سے دوسرے لَقَب کے بجائے۔ اَلنَّبِیَّ
اس لئے کہتا ہے کہ نبوت باعتبار معنٰی و مفہوم کے رِسَالَۃ سے عام ہے نیز یہ کہ
مَقامِ نُبُوَّتْ ذاتِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے مَقامِ رِسالَتْ سے اَعْلیٰ
اور اَشْرَف ہے۔ ہمارے آقَا وَ مَوْلیٰ سب سے اَعْلیٰ وَلِی ہیں تو اَعْلیٰ نبی ہیں اور
اَعْلیٰ رَسُوْلْ بھی اور وِلَایَتِ نَبِی کا مقام نبی کے لئے مَقامِ نُبُوَّتْ سے بھی اَعْلیٰ تر
ہے۔ کیونکہ وِلَایَتِ نَبِی نُبُوَّۃِ نبی کا باطن ہوتی ہے اس مَقَام میں نبی کا تعلق حق ہی
حق کے ساتھ رہتا ہے۔ جس میں خلق کا کوئی اِعتبار نہیں اس مرتبہ میں وَلِیّ

---

...............جس کو تم نہیں دیکھتے اور ہر اس آواز کو سنتا ہوں جس کو تم نہیں سنتے (
بطور مثال و تمثیل ایک آواز کا ذکر فرمایا جو ہمیں سنائی نہیں دیتی کہ) آسمان چرچرایا اور
اس کا چرچرانا حق ہے کیونکہ اس میں چار اُنگشت مِقْدَار کی اتنی جگہ نہیں جس پر فرشتہ
پیشانی ٹیکے اللہ کے لئے سجدہ نہ کررہا ہو۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ وغیرہ) مِنْ کُتُبِ
الْحَدِیْثِ۔ اَبْوَابُ الزہد صفحہ ۳۳۶ ، بَابُ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوتَعْلَمُوْنَ مَآاَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا۔ اَلْحَدِیْثُ، صفحہ ۳۱۹، ابن ماجہ شریف بَابُ الْحزن
والبکاء۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ وَھُوَ یَرٰی مَالَا اَرٰي۔ صفحہ ۲۸۷ ، مُسْلِم جِلْدِ دُوُم)

نبی ذاتُ اللہ میں فنا اور عَینُ الجمع میں مستغرق ہوتا ہے۔ (۱) (اے عَینُ جَمعِ الذّاتِ)
اسی لئے کہا گیا کہ علم ولایت نبی عبارت ہے توحید ذات و صفات و افعال میں
محو ہو جانے سے پھر نبوّتِ نبی رسالتِ نبی سے اَعلیٰ وَ اَشرف ہوتی ہے کیوں کہ
نبوّتِ نبی (۲) وِلایتِ نبی کا ظاہر ہوتی ہے اس مَقام میں مَعانیٔ غَیبیّہ جیسے مَعادُ،

---

۱۔ عَینُ جَمعِ الذّاتِ، جَمعُ الوَحدَۃِ ہے جس میں نہ تو فُواد باقی رہتا نہ بندہ بلکہ اس مَقام میں بندہ کُل کے کُل فناء ہوجاتا ہے اِصطِلاحِ صُوفیائے صَافِیّہ میں اسے عَینُ جَمعِ الذّاتُ کہتے ہیں۔ حضرتُ الشَّیخُ الاَکبر رَضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ فرماتے ہیں جَمعِ الوَحدَۃِ الَّذِیْ لَا فُوَادَ فِیہِ وَلَا عَبدَ لِفَنَاءِ الکُلِّ فِیھَا المُسَمّٰی بِاصطِلاحِھِم عَینُ جَمعِ الذّاتِ۔ دیکھو سورہ النجم صفحہ ۲۷۱ جلد ۲ تفسیر الشیخ الاکبر رَضیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ۔ ۱۲ مِنہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعالیٰ۔

۲۔ قولہ نبوّت نبی وِلایتِ نبی کا ظاہر ہوتی ہے۔ جان لیں کہ وِلایت اور نبوّتُ کے اِجتماع کو جَمعُ الجَمع کہتے ہیں۔ جمع الجمع کا اَوّلُ الذِّکر پہلو جو وِلایتُ ہے وہ مَقام ہے جس میں ولی کا اَصلاً شعور باقی نہیں رہتا بلکہ اسے اِستِہلاکِ تمام اور فناءِ تام رہتا ہے۔ اس مَقام کو جَمعُ الوَحدَۃ کہتے ہیں اور عَینُ جَمعِ الذّاتُ کے نام سے بھی مَشہُور و شہیر ہے۔ جَمعُ الجَمع کا دُوسرا پہلو نبوّت ہے جو وِلایت کا ظاہر ہے، نبی اس مَقام میں حَقِّ واحد کا مشاہدہ کثرتِ خَلق میں کرتے ہیں اور کثرتِ خَلق کا وَحدتِ حَق میں نیز یہ کہ خلق کے ساتھ حق کے اتحاد کا مشاہدہ بھی ان کو حاصل ہے۔ اس طور پر کہ اَکوانُ وَ اَعیانِ مُمکِناتُ حَق کے صُوَرُ وَ اَسمَاءُ وَ صِفاتُ وَ اَفعَالُ رہے ہیں۔ یہی وہ تفرقہ ہے جس کو اِصطِلاحِ صُوفِیّہ صَافِیّہ میں تفرقہ بَعدَ الجَمع کہتے ہیں۔ یہ تفرقہ جمع کو جَامِعُ ہے۔ تفرقہ بعدَ الجَمع کو جَمعُ الوجودُ بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک لقبُ الوجہُ البَاقِی بھی رہا ہے۔......

بَعْثُ بَعْدَ الْمَوْتِ یا حَشْرُ وَنَشْر اور مَعَارِفِ اِلٰہِیَّہ (جیسے صِفَاتُ وَاَسْمَاءِ اِلٰہِیَّہ کی پہچان یا ہر اس چیز کی تعریف جو اللّٰہُ تَعَالیٰ کے شایَانِ شان ہو جیسے تَمْجِیْدَاتُ وَ تَحْمِیْدَاتُ) سے اِخْبَار اور تفاصِیلِ صِفَاتُ وَ اَفْعَالِ اِلٰہِیَّہ کا اعتبار رہتا ہے پس نمازی انہیں معانی غیبیہ اور انہیں معارف الہیہ کے حصول کی غرض سے اپنی نماز میں سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کی توجہ کا طالب ہوتا ہے جس سے ان کمالات پر نمازی کا فائز ہوجانا یقینی ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ کہتا ہے۔ اِنْ کَمَالَاتِ عَالِیَّہ پر فائز ہوجانا نمازی کے دل کی بات ہے اور نَبِیّ مِنْ حَیْثُ ھُوَ نَبِیٌّ مُغِیْبَاتُ کا عالم ہوتا ہے۔ اس لئے نمازی رسولِ پاک کو اَیُّھَاالنَّبِیُّ کے لَقَبْ سے یاد کرتا ہے۔ مُلَّا جَلَالُ مَعَ شَرْحِ اَخُوْنْد شَیْخ مطبع نولکشور کے صفحہ ۷ پر ہے کہ شَرْطُ النُّبُوَّةِ اِدِّعَاءُ النُّبُوَّةِ وَاِظْهَارُ الْمُعْجِزَةِ وَقَدْ شُرِطَ مَعَ ذٰلِكَ الْاِطِّلَاعُ مَعَ الْمُغِيْبَاتِ وَ رُؤْيَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ یعنی اِثْبَاتُ وَ ثُبُوْتِ نُبُوَّۃ کے لئے نبوت کا دعویٰ اور معجزے کا اظہار شرط ہے (تحقق شرط کے بغیر وجود مشروط ممکن نہیں) اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط قرار دیا گیا ہے کہ نبی مُغِیْبَات پر مطلع ہوں اور فرشتوں کے دیکھنے پر قادر ہوں اسی عقائدِ جلالی (۱) کے صفحہ ۱۱ پر ہے اَلنَّبِيُّ بِمَعْنَى الْمُخْبِرِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ اِنَّ الْخَبَرَ بِمَعْنَى الْاِخْبَارِ

---

...... جَمْعُ الْجَمْع کے یہ تینوں اَقْسَامِ اَقْسَامِ مُشَاہَدَہ ہیں۔ صفحہ ۲۳۶ دَفْتَرِ اَوَّلْ شَرْح بَحْرُ الْعُلُوْم لِلْمَثْنَوِی و تَفْسِیْرِ الشَّیْخِ الْاَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا۔ (سورہ النجم) مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

۱۔ مُلَّا جَلَالُ مَعَ اَخُوْنْد شَیْخ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

فَيَكُوْنُ النَّبِيُّ بِمَعْنَي الْمُخْبِرِ مُتَعَدِّيًا۔ یعنی نبی کے معنی ہیں اَللّٰہُ تَعَالٰی کی جانب سے غیب کی خبر دینے والے اور فرمایا کہ خبر اِخبَار کے معنی میں (بھی) آتا ہے پس نبی بمعنی مُخْبِر کے (۱) ہیں جو مُتَعَدِّی ہیں۔

اس مقام نُبُوَّتْ میں نبی کو فناء فِي الذَّات ہو جانے کے بعد اَللّٰہُ تَعَالٰی کی جَنَابْ سے وُجُودِ مَوْہُوْبْ مِلتَا ہے۔ جس سے نبی، حق و خلق کے درمیان وَاسِطَہْ وُصُولْ وَ وَسِیلَہْ اِیصَالْ رہتا ہے نبی سے خلق کا اِتِّصَالْ رہتا ہے۔ یہی وہ مَقَام ہے جس میں نبی حق تعالیٰ سے فُیُوضْ وَ کَمَالَاتْ حاصل کرتے اور اپنی اُمَّتْ کے ہر ہر شخص و ہر ہر چیز کو اس کی اِسْتِعْدَادْ کے مُطَابِقْ فُیُوضْ وَ کَمَالَاتْ سے نوازا کرتے ہیں۔ پس نمازی تَنْوِیرْ وَ تَبْرِیقِ اِسْتِعْدَادْ اور حُصُولِ کَمَالَاتْ کی خاطر رسولِ پاک کو اَيُّهَاالنَّبِيُّ کہہ کر پکارتا ہے، اور ایک مَقَامْ مَقَامِ رِسَالَتِ نبی ہے جس میں اَوْضَاعِ اَحْکَامْ اور اَحْکَامْ (۲) کا اِعْتِبَارْ رہتا ہے کیونکہ رسالت نَبِی تَنْبِیہہِ عَظِیمْ ہے اَوْضَاعِ اَحْکَامْ اور تَقْنِینِ قَوَانِینْ پر۔ پس رِسَالَتْ کا تعلق، جس کی بِنَاءِ نُبُوَّتْ وَ وِلَایَتِ نَبِیْ ہے اَحْوَالْ وَ اَحکام مُکَلَّفِینْ سے رہتا ہے۔ حاصل یہ کہ وَلِیِّ نَبِیْ وہ پَاکْ وَ مَقْبُولْ شخص ہے جو ذَاتْ اللہ میں فَانی اور عَیْنُ الْجَمْعِ میں مُسْتَغْرَقْ ہو۔

اور نَبِیِّ وَلِی وہ پَاکْ وَ مَقْبُولْ ہستی ہے جو مَقَامِ وِلَایَتْ میں فناء ہوجانے کے بعد وَاصِلْ اِلَی اللّٰہِ ہے۔ پھر اسے اَللّٰہُ تَعَالٰی کی جانب سے وُجُودِ مَوْہُوْبْ عَطَا ہو بَاقِی بِاللّٰہ ہو کر اِسْتِقَامَتْ وَ تَمْکِینْ کے مَقَامْ پر اُسے جَمَاؤْ حاصل ہو کر حق کے ساتھ مُتَحَقِّقْ ہو حَقْ کا

---

۱۔ خَبَرْ دِینے والا ۱۲ مِنْہُ

۲۔ جیسے حَلَالْ وَ حَرَامْ وَغَیْرَہْ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

عارف ہو حق تعالیٰ کی ذاتُ وُ صِفاتُ وُ افعال سے باخبر اور احکام پر مطلع ہو حق تعالیٰ کی جانب سے مَبْعُوْث، حق کی جانب دَاعِی ہو نَذِیْرُ وُ بَشِیْر ہو سِرَاجِ مُنِیْر ہو نَبِیّ وَلِی اگر خود رسول نہیں تو اس کی دعوت اس رسول کی شریعت پر مَبْنِیْ ہوتی ہے جو اس نبی سے پہلے آچکے ہیں اور اگر خود رسول بھی ہیں تو ان کی دعوت اپنی شریعت کے مطابق ہوتی ہے تو شریعت کی تشریع خود ہی کرتے تو احکام کا وضع بھی خود ہی کرتے ہیں ان کی تشریعُ وُ وضعِ اَحکام، اَللّٰہُ تعالیٰ کی ہی مَرْضِیْ پر مَبْنِیْ ہوتی ہے۔ بَشَارَتْ دینا، اَللّٰہُ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرانا نیز اظہار معجزات ان کا فرضِ منصبی ہوتا ہے۔

اَنْبِیَاءِ بنی اسرائیل سب کے سب حضرت مُوْسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے دِیْنُ وُ مِلَّتْ کے عین مطابق دعوت دیتے رہے ان میں سے کسی بھی نبی نے عَلَیحِدَہ ملت یا الگ شریعت کو وضع نہیں کیا ان میں اگر کوئی نبی صاحبِ کتاب (۱) بھی تھا تاہم اس میں احکام و شرائع نہیں تھے بلکہ اس کتاب میں حَقَائِق، مَعَارِفْ یا مَوَاعِظْ وُ نَصَائِحْ تھے ہمارے آقا و مَوْلٰی سَیِّدُالوَرٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے دَعْوَتْ وُ تَبْلِیْغِ شَرِیْعَتِ مُصْطَفَوِیَّہ کا یہ وَظِیْفَہ عَلِیَّہ وُ عُلْیَاء اور یہ مَنْصَبِ عَالِی اپنی اُمَّتِ خَاصَّہ کے عُلَمَاء کو عطا فرمایا۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (۲) میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں اس منصبِ عالی کا تقاضٰی ہے کہ عُلَمَاءُ عَامِلِیْنَ ہوں عُرَفَاءْ ہوں مُتَمَکِّنِیْنَ ہوں

---

۱۔ جیسے سَیِّدِنَا دَاوٗدُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ جن پر زَبُوْر شریف نازل ہوئی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تعالیٰ۔

۲۔ وَھُمُ الْمُحَدِّثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ الْاَحَادِیْثَ بِالْاَسَانِیْدِ الْمُتَّصِلَۃِ بِالرَّسُوْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ صفحہ ۵۰ جلد ۳ فتوحات شریفہ و بخاری شریف کِتَابُ العلم صفحہ ۱۶ و ابوداؤد کِتَابُ الْعِلْمِ صفحہ ۳۱۵ و ابن ماجہ وَالدَّارمی و مسند احمد بن حنبل۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تعالیٰ وَنَصَرَہٗ۔

شَرِیْعَتِ مُصْطَفَوِیَّۃ پر اِسْتِقَامَتْ رکھنے والے ہوں خیر کی جانِبْ دَعْوَتْ دینے والے ہوں مَعْرُوْفْ (۱) وُ مُنْکَرْ (۲) کے جاننے والے ہوں کیونکہ عُلَمَآءْ کا اَنْبِیَاءْ کے ساتھ یہی وجہ شُبَہْ ہے ورنہ دَرَجَاتْ وُ مَرَاتِبْ میں عَالِمِ غیر نبی کی پہنچ و رسائی اَنْبِیَآءْ کے پایہ تک ممکن نہیں چہ جائیکہ مراتب میں ان کی برابری۔ تفصیل فَوْقُ الذِکر سے یہ روشن ہوا کہ وَلِیّ نَبِی اور رَسُوْلِ نبی کے درمیان نُبُوَّۃْ کا مقام بَرْزَخْ ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ:

مَقَامُ النُّبُوَّةِ فِيْ بَرْزَخ

دُوْنَ الْوَلِيِّ وَ فَوْقَ الرَّسُوْلِ

یعنی نبوت کا مَقامْ ایک ایسے برزخ میں ہے جو وَلِی سے کم اور رَسُوْلْ سے بالاتر ہے۔

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور آپ پر اَللّٰہُ تَعَالٰی کی خَاصُّ الْخَاصْ رحمت ہو اور اس میں مَزِیْدُ اِضَافَہْ ہوتا رہے۔
جب نمازی اس مشاہدہ نبی سے فارغ ہوا تو اب وہ اپنے آپ کو اس بات کا مُسْتَحِقْ پاتا ہے کہ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰي عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ (اب ہم اس قابل ہو گئے کہ کہیں ہم پر سلام رہے اور اللہ تعالیٰ کے صالحین پر سلام (۳) رہے۔



---

۱۔ معروف ہر وہ اَمْرِ وَاجِبْ یا مَنْدُوْبْ فِی الدِّیْنْ ہے جس کے ساتھ مُؤْمِنْ کو اَللّٰہُ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ مِنْہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ ہر وہ امرِ حرام و مکروہ جس کے کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم ہو جاتا ہے جس کا کرنے والا گنہ گار ٹھہرایا جاتا ہے جس کا مرتکب بُرا سمجھا جاتا ہے وہ منکر کہلاتا ہے۔ مِنْہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۳۔ سَلَامْ کے معنی آئندہ صفحات میں سَیِّدِنَا الشَّیْخُ الْاَکْبَرْ مُحْیُ الدِّیْنِ ابْنُ عَرَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہٗ کے کلمات میں واضح ہو جائیں گے اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ مِنْہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

صَالِحِیْن جمع ہے صالح کی جس کے معنی ہیں وہ مسلمان جو حُقُوقُ اللّٰہِ اور حُقُوقُ الْعِبَادْ کو صحیح طور پر بغیر کسی نقص و کمی کے انجام دے رہا ہو۔ صالحین وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بشری فناء کے بعد وجود موہوب، وجود حقانی کے ساتھ نواز دیئے ہیں مُسْتَقِیْم فِي الدِّیْن ہیں عالم کی اصلاح، اس کے ضَبطِ نِظام اور اس کی تدبیر کی اَنْجَامُ دہی میں مَصْرُوفِ کار رہتے ہیں سَیِّدُنَا مُحْیِ الدِّیْنِ بْنُ عَرَبِیْ الطَّائِیِ اَلشَّیْخُ الْاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آیۃ کریمۃ: کُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَقُوْمُوْنَ بِصَلَاحِ الْعَالَمِ وَضَبْطِ نِظَامِہٖ وَتَدْبِیْرِہٖ لِاِسْتِقَامَتِهِمْ بِالْوُجُوْدِ الْمَوْهُوْبِ الْحَقَّانِیِّ بَعْدَ فَنَاءِ الْوُجُوْدِ الْبَشَرِیِّ۔ دیکھو جلد ۱، صفحہ ۲۱۲ سورۃ الانعام و جلد ۱، صفحہ ۲۵۰ یعنی وہ جو اِصْلاحِ عالم اور اس کے ضبطِ نِظَامْ اور اس کی تَدْبِیْر کو اَنْجَامُ دے رہے ہیں اس لئے کہ وہ بعد اس کے کہ بَشَرِیْ وُجُوْدْ سے فنا ہوچکے بخشے ہوئے حَقَّانِیْ وُجُوْد کے ساتھ استقامت والے ہیں۔

اب یہ مِسْکِیْن اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰہ خَانُ بْنُ الْمَرْحُوْم خُوْش کُیَارْخَان الْخَرُوْتِیْ السَّرْرُوْضَوِیْ بالا مَذْکُوْرَہ تمام مسائلِ حَقّہ اور عَقَائِدِ رَاجِحَہ کو صُوْفِیَائے صَافِیّہ اور رسیدہ عُلَمَاءِ اَعْلَامْ کے اِلْہَامِیْ عِبَارَاتْ کے تاکیدات و تَأْیِیْدَاتْ میں پیش کررہا ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

سَیِّدُنَا اَلشَّیْخُ عَبْدُالْحَقِّ الْمُحَدِّثُ الدِّہْلَوِیّ رَحِمَہُ اللّٰہُ الْبَارِیُ الْقَوِیُّ، لکھتے ہیں۔ و بعضی از عُرَفَاءُ گفتہ اند کہ این خِطَابِ (اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ) بجہت سِرَیَانِ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیَّہْ است در ذَرَائِرِ مَوجُوْدَاتْ و اَفْرَادِ مُمْکِنَاتْ پس آنحضرت در ذَوَاتِ مُصَلِّیَانْ مَوْجُوْدُ وْ حَاضِرُ است پس مُصَلِّیْ باید کہ ازین مَعْنِیْ آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نَبُوْدَتا بَاَنْوَارِ قُرْبُ وْ اَسْرَارِ معرفت مُتَنَوَّرْ وْ فَائِضْ گردد۔ دیکھو صفحہ ۳۵۷ جلد ۱ اَشِعَّۃُ اللَّمْعَاتِ شَرح فارسی مِشْکوٰۃ، کِتَابُ

الصَّلٰوۃِ بَابُ التَّشَہُّدِ کی فَصْلِ اَوّل۔

یعنی بعض عارفین نے فرمادیا ہے کہ (بِالْمُشَافَھَۃ) یہ خطاب رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کو اس لئے ہے کہ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیَّہ مَوْجُودَات کے تمام ذرّات اور مُمکنات کے تمام اَفراد میں مَوْجُود اور ساری ہے پس وہ حَضْرَت (۱) تمام نمازیوں (۲) کے ذوات میں موجود و حاضر ہیں۔ پس نمازی کو چاہیئے کہ وہ اس معنی (۳) سے باخبر رہے اور اس حضور و شہود سے غافل نہ رہے تاکہ وہ قرب اور معرفت کے اسرار سے متنور اور فیضیاب ہوجائے۔

حَضْرَتِ شیخ کے مَذکُورَہ بَالَا کَلِمَاتِ قُدْسِیَّہ نے یہ رَاسِخ عَقِیْدَہ دیا کہ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیَّہ ہرجا شَاہِد وَ مَشْہُود ہے اور آنحَضْرَت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کی حَقِیْقَت نَمَازِی کی ذات میں بھی حاضر و موجود ہیں۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی اَنَّ تِلْکُمُ الْعَقِیْدَۃَ الرَّاسِخَۃَ ھِیَ عَقِیْدَتُنَا وَنَحْنُ عَلٰی تِلْکُمُ الْعَقِیْدَۃِ الرَّاسِخَۃِ لَقَائِمُوْنَ۔ عَلَّامَہ بَدْرُالدِّیْنِ عَیْنِی رَحِمَہُ اللّٰہُ الْبَارِی نے شَرْحِ الصَّحِیْحِ الْبُخَارِی میں فرمایا۔

وَیُحْتَمَلُ اَنْ یُقَالَ عَلٰی طَرِیْقَۃِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ اَنَّ الْمُصَلِّیْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَکُوْتِ بِالتَّحِیَّاتِ (۴) اُذِنَ لَھُمْ بِالدُّخُوْلِ فِیْ حَرَمِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ

---

۱۔ جَانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ جَمْع جب جَمْع کی جَانِب مُضَاف ہوجائے تو اِسْتِغْرَاق کا اِفَادَہ کرتی ہے اسی لئے تَرْجُمَہ میں کَلِمَہ "تمام" اِضَافَہ کردیا گیا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

۳۔ یَعْنِی حُضُور کی اس شُہُود و حُضُور سے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۴۔ اَیْ بِالْعِبَادَاتِ الْقَوْلِیَّۃِ وَالْفِعْلِیَّۃِ وَالْمَالِیَّۃِ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

فَقَرَّتْ اَعْيُنُهُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنُبِّهُوْا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ بِوَاسِطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَبَرَكَةِ مُتَابَعَتِهٖ فَاِذَا الْتَفَتُوْا فَاِذَا الْحَبِيْبُ فِيْ حَرَمِ الْحَبِيْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ قَائِلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ دیکھو صفحہ ۱۷۰ جلد ۳ عمدۃ القاری شرح الصحیح البخاری المطبوعۃ بمصر یعنی اہل معرفت کے طریقہ پر کہا جاسکتا ہے کہ نمازیوں نے (۱) جب عَالَمِ مَلَکُوْت کا دروازہ کھلوانا چاہا تو انھیں اَللّٰہُ تَعَالٰی حَیّ لَایَمُوْتُ (۲) کے حَرَمِ سَرائے میں بَاِجَازَت دَاخِلہ مل گیا پس ان کی آنکھیں ان، مُنَاجَات سے ٹھنڈی ہو گئیں پس نمازیوں کو مُتَنَبِّہ کردیا گیا کہ وہ نِعْمَتِ عُظْمٰی انھیں نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ کے وَسِیْلَۂ جَلِیْلَہ سے ملی اور انھیں، یہ نعمت عظمٰی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی صحیح پیروی کی برکت سے ملی ہے تو اب جب نمازیوں نے دیکھا تو دیکھ لیا کہ حَبِیْبْ حَبِیْبْ کے حرم خاص میں حاضر ہیں، پس نمازی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں مُتَوَجِّہ ہو کر عرض کرنے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یعنی اے غَیْب کی خبر دینے والے آپ پر ہر طرح کا سَلَام ہے آپ ہم سے اَمْن میں ہیں ہم آپ کے کِردار پر کوئی اِعْتِرَاض نہیں کرتے، ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ کَرِیْمَہ، اَفْعَالِ حَسَنَہ اور اِرَادَاتِ پاکیزہ کو عَیْب و نَقْص سے پاک تر سمجھتے ہیں، ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے اَوَامِر و نَوَاہِی کو رہنما و رہبر اصول دین و ایمان جانتے اور مانتے ہیں۔

---

۱۔ قولی، فعلی اور مالی عبادات کے ذریعہ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ جو زندہ ہے جس پر موت طاری نہیں ہوسکتی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر اللّٰہُ تَعَالٰی کی خاص رحمت ہے اس میں ہمیشہ اِضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اس عِبارَتِ قُدْسِیَّہ نے بھی وہی زِندہ پائندہ راسخ عَقِیْدَہ دیا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی حضور ہے وہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ حاضر ہیں۔

اِمَامُ عَبْدُالْوَہَّابْ شَعْرَانِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی کِتَابِ مُسْتَطَاب مِیْزَانُ الشَّرِیْعَۃِ الْکُبْرٰی مَطْبُوْعَہ مِصْر کی جِلْدِ اَوّل صفحہ ۱۵۴ میں فرماتے ہیں۔

وَسَمِعْتُ سَیِّدِي عَلِیًّا الْخَوَّاص رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰي یَقُوْلُ اِنَّمَا اَمَرَ الشَّارِعُ الْمُصَلِّيَ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام عَلٰي رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّي اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَھُّدِ لِیُنَبِّہَ الْغَافِلِیْنَ، فِيْ جُلُوْسِھِمْ بَیْنَ یَدَيِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰي شُھُوْدِ نَبِیِّھِمْ (۱) فِي تِلْكَ الْحَضْرَۃِ فَاِنَّہٗ لَایُفَارِقُ حَضْرَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰي اَبَدًا فَیُخَا طِبُوْنَہٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَھَۃً۔ یعنی میں نے اپنے آقا علی الخواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو فرماتے سنا کہ اَللّٰہُ تعالیٰ نے نمازی کو تشہد کی حالت میں سَیِّدُالْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ پر صَلوٰۃ و سَلَام کہنے کا حکم صِرف اور صِرف اس لئے دیا ہے تاکہ اُن نمازیوں کو جو تَشَہُّد میں اَللّٰہُ تعالیٰ کے سامنے غافل بیٹھے ہیں تَنْبِیْہ ہو اس بات کی کہ ان کے نبی اللہ تعالیٰ کی حضور حاضر و ناظر ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ تَعَالٰی کی حُضُوْر سے کبھی جُدا نہیں رہتے پس نمازی، آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے بِالْمُشَافَھَۃ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

---

۱۔ مُفْرَدَاتِ رَاغِب میں ہے اَلشُّھُوْدُ وَالشَّھَادَۃُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاھَدَۃِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْبِالْبَصَارَۃِ۔ یعنی شہود اور شہادۃ کے معنی ہیں حاضر ہونا جس کے ساتھ مشاہدہ سَر کی آنکھوں کے ساتھ ہو خواہ دِل کی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

پر سلام پیش کرنے کے خطاب کریں گے۔

الیواقیت والجواہر صفحہ ۴۵ جلد ۲ میں ہے۔ فَاِنْ قُلْتَ فَمَا الْحِكْمَةُ فِي سَلَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ اَنَّهٗ اٰمِنٌ مِنْهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا هُوَ اَمَانٌ۔ فَالْجَوَابُ كَمَا قَالَهُ الشَّيْخُ فِي الْبَابِ الثَّالِثِ وَالسَّبْعِيْنَ اَنَّ الْحِكْمَةَ فِي ذٰلِكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هُوَ اَنَّ مَقَامَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُعْطِي الْاِعْتِرَاضَ عَلَيْهِمْ وَلَوْ بِالْبَاطِنِ لِاَمْرِهِمِ النَّاسَ بِمَا يُخَالِفُ اَهْوَاءَهُمْ كَمَا اَنَّ مَقَامَهُمْ يُعْطِي التَّسْلِيْمَ لَهُمْ اَيْضًا فَلِذٰلِكَ شَرَّعَ لَنَا اَنْ نُسَلِّمَ عَلٰي نَبِيِّنَا صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّا نَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي اَمَانٍ مِّنَّا اَنْ نَعْتَرِضَ عَلَيْكَ فِي شَيْءٍ اَمَرْتَنَا بِهٖ اَوْ نَهَيْتَنَا عَنْهُ۔ اِنْتَهٰي۔

یعنی اگر تو نے کہا (سوال کرکے) کہ پس کیا حکمت ہے سلام کہنے میں، ایمان والوں کے، سرکارِ دوسرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ پر نماز کے اندر اس سے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اس سے امن میں ہیں کیونکہ سَلَام اَمْن ہی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے جیسا کہ حضرتُ سَیِّدُنَا الشَّیْخُ الْاَکْبَر مُحْیُ الدِّیْنِ بْنُ عَرَبِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِی الطَّائِیُّ الْاَنْصَارِی، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی کتاب مُسْتَطَاب فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہ کے تہتّرویں باب میں فرمایا ہے کہ بے شک اس میں حکمت ایمان والوں کے لئے یہ رہی ہے کہ بِلَارَیْب وَارْتِیَاب اَنْبِیَاءِ کِرَام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا مَقَامِ مُؤْمِنِیْن کے لئے ان پر اِعْتِرَاض پیدا کردیتا ہے گو وہ اعتراض ضِمْناً ہو اس کا سبب یہ کہ وہ لوگوں کو ان کے خواہشات کے خلاف حکم دیتے ہیں ایسا ہی جیسا کہ ان کے مقام انہیں (۱) مَقَامِ تَسْلِیْم بھی عَطَا (۲)

---

۱۔ ایمانوں والوں کو۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

۲۔ کہ وہ انہیں اور ان کے اوامر و نواہی کو حق جانتے اور مانتے ہیں اور حق قابل اعراض و اعتراض نہیں ہوتا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

فرمادیتا ہے تو اسی لئے ہمارے لئے یہ شریعت بنا کہ ہم اپنے پاک نبی پر سلام بھیجیں گویا ہم آپ کی جناب میں عرض کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہی تو ہیں اے اللہ کے رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے اَمْن میں اس بات سے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) پر کسی قسم کا اعتراض کریں ہر اس چیز میں جس کا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں حکم دیا ہو کرنے کا اور یا آپ نے ہمیں کسی چیز یا کام سے روک دیا ہو۔

خلاصہ اس پاکیزہ عبارت کا یہ رہا کہ ☆سَیِّدُالْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہر عَیْبُ وَ نقص سے مُبَرَّا ہیں اور ہم اسی پاکیزہ عَقِیْدَت کے اِظہار پر مَامُوْرُ وَ مَعْمُوْرٌ ہیں اور رہیں گے۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی☆

حضرتِ خاتمِ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ ابن عربی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیہ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ (۶۴ اَلنِّسَاء) کی تفسیر فرماتے ہوئے رَسُوْلُ وَ نبی میں فرق یوں فرماتے ہیں۔

اَلْفَرْقُ بَیْنَ الرَّسُوْلِ وَالنَّبِیِّ هُوَ اَنَّ الرِّسَالَۃَ بِاِعْتِبَارِ تَبْلِیْغِ الْاَحْکَامِ یَآاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ (آیہ ۶۷ اَلْمَائِدَۃ) وَالنُّبُوَّۃَ بِاِعْتِبَارِ الْاِخْبَارِ عَنِ الْمَعَارِفِ وَالْحَقَائِقِ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِتَفَاصِیْلِ الصِّفَاتِ وَالْاَفْعَالِ فَاِنَّ النُّبُوَّۃَ ظَاهِرُ الْوِلَایَۃِ الَّتِیْ هِیَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِیْ عَیْنِ الْجَمْعِ وَالْفَنَاءُ فِی الذَّاتِ فَعِلْمُهَا عِلْمُ تَوْحِیْدِ الذَّاتِ وَمَحْوُ الْاَفْعَالِ وَالصِّفَاتِ فَکُلُّ رَسُوْلٍ نَبِیٌّ وَکُلُّ نَبِیٍّ وَلِیٌّ وَلَیْسَ کُلُّ وَلِیٍّ نَبِیًّا وَلَا کُلُّ نَبِیٍّ مُرْسَلًا وَاِنْ کَانَتْ رُتْبَۃُ الْوِلَایَۃِ اَشْرَفَ مِنَ النُّبُوَّۃِ وَالنُّبُوَّۃِ مِنَ الرِّسَالَۃِ کَمَا قِیْلَ۔ مَقَامُ النُّبُوَّۃِ فِیْ بَرْزَخٍ دُوْنَ الْوَلِیِّ وَفَوْقَ الرَّسُوْلِ۔ دیکھو صفحہ ۱۵۳ تفسیر الشیخ محی الدین بن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاَرْضَاہُ عَنَّا اَلْجُزْءُ الْاَوَّلُ۔

یعنی رسول و نبی میں فرق یہ ہے کہ رسالت میں تبلیغ اَحکامْ کا اِعْتِبارْ رہتا ہے (جیسے اللہ تعالیٰ کا قول) اے رسول پہنچادے اور نبوۃ میں معارِف و حقائق سے اِخبار کا اعتبار رہتا ہے وہی جن کا تعلق صِفاتْ و اَفعالِ کے تفاصیل سے ہو اور وہ یوں ہے کہ نبوۃ، ولایت کے ظاہر کو کہتے ہیں وِلایت عَیْنُ الجَمْع میں اِسْتِغْرَاقْ اور فَنَا فِي الذَّاتْ کا نام ہے پس ولایت کا علم توحید ذات اور افعال و صفات میں محو ہو جانے کا ہی علم ہوتا ہے پس جیسا کہ ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا ولی ہونا ضروری ہے (۱)۔ پر اس کا عکس نہیں یعنی نہ تو ہر ہر ولی کا نبی ہونا ضروری ہے نہ ہی ہر نبی کا رسول ہونا ضروری ہے اگرچہ رتبہ ولایتِ نبی نبوتِ نبی سے اشرف ہے اور نبوت رسالت سے اشرف جیسا کہ کہا گیا ہے۔

مَقامِ نبوت ایک برزخ میں ہے جو ولی سے نیچے اور رسول سے اوپر ہے۔ نیز حضرت سَیِّدُنَا محی الدِینِ بنْ عَرَبی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا نے سُوْرَہْ مَرْیَم کی آیت ۵۱ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا (۲) کی تفسیر میں فرمایا

---

۱۔ اس تقدیر پر رسول نبی سے خاص اور نبی عام ہے پھر نبی ولی سے خاص اور ولی کا مفہوم عام رہا ہے پس نبی و رسول میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے اور نبی و ولی میں بھی عموم و خصوص کی نسبت رہی ہے کہ ولی کا مفہوم نبی و رسول دونوں سے عام ہے اور نبی رسول سے عام پس رسول مُصْطَلَحْ کا مفہوم خَاصُّ الْخَاصِ رہا ہے، ولی ہولے پھر نبی ہو گا کہ ولایت کے بغیر نبوت ممکن نہیں نبی ہولے تو رسول مصطلح ہو گا کہ نبوت کے بغیر رسالت مُصْطَلَحَہ مُحَالْ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

۲۔ اور کتاب موسیٰ کا ذکر کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبر بتانے والا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

مَقَامُ الرِّسَالَةِ دُوْنَ مَقَامِ النُّبُوَّةِ لِكَوْنِهَا مُبَيِّنَةً لِلْاَحْكَامِ كَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُنَبِّهَةً عَلَى الْاَوْضَاعِ كَالصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ فَهِيَ مُتَعَلِّقَةٌ بِبَيَانِ اَحْكَامِ الْمُكَلَّفِيْنَ وَاَمَّا النُّبُوَّةُ فَهِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْاِنْبَاءِ عَنِ الْمَعَانِي الْغَيْبِيَّةِ كَاَحْوَالِ الْمَعَادِ وَالْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَالْمَعَارِفِ الْاِلٰهِيَّةِ كَتَعْرِيْفِ الصِّفَاتِ وَالْاَسْمَاءِ وَمَايَلِيْقُ بِاللّٰهِ مِنَ التَّحْمِيْدَاتِ وَالتَّمْجِيْدَاتِ وَالْوِلَايَةُ فَوْقَهُمَا جَمِيْعاً لِكَوْنِهَا عِبَارَةً عَنِ الْفَنَاءِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اِعْتِبَارِ الْخَلْقِ فَهِيَ اَشْرَفُ الْمَقَامَاتِ لِكَوْنِهَا تَتَقَدَّمُ عَلَيْهِمَا لِاَنَّهَا مَالَمْ تَحْصُلْ اَوَّلاً لَمْ تُمْكِنِ النُّبُوَّةُ وَلَا الرِّسَالَةُ لِكَوْنِهَا مُقَوِّمَةً اِيَّاهُمَا وَلِهٰذَا قُدِّمَ كَوْنُهٗ مُخْلَصاً فِي الْقُرْاٰنِ بِالْفَتْحِ وَاُخِّرَتِ النُّبُوَّةُ عَنِ الرِّسَالَةِ لِكَوْنِهَا اَشْرَفَ وَاَدَلَّ عَلَى الْمَدْحِ وَالتَّعْظِيْمِ مِنْهَا وَلَمْ يُؤَخِّرِ الْوِلَايَةَ عَنْهُمَا بِاِعْتِبَارِ الشَّرَفِ لِاَنَّهَا وَاِنْ كَانَتْ اَشْرَفَ لٰكِنَّهَا بَاطِنَةٌ لَايَعْرِفُ شَرَفَهَا وَفَضْلَهَا اِلَّا الْاَفْرَادُ مِنَ الْعُرَفَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَخْصُوْصِيْنَ بِدِقَّةِ النَّظَرِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ فَلَايُفِيْدُ الْمَدْحَ وَالتَّعْظِيْمَ وَلَا الْاِقْتِصَارَ عَلَيْهَا بِقَوْلِهٖ مُخْلَصًا وَاِنْ كَانَتْ اَشْرَفَ لِاَنَّهَا قَدْ تُوْجَدُ بِدُوْنِهَا بِخِلَافِ الْعَكْسِ فَلَا يُحْسِنُ وَصْفَهٗ اِلَّا عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ۔ دیکھو صفحہ ۸ جلد ۲۔

یعنی رِسَالَتْ کا مَقام مَقامِ نبوت سے کم ہے کیونکہ اس مَقام میں رَسُولْ اَحکام کی تَبْیِیْن کرتے جیسے حلال و حرام کی، اوضاع احکام کی خبر دیتے ہیں جیسے نماز و روزہ کی پس رِسالَتْ کا تعلق احکامِ مکلفین کے بیان سے ہے۔

رہی نبوت تو اس مَقامْ میں مَعانِی غَیبِیّہ کی تَعْبِیر ہوتی جیسے مَعادْ بَعْثْ (۱)، نَشْر اور مَعارِفِ اِلٰہِیّہ جیسے اَسْمَاءْ وَ صِفَاتْ یا جو اَللّٰہُ تَعَالیٰ کے شایَانِ شَانْ ہو تَحْمِیْدَاتْ وَ تَمْجِیْدَاتْ (۲)

---

۱۔ مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھنا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ ۲۔ تَحْمِیْدَاتْ جمع ہے تَحْمِیْد کی جس کے معنی ہیں اللہ تعالی کا سراہنا تمجیدات کی مفرد ہے تمجید بزرگی بیان کرنا۔ ۱۲ مِنْہُ

کی پہچان۔ اور وِلَایَتُ ان دونوں (۱) سے بالاتر ہے اس لئے کہ (۲) یہ اللہُ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہوجانے کی صفت ہے اس میں خَلْقْ کا کوئی اِعْتِبَارْ نہیں پس وہ مَقَامْ سب سے اشرف ہے کہ وہ نبوّت ورِسَالَتْ، دونوں سے مُقَدَّمْ ہوا کرتی ہے جب تک وِلَایَتْ نہ ہولے نہ تو نبوّت کا اِمکان ہے نہ ہی رِسَالَتْ کا، کہ وِلَایَتْ رِسَالَتْ و نبوّت دونوں کے لئے مُقَوِّمْ ہے (۳) اسی شرف کی بناء پر "مُخْلَصًا" کو قرآن پاک نے دونوں سے مُقَدَّمْ ذِکْر کیا اور نبوّت کو رِسَالَتْ سے آخر میں ذِکر کیا (اس تاخیرِ ذکر میں بھی اس کے شَرَفْ کا لحاظ ہے) کہ نبوّت رِسَالَتْ سے اَشْرَفْ ہے پس مَدحُ و تعظیم پر زیادہ اَدَلّ (۴) ہے لیکن وِلَایَتْ کو باوجودِ اشرفیت کے آخر میں ذکر نہ کیا وہ اس لئے کہ وِلَایَتْ اَمْرِ بَاطِنْ ہے اس کے شرف و فضیلت صرف عُرَفَا مُحَقِّقِین کے خَاصّ خَاصّ اَفْرَاد جانتے ہیں جو دِقَّتِ نَظَرْ کے ساتھ مخصوص ہیں پس "مُخْلَصًا" بظاہر مَدحُ و تعظیم کا اِفَادَہ نہیں کرتی جیسا کہ نبوّت کرتی ہے۔ نیز آیت کریمہ میں صرف "مُخْلَصًا" کے ذِکْر پر اِکْتِفَا نہیں کیا اگرچہ وہ نبوّت و رِسَالَتْ دونوں سے اَشْرَفْ ہے۔ عَدَمِ اِکْتِفَا کی وجہ یہ ہے کہ وِلَایَتْ نبوّت و رِسَالَتْ کے بغیر بھی پائی جاتی ہے بخلاف عکس (۵) کے کہ نبوّت و رِسَالَتْ کا وِلَایَتْ کے بغیر پایا جانا، ناممکن و مُحَالْ ہے۔ پس ترتیبِ مَذْکُور و مَزبُور کے ساتھ اس کا وَصْفُ و بَیَانْ بہتر رہا۔ تفسیر الشیخ الاکبر اَلمجلد الثانی صفحہ ۸۔ نیز خَاتَمِ نَقْشِ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ اپنی تَفْسِیرِ مُنِیر کے جُزْءِ دُوُمْ میں نبی اور رسول کا فَرْق یُوں وَاضِح فرماتے ہیں۔

---

(۱) یعنی رِسَالَتْ و نبوّت۔ مِنْہُ (۲) وِلَایَتِ نبی۔ مِنْہُ (۳) قولہ مُقَوِّمْ ہے حصولِ این نِعْمَتِ عُظْمٰی (وِلَایَتِ خَاصَّۂ مُحَمَّدِیَّہ) موقوف است بر کمالِ اِتِّبَاعِ شَرِیْعَتِ اُو عَلَیْہِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَتَمُّھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔ چہ شریعتِ ہر نبی عَلَیْہِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ کہ از راہِ نبوّت بروی عطا فرمودند مناسبِ وِلَایتِ اوست چہ در وِلَایَتْ رو بحقّ است سُبْحَانَہٗ بِالْکُلِّیَّۃِ و چون بہ نبوت فرودے آرند ہمان نور فرودے آید و بہمان کمال را با توجہِ خلق جمع می کند و سببِ حصولِ کمالاتِ مقامِ نبوّت ہم ہمان نور است و لہذا گفتہ اند "وِلَایَتِ نَبِی اَفْضَلُ اَسْتُ اَز نَبُوّتِ اُو" پس لَاجَرَمْ شریعتِ ہر پیغمبر مناسبِ ولایتِ او باشد و اِتِّبَاعِ آن شریعت مستلزم وصول است بآن ولایت۔ صفحہ ۱۷۱ مکتوب ہفتاد و ہفتم دَفْتَرِ اَوَّلْ مَکْتُوبَاتِ اِمَامِ رَبَّانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۱۲ (۴) اس میں مَدحِ رَسُوْلْ ہے یعنی وہ اور اَیْسَا رَسُوْلْ کہ نبی تھے۔ مِنْہُ (۵) یعنی اس کے برخلاف۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

النبوۃ ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ

اَلْفَرْقُ بَيْنَ النَّبِيِّ وَالرَّسُوْلِ اَنَّ النَّبِيَّ هُوَالْوَاصِلُ بِالْفَنَآءِ فِي مَقَامِ الْوِلَايَةِ الرَّاجِعُ بِالْوُجُوْدِ الْمَوْهُوْبِ اِلَي مَقَامِ الْاِسْتِقَامَةِ مُتَحَقِّقًا بِالْحَقِّ عَارِفًا بِهٖ مُتَنَبِّأً عَنْهُ وَعَنْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ اَفْعَالِهٖ وَاَحْكَامِهٖ بِاَمْرِهٖ مَبْعُوْثًا لِلدَّعْوَةِ اِلَيْهِ عَلٰي شَرِيْعَةِ الْمُرْسَلِ الَّذِيْ تَقَدَّمَهٗ غَيْرَ مُشَرِّعٍ لِشَرِيْعَةٍ وَلَا وَاضِعٍ لِحُكْمٍ وَّمِلَّةٍ مُظْهِرًا لِلْمُعْجِزَاتِ مُنْذِرًا وَّمُبَشِّرًا لِلنَّاسِ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ كُلُّهُمْ كَانُوْا دَاعِيْنَ اِلَي دِيْنِ مُوْسٰي عَلَيْهِ السَّلَامُ غَيْرَ وَاضِعِيْنَ لِمِلَّةٍ وَّشَرِيْعَةٍ وَمَنْ كَانَ ذَا كِتَابٍ كَدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ كِتَابُهٗ حَاوِيًا لِلْمَعَارِفِ وَالْحَقَائِقِ وَالْمَوَاعِظِ وَالنَّصَائِحِ دُوْنَ الْاَحْكَامِ وَالشَّرَائِعِ وَ لِهٰذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَهُمُ الْاَوْلِيَآءُ الْعَارِفُوْنَ الْمُتَمَكِّنُوْنَ وَالرَّسُوْلُ هُوَالَّذِيْ يَكُوْنُ لَهٗ مَعَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَضْعُ شَرِيْعَةٍ وَّتَقْنِيْنٍ فَالنَّبِيُّ مُتَوَسِّطٌ بَيْنَ الْوَلِيِّ وَالرَّسُوْلِ۔ (التفسیر صفحہ ۵۹ سورۃ الحج)

یعنی نبی و رسول میں فرق یہ ہے کہ نبی ہی مَقامِ وِلَایَت میں بربِنَاءِ فناء وَاصِلْ اِلَی اللہِ ہوتے ہیں وہی وُجُودِ مَوْہُوْب (۱) سے مَقامِ اِستِقامَت کی طرف رجوع فرماتے ہیں حق کے ساتھ مُتَحَقِّق ہوتے حق کے عَارِف ہوتے ہیں حق سے خبریں دیتے ہیں۔ اس کی ذات سے اور اس کے صفات سے اور اس کے افعال سے اور اس کے احکام سے اسی کے حکم سے حق کی طرف دَعْوَت دینے کے لئے مَبْعُوْث ہوتے ہیں ان کی یہ دَعْوَت اس مُرْسَل کی شریعت پر مَبْنِی ہوتی ہے جو اس نبی سے پہلے آچکے ہیں۔ اس لئے کہ نبی مِنْ حَیْثُ ہُوَ نَبِیٌّ کسی شریعت کا وَاضِع وَ مُشَرِّع نہیں ہوتے نہ ہی کسی حکم و ملت کے وضع کرنے والے ہوتے ہیں مُعْجِزَات کا اِظْہَار کرتے ہیں۔ لوگوں کو ڈراتے اور خوشخبریاں، سناتے ہیں۔ جیسا کہ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل کے اَنْبِیَآء رہے تھے کہ کُل کے کُل سَیِّدنَا

---

۱۔ فَنَاء کے بَعْد اللہ کے دیئے ہوئے وُجُود۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالٰی

مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے دین کی دعوتیں دیتے رہے نہ کسی نے عَلٰیحِدَہ مِلَّتْ کو وَضْع کیا نہ ہی کسی شریعت کی تَشْرِیْع کی اور ان میں کوئی صَاحِبِ کِتَابْ بھی تھا جیسا کہ سَیِّدُنَا دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی کِتَابْ (زَبُوْرْ شَرِیْفْ) تاہم آپ کی کتاب میں مَعَارِفُ وَ حَقَائِقْ اور مَوَاعِظْ وَ نَصَائِحْ تھے نہ تو اس میں اَحکام تھے نہ ہی شَرَائِعْ (یعنی ان کے مَنْصَبِ اَلنَّبْ دَعْوَت شَرِیْعَتِ مُرْسَلْ رہا تھا) اسی مَنْصَبِ اَلنَّبْ کا اِظْہَارْ سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ اپنی اُمَّتْ کے عُلَمَاءْ کے لئے یوں فرماتے ہیں کہ میری اُمَّتْ کے عُلَمَاءْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلْ کے اَنْبِیَاءْ کی طرح ہیں۔ اور وہ ہیں اَوْلِیَا، عُرَفَاءْ، اِسْتِقَامَتْ رکھنے والے دِیْنْ پر ثَابِتْ قَدَمِیْ کے ساتھ جمنے والے۔ اور رسول وہی ہیں جس کے ساتھ مَذْکُوْرَہ تمام صِفَاتْ کے ساتھ ساتھ شَرِیْعَتْ وَضْع کرنا اور تَقْنِیْنِ قَوَانِیْنْ بھی ہو پس نتیجہ یہ رہا کہ نَبِیْ، وَلِیْ اور رَسُوْل میں مُتَوَسِّطْ ہیں۔ (غور سے دیکھئے مفسر کی تفسیرِ دِلپذیر)

مَذْکُوْرَہ تمام اَسْبَاقْ وَبَیَانَاتِ وَاضِحَہ اور بَرَاہِیْنِ سَاطِعَہ نے اَصْلْ وَ مُحَقَّقْ عَقِیْدَہ رَاسِخَہ یہ دیا کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی کُلّ ہیں جس کے لئے کُلّ ہیں اور آپ کا خَالِقْ کُلَّ الْکُلِّ ہے۔ فَانْظُرِ الْکُلَّ فِي الْکُلِّ تَجِدُ الْکُلَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

هُوَ الْکُلُّ وَلَہُ الْکُلُّ وَاللّٰہُ کُلُّ الْکُلِّ فَکُلُّ صَلٰوۃِ کُلِّ الْکُلِّ عَلٰی هٰذَا الْکُلِّ الَّذِيْ لَہُ الْکُلُّ وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُتَادِّبِیْنَ بِاٰدَابِہِ الَّذِیْنَ هُمْ مَخْزَنُ عِلْمِہِ وَکِتَابِہِ الْعَزِیْزِ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَصْبَحَ الدِّیْنُ بِهِمْ فِيْ حِرْزٍ حَرِیْزٍ اَللّٰهُمَّ اٰمِیْن بِحَقِّ اَمَانِنَا الْاَمِیْنِ، وَقَدِ اسْتَرَاحَ الْفَقِیْرُ خَادِمُ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ـ شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰہ خَان بْنُ خُوْش کِیَارْخَانَ بْنِ حَاکِمْ خَان بن شَادِيْ خان السَّرْوَصَوِيْ مَوْطِنًا اَلْخَرُوْتِيْ نَسَبًا مِنْ کَمَدِ الْاِنْتِهَاضِ

لِنَقْلِ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَةِ الْمُتَضَمِّنَةِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَي الْعَقَائِدِ الرَّاسِخَةِ ضَحْوَةَ الثُّلَاثَاءِ عِشْرِيْنَ (۲۰) مِنْ جُمَادَي الثَّانِيَةِ الْمُنْتَظِمِ فِيْ سِلْكِ شُهُوْرِ ۱۴۰۰ھ اَرْبَعِمِاۃٍ وَّاَلْفٍ مِنَ السَّوَادِ اِلَي الْبَيَاضِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ آمِيْنَ۔ بِحَقِّ اَمَانِنَا الْاَمِيْنِ۔ تَمَّتِ الْمُقَدِّمَةُ بِالْخَيْرِ وَتَلِيْهَا الْحِصَّةُ الْاُوْلٰي مِنَ اللَّمْعَاتِ (۱)

(۱) فَلْنُسَلِّمْ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا سَلَّمَ بِهٖ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رِضَا خَان قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ مِنَ الْمَنْظُوْمِ

دُنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے
سب بحر وبر سلام کو حاضر ہیں السلام تملیک انہیں کے نام تو ہر بحر وبر کی ہے
سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام (اس) کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے
سب کروفر سلام کو حاضر ہیں السلام ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کروفر کی ہے
تیری قضا خلیفۂ احکام ذی الجلال تیری رضا حلیف قضا و قدر کی ہے
فضلِ خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں اس پر شہادت "آیت" و وحی و اثر کی ہے
کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے
ان پر کتاب اتری بیانًا لکل شیٔ تفصیل جس میں ما عبر و ما غبر کی ہے
ان کی نبوت ان کی ابوت ہے سب کو عام ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے
ظاہر میں مرے پھول حقیقت میں مرے نخل اس گل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے
نورِ الٰہی کیا ہے محبت حبیب کی جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے
بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے
آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللہ خَانْ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ
کوٹھی بی-۷۷ بلاک-۸ گلشن اقبال، کراچی پاکستان۔

# خُطبَةُ النِّکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (١) اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَايَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا وَنَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (١ النساء)۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (١٠٢ ال عمران)۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (٧١ الاحزاب) رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ وَالْحَاكِمُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ وَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ

---

١۔ اَلْحَمْدُ سے لے کر رَسُوْلُہٗ تک پھر آیۂ کریمہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ سے لے کر فَوْزًا عَظِیْمًا تک کا خطبہ، خُطبۂ نِکاح ہونے کے ساتھ ساتھ اِمام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک عُقُود (بیوع کے آغاز میں بھی سُنَّت ہے)۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَالدَّارِمِيُّ اَيْضًا(۱)۔ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ لَوْ کُنْتُ اٰمِرٌ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ یَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِھِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰہُ لَھُمْ عَلَیْھِنَّ مِنَ الْحَقِّ وَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اَطْعِمُوْھُنَّ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاکْسُوْھُنَّ مِمَّا تَکْتَسُوْنَ وَلَا تَضْرِبُوْھُنَّ وَ لَا تُقَبِّحُوْھُنَّ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ صفحہ ۲۹۱۔

## خُطْبَتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

## فِیْ

## تَزْوِیْجِ سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

## عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سَیِّدِ عَالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا خُطْبَہ سَیِّدَتُنَا فَاطِمَۃُ الزَّہْرَآء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے سَیِّدُنَا عَلِی مُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نِکَاح کردینے کے وقت میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِہٖ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِہٖ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِہٖ الْمَرْھُوْبِ مِنْ عَذَابِہٖ وَسَطْوَتِہٖ النَّافِذِ اَمْرُہٗ فِیْ سَمَآئِہٖ وَاَرْضِہٖ الَّذِیْ خَلَقَ بِقُدْرَتِہٖ وَاَمَرَھُمْ بِاَحْکَامِہٖ وَاَعَزَّھُمْ بِدِیْنِہٖ وَاَکْرَمَھُمْ نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی تَبَارَکَ اسْمُہٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُہٗ جَعَلَ الْمُصَاھَرَۃَ سَبَبًا لَاحِقًا وَ اَمْرًا مُّفْتَرِضًا وَشَّجَ (ن) بِہِ الْاَرْحَامَ وَاَکْرَمَ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٌ وَھُوَالَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا (۵۴ الفرقان) فَاَمْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَجْرِیْ اِلٰی قَضَاہُ وَ قَضَاءُہٗ

---

۱۔ اس خُطْبَہٗ عَالِیَہ کے کَلِمَات شَرِیْفَہ اَحَادِیْث شَرِیْفَہ کی کُتُب عَالِیَہ مثل حَاکِم، اَبُوْعَوَانَہ دَارِمِی وَغیرہ مِنَ السُّنَنِ الْاَرْبَعَۃِ اَیْ سُنَنِ التِّرْمِذِیِّ وَاَبِیْ دَاؤُدَ وَ النَّسَائِیْ وَابْنِ مَاجَۃَ الْقَزْوِیْنِیِّ میں مَوْجُوْد ہیں۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ (ن) وَ اَوْشَحَ۔

يَجْرِي اِلَى قَدْرِهٖ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدْرٌ وَلِكُلِّ قَدْرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُوا اللّٰهُ مَايَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِي اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاشْهَدُوْا اَنِّي قَدْ زَوَّجْتُهٗ عَلٰى اَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً اِنْ رَضِيَ عَلِيٌّ بِذٰلِكَ (۱) (ثُمَّ دَعَا (۲) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَبَقٍ مِّنْ بُسْرٍ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَقَالَ انْهَبُوْا فَنَهَبْنَا)

دیکھو رِيَاضُ النَّضْرَةِ وَحِرْزٍ ثَمِيْنٍ لِلْحِصْنِ الْحَصِيْنِ الْمَطْبُوْعِ فِي اَفْضَلِ الْمَطَابِعِ ۱۲۸۷ صفحہ ۹۵۔

---

۱۔ بِذٰلِكَ تک خُطبہ ہے اُس کے بعد صحابی راوی ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

۲۔ یعنی پھر سیدُ الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ایک تھالی طلب فرمائی جس میں بُسر یعنی غورہ خرما تھے تو اس کو ہمارے سامنے رکھدیا فرمایا لُوٹ لو تو ہم نے لُوٹ لیا۔ منہ نصرہ اللہ تعالٰی و نضرہ۔

اَلسَّلَام اَیْ اَحْمَدَت صِهْرو برادر آمده — حَمْزه سَرْدارِ شهیدان عَمِّ اَکْبَر آمده
جَعْفَرے کُوی پَرَد صُبْح و مَسَا با قُدْسِیَان — بَا تُو هَم مَسْکَن به بَطْنِ پاکِ مَادَر آمده
بِنْتِ اَحْمَد رَوْنَقِ کاشانه و بانُوئے تُو — گوشت و خونِ تو بجسمش شیر و شکر آمده
هَر دُو رَیْحَانِ نَبِی گُلهائے تُو زان گُل زمین — بَهره گُل چینت زمینِ باغ برتر آمده
حَلِّ مُشْکِل کُن بروی مَن دَرِ رَحْمَت کُشا — اَے بنامِ تُو مُسَلَّم فَتْحِ خیبر آمده
سِینه اَم را مَشْرِقِستان کُن بنورِ مَعْرِفَت — اَے کِه نامِ سایه اَت خورشیدِ خاور آمده
نَاصِبِی را بُغْضِ تُو سُوئے جَهَنَّم رَه نمود — رَافِضِی اَز حُبِّ کاذِب دَر سَقَر دَر آمده
تِشْنه کامِ خود رِضائے خسته را هم جُرْعهٔ — شُکْرِ آن نِعْمَت که نامَت شاهِ کوثر آمده

امام احمد رضا خان افغانی بریلوی
صفحہ ۵۰ حدائق بخشش حصہ دوم۔

# چند دُعائیں

بیماری کے علاج کے ذرائع، دعا، دواء، غذا، آب و ہوا، یا پرہیز ہے۔ دعائیں جو مسنون ہیں وہ مجرب ہیں تو موثر ہیں۔ ان میں سے چند عوام و خواص کے افادہ کی غرض سے لکھی جاتی ہیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

(بے خوابی یا خوف، دہشت و وحشت یا گھبراہٹ کی دعا)

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنَ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

یہی مَروِیٌ ہے سَیِّدِنَا جَلِیْلُ الْقَدْرِ صحابی خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْد کے بھائی وَلِیْدِ بْنِ الْوَلِیْدُ سے خاص طور سے بے خوابی کے لئے یہ دعا پڑھیئے۔

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَاتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَاتَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ اَھْدِءْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ۔

یہ حَدِیثِ شَرِیف کے کَلِمَاتْ ہیں جو خاصؔ طور سے سَیِّدِعَالَمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے مَروِیٌ ہیں رَاوِی سَیِّدِنَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ دیکھو ابن سنی۔

اَلْفَقِیْرُ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ جَلَّ وَ عَلٰی وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی۔ شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰہ خَانْ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ آمِیْن اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ بِحَقِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰي حَبِيْبِهِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ

سُنُحُ (يُمْنُ و بَرَكَتْ) سَوَانِحِ شَيْخِ الْحَدِيْثِ

## اَبِي الْفَتْحِ مُحَمَّدُ نَصْرُ اللّٰهِ خَانَ سَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَوْلٰي تَعَالٰي

١۔ اِسْمُهٗ : مُحَمَّدُ نَصْرُ اللّٰهِ خَانُ وَلَقَبُهٗ شَيْخُ الْحَدِيْثِ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ سَرْدَارُ اَحْمَدُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ بِاَبِي الْفَتْحِ وَاَبِي الْمَنْصُوْرِ۔

٢۔ اَبُوْهُ : خُوْش كِيَارْ خَانَ الْمُلَقَّبُ بِهُوْشْيَارْ خَانُ كَانَ يَتَّجِرُ فِي رِيْوَا وَكَدُوْرَا رِيَاسَتَيْنِ مَشْهُوْرَتَيْنِ مِنْ رِيَاسَاتِ الْهِنْدِ كَانَ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي التِّجَارَةِ وَالْاِتِّجَارِ وَكَانَ مَاْمُوْنًا وَّمَقْبُوْلًا فِي اَنْظَارِ النَّوَّابِ وَالرُّؤَسَاءِ۔

٣۔ جَدُّهٗ : حَاكِمُ خَانُ كَانَ دِهْقَانًا وَصَاحِبَ ضَيْعَةٍ وَّمَالِكَ غَابَاتِ الصَّنُوْبَرِ اَيْ جَلْغُوْزَه اَلَّتِي يُقَالُ فِي الْهِنْدِيَّةِ "چِلْغُوْزَه" كَانَ تَاجِرًا فِي رِيَاسَةِ رِيْوَا قَوِيًّا مَاْمُوْنًا جِدًّا شَجِعًا وَّفَارِسًا۔

٤۔ جَدُّ اَبِيْهِ : شَادِيْ خَانَ الْمَعْرُوْفُ بِـ شَادَكْ خَانْ كَانَ سَابِقًا فِي الْفُرُوْسِيَّةِ وَالتَّمَوُّلِ۔

٥۔ وَطَنُهٗ : بَلْدَةٌ مَعْمُوْرَةٌ مَمْطُوْرَةٌ وَّمُثْلَجَةٌ مَثْلُوْجَةٌ مَعْرُوْفَةٌ بِسَرِرَوْضَه مِنْ مُضَافَاتِ غَزْنِي اَوْ غَزْنَيْن اَوْ غَزْنَه بِمَرْحَلَةٍ مِّنْ "مَقَرِّ" الْوَطَنِ الْاَصْلِيِّ الْاٰبَائِيِّ لِلْاِمَامِ الْهِمَامِ الْهَمْهَامِ اَحْمَدُ رِضَا خَانَ الْاَفْغَانِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ۔

٦۔ قَبِيلَتُهُ: "خَرُوتِي" نَسَبٌ شَرِيفٌ بِاَفْغَانِسْتَانَ وَبَطْنُهُ "سِهْ پَدْرِي" وَ اَمَّا قَبِيلَةُ الْاِمَامِ اَحْمَدُ رِضَا خَانَ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ "بَرِيج" وَ لُغَتُهُ الْاُمِّيَةُ۔ فَشْتُوْ وَهُوَ يَمْهُرُ الْفَارِسِيَّةَ وَالْعَرَبِيَّةَ الْفَصِيحَةَ مَهْرًا وَّ مَهَارَةً وَ يَعْرِفُ الْاِنْجِلِيزِيَّةَ بِقَوَاعِدِهَا الصَّرْفِيَّةِ وَالنَّحْوِيَّةِ بِحَيْثُ اَنَّهُ دَرَّسَ وَعَلَّمَ فِي الْمَرْكَزِ الْاِسْلَامِيِّ الْمَدْرَسَةِ بِكَرَاتْشِي الْمَعْرُوْفَةِ فِي الْبِلَادِ الْقَاصِيَّةِ وَالدَّانِيَةِ الطُّلَّابَ الَّذِينَ لُغَتُهُمُ الْاُمِّيَّةُ كَانَتْ اِنْجِلِيزِيَّةً بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْاِنْجِلِيزِيَّةِ الْعُلُوْمَ الدِّيْنِيَّةَ الْمَذْكُوْرَةَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْاِنْجِلِيزِيَّةِ وَمُدَّةُ تَعْلِيمِهٖ اِيَّاهُمْ تِلْكَ الْعُلُومَ كَانَتْ اِحْدٰى عَشَرَةَ سَنَةً مُتَسَلْسِلًا بِلَا انْقِطَاعٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

وَهُوَ مَاهِرٌ فِي الْاُرْدُوِيَّةِ وَيَمْهُرُ اَيْضًا بِالْهِنْدِيَّةِ الدَّارِجَةِ فِي دَوَاوِيْنِ الْهِنْدِ الرَّائِجَةِ فِيْهَا فِي هٰذَا الزَّمَانِ يُعَلِّمُ بِهٰذِهِ اللُّغُوْنِ الْمَذْكُوْرَةِ كُلِّهَا وَيَتَكَلَّمُ بِهَا بِلَا تَكَلُّفٍ وَّلَا كُلْفَةٍ وَلَا مَشَقَّةٍ يَرْتَجِلُ الْكَلَامَ وَمَا هُوَ مِنَ الْمُتَصَنِّعِيْنَ (١) الَّذِيْنَ يَنْتَحِلُوْنَ الْكَمَالَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ بِاَنْفُسِهِمْ وَصِفَاتِهَا وَيَدَّعُوْنَ كَمَالَاتِ الْغَيْرِ لِنَفْسِهٖ۔

## "دَرْسُهٗ وَتَعَلُّمُهٗ"

اِنَّهُ لَمَّا وَدَّعَ الْمَهْدَ وَاَدْرَكَ الصَّلَاحَ اَيْ صَلَاحَ الْعَهْدِ فَقَرَاَ فِي صِبَاهُ الْكُتُبَ الرَّائِجَةَ فِي الْمَدَارِسِ الدَّارِجَةِ فِي فَهَارِسِهَا وَاشْتَهَرَ فِي الطَّلَبَةِ وَالْمُتَعَلِّمِيْنَ ذَكَائَهُ وَفَرَاسَتُهُ وَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ اَصْبَحَ نَصْرُ اللّٰهِ النَّصِيْرُ مُفَضَّلًا اَيْ مُوْهِبًا مُعِدًّا قَادِرًا ذَكِيًّا ذَافَرَاسَةٍ۔ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى رِيَاسَةِ "كَدُوْرَا" بَاوْنِي سْتِيْتْ بَلَدٍ مِّنْ مُّضَافَاتِ جَالَوْنَ

---

١۔ تصنع گو نہیں ہے۔ ١٢ منہ

"الهند" وتعلم هناك الهندية الرائجة في دواوين الهند في هذا الزمان بكتابتها في اسبوع واحد على التقريب ثم ذهب الي ريوا (REWA) عاصمة معروفة من مضافات ويندهيا پرديش فقرء المثنوي للمولى الرومي بشرحه للمولى بحر العلوم ملك العلماء عبد العلي الافغاني الهروي ثم اللكهنوي على القاضي عياض علي خان قدس سره السامي واعطاه سند الفراغ في اثناء خمسة عشر يوما لما رأى ذكائه و فراسته۔

ثم ارتحل الي اله آباد مركز يوپي فتفقه على الفقيه الشهير شمس العلماء محمد نظام الدين البلياوي ثم اله آبادي و قرء عليه اصول الفقه باتقان واحكم وبرع وكتب المعقول بضبط واحكام فاقبل على التفسير اقبالا كليا حتى حاز فيها قصب السبق ونشاء في تصوف تام و عفاف وتاله فاستفاد واستفاض من الامام الهمام احمد رضا خان قدس سره السامي فافاض عليه وافاده فيضا وفائدة في الرؤيا اعطاه كراسة واكتبه بسم الله الرحمن الرحيم على منبع الماء الصافي الجاري واشار اليه ان يسير مع ذلك الماء الصافي الجاري و شرع في الجمع والتاليف من وقت طفولته وحينئذ رحل اليه الطلبة من الاطراف والاكناف فقرؤا عليه الصرف والنحو والمنطق والفلسفة ومن الرياضي الهيئة والهندسة والحساب فالفقه واصول الفقه والمعاني والبديع والبيان فعلم الكلام ومن الادب النظم والنثر فالتفسير و اصوله فالحديث واصوله والفرائض و تاريخ الاسلام و كتبوا عنه وقد تخرج به خلق كثير۔ وكان باله آباد حينما تعلم وقرء الحساب والهندسة وعلم الكلام بمزيد الاتقان على العلامة التقي الذكي شبير احمد

الْغَوْرِيِّ النَّاظِمِ الْعَامِّ لِإِمْتِحَانَاتِ الْعُلُوْمِ الشَّرْقِيَّةِ مِنْ إِلٰه آباد يُوْنِيْوَرْسِتِيْ فَأَتْقَنَ فِيْ هٰذِهِ الْعُلُوْمِ وَبَرَّعَ فِيْهَا وَأَحْكَمَ وَقَدْ قَرَأَ الْفَرَائِضَ عَلَي الْمُحَامِيِّ الْكَبِيْرِ الشَّهِيْرِ الْحَسِيْبِ النَّسِيْبِ مُحَمَّدْ عَاقِلْ ايَدْوُكِيْتْ وَقَرَاءَ الْأَدَبَ عَلَي أَخِي الْمُحَامِيِّ الْجَلِيْلِ وَبُرُوْفِيْسَرِ الْكَامِلِ الْمَعْرُوْفِ بِرَفِيْقْ أَحْمَدَ الْمُعَلِّمِ بِجَامِعَةِ إِلٰه آبَادَ (إِلٰه آبَادْ يُوْنِيْوَرْسِيْتِي) وَهُوَ أَخٌ صَغِيْرٌ لِمُحَمَّدْ عَاقِلِ الْمُحَامِيِّ زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفاً وَ عِزَّةً وَقَالَ لَهُ حِيْنَمَا يَسْمَعُ الْعَرَبِيَّ مِنْهُ لَقَدْ أَصْبَحْتَ فِي الْعِلْمِ شَاهْ سَوَارْ أَيْ فَرَسْتَ فَرَاسَةً وَّ فُرُوْسَةً رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَسَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَوْلٰي تَعَالٰي وَأَوْلَادَهُ وَ زَوْجَهُ أَمِيْنِ بِحَقِّ الْأَمِيْنِ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بِإِلٰه آباد أَنَّهُ سَمِعَ الْأَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ عَلٰي قَائِلِهَا أَلْفُ أَلْفِ التَّحِيَّةُ مِنَ الْفَقِيْهِ الْمُحَدِّثِ الْمُتْقِنِ الْمُنَاظِرِ مُحَمَّدْ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ الشَّهِيْرِ بِمُجَاهِدِ الْمِلَّةِ فَحَازَ فِيْهِ قَصَبَ السَّبْقِ أَتْقَنَ وَأَحْكَمَ وَلَازَمَ الْأَدَبَ عَلٰي شَيْخِهِ شَمْسِ الْعُلَمَاءِ وَمُجَاهِدِ الْمِلَّةِ وَأَعْطَاهُ مُجَاهِدُ الْمِلَّةِ إِجَازَاتٍ مَكْتُوْبَةً عَامَّةً فِي السَّلَاسِلِ الرَّائِجَةِ فِي الْبِلَادِ كُلِّهَا عَامَّةً وَالْقَادِرِيَّةِ السَّنِيَّةِ وَالشَّاذِلِيَّةِ خَاصَّةً فَاسْتَخْلَفَهُ فِيْ تَدْرِيْسِ الْأَحَادِيْثِ وَتَحْدِيْثِهِ وَأَجْلَسَهُ مَكَانَهُ عَلٰي مَسْنَدِهِ فِيْ جَامِعَتِهِ الْجَامِعَةِ الْحَبِيْبِيَّةِ بِإِلٰه آباد دَرْيَا آباد لَمَّا سَجَنَهُ الْهُنْدُوْسُ فِيْ سُلْطَانْ فُوْرَ فَدَرَّسَ مَكَانَ شَيْخِهِ مُجَاهِدِ الْمِلَّةِ الصِّحَاحَ وَالسُّنَنَ فَأَجَادَ وَأَسَرَّ وَكَفَاكَ شَاهِدًا لَهُ بِصِفَاتِهِ الْمَذْبُوْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ عَلٰي مَاقُلْنَاهُ فِيْهِ وَذَكَرْنَاهُ مِنْهُ خِطَابُ شَمْسِ الْعُلَمَاءِ شَيْخِهِ الْمَرْسُوْلُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ الْخَيْرِيَّةِ بِسَهْسَرَامْ مِنْ مُضَافَاتِ رُوْهْتَاسْ بِهَارْ الْهِنْدِ۔

پیر طریقت شمس العلماء

حضرۃ علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ

۷۸۶

۹۲

عزیز از جان سلمہ المنان دعوات وافرہ

تیتیس سال کے بعد تین خطوط آپ کے یکے بعد دیگرے ملے۔ ایک سرام دو الہ آباد کے پتہ پر۔ عزیزم! مرسل کا نام دیکھتے ہی مسرت کی بے پناہ لہروں نے دست و پا، رگ و ریشے میں وہ کیفیت پیدا کردی جس نے "ازجا رفتم" سے کہیں بلند و بالا منزل پر پہونچادیا۔ قدوقامت، رفتار و گفتار، عادات و اطوار، لب و لہجہ، انداز بیان، اسباق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی یہ سب یک لخت مجسمہ بن کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ مولنا نصر اللہ خان سلمہ حسب عادت قدیم میرے روبرو مودبانہ دست بستہ کھڑے ہیں۔

اس وقت مجھے یہ احساس نہیں تھا کہ یہ ۵۶ء ہے یا ۸۹ء آپ کے خط میں خلوص کا وہ مرقع ہے جس کو کچھ اہل علم تو آبدیدہ اور کچھ محو حیرت ہو گئے۔ اتفاق سے وہ زمانہ مرے ایسے لمبے سفر کا تھا جس میں حضرت مجاھد ملت کے عرس کے لئے اڑیسہ پھر وہاں سے مختلف مقامات پر ہوتا ہوا بریلی شریف منظر اسلام میں بحیثیت ممتحن، ختم بخاری شریف اور سلسلہ دستار بندی میں چھ روز تک قیام کرنا پڑا۔ اور وہاں سے مولنا نورالدین سلمہ جو آج کل مدرسہ عالیہ رام پور میں پرنسپل کے عہدہ پر فائض

ہیں ان کے یہاں رام پور گیا۔ انہوں نے آپ کے خط کی نقل رکھ لی ہے۔ امید ہے کہ وہ بھی آپ کو خط لکھیں گے۔

عزیزم! طبیعت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ تنفس کا عارضہ اور خون و پیشاب میں شکر کی زیادتی نے اور نڈھال کر دیا ہے۔ میرے لخت جگر! میں بالکل عاصی پر معاصی ہوں۔ صرف آپ جیسے تلامذہ سے امید ہے کہ شاید آپ ہی لوگوں اور بزرگوں کے صدقے میں مجھے سایہ عفو میں ایک گوشہ عطا لائے لہٰذا ہر وقت دعا خیر کرتے رہا کریں۔ گھر میں اور بچوں سے بہت بہت دعا۔ اور جملہ پسران اور دختران کی تعداد اور حالات سے مطلع کریں گے۔

مولٰنا نورالدین سلمہ نے آپ کا پتہ لے لیا ہے اور مولٰنا مشتاق احمد سلمہ مفلوج ہو گئے ہیں۔ دو ماہ سے وہ بمبئی میں ہیں۔ میں بھی ۶ فروری کو بمبئی ایک ہفتہ کے لئے اس لئے جارہا ہوں کہ رمضان المبارک میں اگر عمرہ کی کوئی صورت نکل آئے تو آخری دم میں ایک مرتبہ سفر، سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روضہ پر حاضری دے دوں اور بس۔

جس کمپنی سے گفتگو چل رہی ہے غالباً وہ جہاز ۴ اپریل کو پرواز کرے گا۔ اگر صحت نے ساتھ دیا تو حاضری کی انتہائی کوشش کروں گا۔ بمبئی میں مولٰنا مشتاق سلمہ سے ملاقات ہو گی۔ آپ کا خط لئے جارہا ہوں۔ انھیں دکھادوں گا۔ سنا ہے کہ آپ کے یہاں شرح مرقاۃ خیر آبادی چھپ گئی ہے۔ اگر کسی طرح ممکن ہو تو دو نسخے کسی آنے والے کے ہاتھ بھیج دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ لانے والے کو قیمت حاضر کردوں گا۔ والسلام

محمد نظام الدین القادری الحسینی

۲ فروری ۱۹۸۹ء مدرسہ خیریہ ضلع روہتاس بہار۔

نوٹ: آپ کے نام نصراللہ خان کے آخر میں لفظ نظامی بڑھا دیا جاتا تو مسند اور مسند الیہ کے مابین وجود رابطی کا اظہار نمایاں ہوجاتا۔ اگرچہ اب کچھ دشوار معلوم ہوتا ہے۔ انتہی۔

هٰذَا كَانَ خِطَابُ الشَّيْخِ لِتِلْمِيْذِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰي مِيْرَتْه وَقَرَءَ فَوَاتِحَ الرَّحَمُوْتِ شَرْحَ مُسَلَّمِ الثُّبُوْتِ عَلٰي الْعَلَّامَةِ الْفَهَّامَةِ الْمَعْرُوْفِ فِي بِلَادِ الْهِنْدِ بِصَدْرِ الْمُدَرِّسِيْنَ الشَّيْخِ السَّيِّدِ غُلَامِ جِيْلَانِيْ صَاحِبِ تَصَانِيْفِ الْكَثِيْرَةِ الْمُهِمَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا وَ دَرَّسَ مَكَانَهٗ فِيْ مَدْرَسَتِهٖ الْكُتُبَ وَعَلَّمَ۔

ثُمَّ جَآءَ اِلٰي بَاكِسْتَانَ وَسَمِعَ الْاَحَادِيْثَ الصِّحَاحَ وَالسُّنَنَ وَ حِصَّةً مِّنْ اُصُوْلِ الْفِقْهِ مِنْ شَيْخِهِ الشَّهِيْرِ فِي الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِشَيْخِ الْحَدِيْثِ الْمَوْلٰي مُحَمَّدْ سَرْدَارُ اَحْمَدْ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيّ بِلَائِلْ پُوْرَ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْهِ وَيَصِفُهٗ اَنَّ الْمُحَدِّثَ مُحَمَّدْ سَرْدَارْ اَحْمَدْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا كَانَ كَنْزَ الدَّقَائِقِ وَالنَّهْرَ الْفَائِقَ بَلِ الْبَحْرَ الرَّائِقَ الْاَسَدَ الْاَسَدَ عَلَي الْكُفَّارِ وَالْمُرْتَدِّيْنَ اَشَدَّ فَكَانَ يُلْقِيْهِ مِنْ اَسْرَارِ الْاَحَادِيْثِ وَرُمُوْزِهَا وَاشَارَاتِهَا وَاَحْكَامِهَا سَبَقًا سَبَقًا فَالْتَقَطَهَا مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰه عَلَي الْفَوْرِ وَكَانَ يَجْرِيْ فِيْ مَيْدَانِ كِتَابَتِهَا طَلَقًا طَلَقًا وَ كَانَ الشَّيْخُ مُحَمَّدْ سَرْدَارْ اَحْمَدْ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيّ يُلْقِيْ الْاَسْرَارَ وَالرُّمُوْزَ وَالْاشَارَاتِ بِالْاُرْدُوِيَّةِ وَيُتَرْجِمُ الْاَحَادِيْثَ بِالْاُرْدُوِيَّةِ وَلٰكِنْ شَيْخُ الْحَدِيْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰه خَانْ كَانَ يَكْتُبُ كُلَّ مَايُلْقِيْهِ بِالْفَصِيْحَةِ الْبَرِيْعَةِ الْعَرَبِيَّةِ فَلَمَّا فَرَغَ فَاَجَازَهٗ اِجَازَةً تَامَّةً عَامَّةً وَاَعْطَاهُ السَّنَدَ الْاَعْلٰي بِحَيْثُ يُمْتَازُ فِي الْعَصْرِ كُلِّهٖ۔

وَفِيْ هٰذِهِ الرَّحْلَاتِ الْوَاسِعَةِ فِيْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَالْبَنْجَابِ وَالْبَنْجَالِ وَ خُرَاسَانَ تَعَمَّقَ وَسَمِعَ الْكَثِيْرَ فَحَصَّلَ الْاَسَانِيْدَ وَالْاُصُوْلَ فَصَنَّفَ التَّصَانِيْفَ وَحَشّٰي

الْحَوَاشِيَّ عَلَي الْكُتُبِ وَوَشّٰهَا وَعَنِيَ بِالْاَحَادِيْثِ عِنَايَةً وَلَازَمَ السِّمَاعَ سِنِيْنَ فَنَسَخَ وَانْتَقٰي فَقَرَءَ كُتُبَ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ الْجِيْلِيِّ السَّيِّدُ عَبْدُالْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ مُحْيِ الدِّيْنِ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَالشَّيْخِ السَّيِّدِ مُحْيِ الدِّيْنِ ابْنِ عَرَبِيْ خَاتَمِ فَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ سَيِّدُنَا الشَّيْخُ الْاَكْبَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُمَا وَاَرْضَاهُمَا عَنَّا فَجَعَلَ كُتُبَ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ مِعْيَارًا لِتَدْرِيْسِهِ الْاَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ وَالتَّفْسِيْرَ وَاُصُوْلَهُمَا وَجَعَلَهَا مَحَكًّا لِمَعَانِيْهَا الْمُرَادِيَّةِ وَبِذٰلِكَ طَنَّ بِذِكْرِهِ الْاَمْصَارُ وَضَنَّ بِمِثْلِهِ الْاَعْصَارُ وَكُلَّمَا سُئِلَ فِيْ اَثْنَاءِ تَدْرِيْسِهِ عَنْ فَنٍّ مِّنَ الْفُنُوْنِ فَاَجَابَ جَوَابًا شَافِيًا فَظَنَّ السَّامِعُ وَالرَّائِيُّ اَنَّهُ اَتْقَنَ الْفَنَّ وَبَرَّعَ وَاَحْكَمَ۔

(تَدْرِيْسُهُ وَ تَعْلِيْمُهُ الْكُتُبَ الدِّيْنِيَّةَ فِي الْمَدَارِسِ الشَّهِيْرَةِ الْعَلِيَّةِ) وَقَدْوُلِّيَ شَيْخُ الْحَدِيْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدٌ نَصْرُاللّٰهِ خَانَ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰي بِالَه آباد تَدْرِيْسَ الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ سَبْعَ سَنَوَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ فَاَعَادَ وَاَفَادَ عَائِدَةً وَّفَائِدَةً ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ مَدْرَسَة اِسْلَامِيْ عَرَبِيْ اَنْدَرْ كُوْٹ مِيرَتْهُ مُدَّةً ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْجَامِعَةِ الشَّهِيْرَةِ بِلَائِلْ پُوْرْ الْمُسَمَّاةِ بِمَنْظَرِ الْاِسْلَامِ وَ تَدْرِيْسُهُ هُنَاكَ كَانَ مِنَ الصَّبَاحِ اِلَي الْعِشَاءِ السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ وَكَانَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ مُتَوَالِيًا مُتَسَلْسِلًا بِلَا انْقِطَاعٍ وَّبِغَيْرِ مَانِعٍ وَّلَا دَافِعٍ فَاَعَادَ وَاَفَادَ فَاُرْسِلَ اِلَي پِيْكِيْ مِنْ مُّضَافَاتِ مَرْدَانَ وَ وُلِّيَ تَعْلِيْمَ الْجَامِعَةِ الْمُجَدِّدِيَّةِ سَنَةً كَامِلَةً فَوُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْمَدْرَسَةِ مِصْبَاحِ الْعُلُوْمِ بِجَرَانْوَالَه مِنْ مُّضَافَاتِ لَائِلْ پُوْرْ سَنَةً كَامِلَةً مِنَ الصَّبَاحِ اِلَي الْمَسَاءِ ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْكُتُبِ الْمُهِمَّةِ سَنَةً كَامِلَةً فِيْ "كُوْنْدَا مُوْرْ" بَنْجَابْ ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْجَامِعَةِ النَّعِيْمِيَّةِ الْوَاقِعَةِ بِكُهَرِي شَاهُوْ لَاهُوْرَ عَاصِمَةِ بَنْجَابْ سَنَةً كَامِلَةً ثُمَّ دُعِيَ اِلَي جَا تُجَامْ بَنْجَالْ اَوْ بَنْغَلَه دِيْش فَوُلِّيَ تَعْلِيْمَ

الاَحَادِيْثِ وَالْكُتُبِ الرَّائِجَةِ فِي نِصَابِ بَنْعُلَه دِيْش وكَانَ عَمِيْدَ الْجَامِعَةِ اَيْضًا ثَلٰثَ سِنِيْنَ مُتَوَالِيَةً ثُمَّ دُعِيَ اِلٰي كَرَاتْشِي فَدَرَّسَ الْكُتُبَ الْمُهِمَّةَ فِي الْاَمْجَدِيَّةِ وَعَلَّمَ فَنَظَّمَ اَمْرَ الدَّرْسِ وَالتَّدْرِيْسِ وَزَادَ فِيْ نِصَابِ الْكُتُبِ التَّدْرِيْسِيَّةِ فَاَحْسَنَ مِعْيَارَهٗ وَ مِعْيَارَهَا وَقَامَ بِاُمُوْرِ الْاِفْتَاءِ اَيْضًا ثَلٰثَ سِنِيْنَ ثُمَّ وُلِّيَ التَّحْدِيْثَ فِيْ مَدْرَسَةِ بِي - اي - سي ايچ سُوْسَائتي كَرَاتْشي سَنَةً كَامِلَةً۔

ثُمَّ وُلِّيَ تَعْلِيْمَ الْاَحَادِيْثِ الشَّرِيْفَةِ وَالْفُنُوْنِ الرَّائِجَةِ فِي الْمَرْكَزِ الْاِسْلَامِيِّ بُلَاك بِي بِشَمَالِيْ نُظم آباد اِحْدٰي عَشَرَةَ سَنَةً كَامِلَةً وَ دَرَّسَ الْاَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ مِنَ الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ بِجَامِعَةِ شَمْسِ الْعُلُوْمِ سِتَّ سَنَوَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ كَامِلَاتٍ فَكَمُلَ مُدَّةُ التَّدْرِيْسِ وَالنَّظْمِ وَالْاِفْتَاءِ وَالتَّعْلِيْمِ مُتَسَلْسِلًا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً كَامِلَةً رَابِحَةً مُرْبِحَةً وَفِي هٰذِهِ الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ مِنَ الْمُدَّةِ الرَّابِحَةِ الْمُبَارَكَةِ رَحَلَ اِلَيْهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ قَرَؤُا عَلَيْهِ وَ كَتَبُوْا عَنْهُ وَاسْتَفَادُوْا وَ تَخَرَّجَ بِهٖ عُلَمَاءُ كَثِيْرُوْنَ عَامِلُوْنَ اُولُوا اِسْتِقَامَةٍ وَهٰذَا اِنْ كَانَ اِلَّا بَرَكَةُ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ وَالْاِمَامِ الْهُمَامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ عَنَّا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

وَصَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلٰي خَيْرِ خَلْقِهٖ وَحَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

مَوْلٰنَا اَحْمَدُ رِضَا خَانِ دہلی ایم - اے

بِي : ٧٧ بلاک-٨ ، گُلشنِ اِقبال کراچی۔

Phone No. 83210.

# THE JAMIAH AHMADIAH SUNNIAH
## WEST SHOLASHAHAR
## CHITTAGONG.

*Regd. No.* 1237/82 of E.P. 1958-59.

*Ref. No.* ________________  *Date.* 16-12-1968.

This is to certify that Moulana A.F.M. Nasrullah Khan has been serving as Principal Jamiah Ahmadiah Sunniah for the last a few years with entire satisfaction of Managing committee and of the students. He is amiable, intelligent with pleasing manners and presence. He is very learned with tact and sincerity. Under his guidance, the Jamiah has been progressing very satisfactorily. I have no hesitation to say that he will prove himself an asset for any educational institution.

I wish him all success in life.

Sd/-Z.A. Chodhury.
President. 16-12-1968.

Seal.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَوَّرَ وَجْہَ حَبِیْبِہٖ بِتَجَلِّیَاتِ الْجَمَالِ فَتَلَأْلَأَ مِنْہُ نُوْرًا وَاَبْصَرَ فِیْہِ غَایَاتِ الْکَمَالِ فَفَرِحَ بِہٖ سُرُوْرًا فَصَدَّرَہٗ عَلٰی یَدِہٖ وَ صَافَاہُ وَ آدَمُ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا وَلَا الْقَلَمُ کَاتِبًا وَلَا اللَّوْحُ مَسْطُوْرًا فَھُوَ مَخْزَنُ کَنْزِ الْوُجُوْدِ وَ مِفْتَاحُ خَزَآئِنِ الْجُوْدِ وَ قِبْلَۃُ الْوَاجِدِ وَ الْمَوْجُوْدِ وَ صَاحِبُ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِیْ لِسَانُ مَرْتَبَتِہٖ یَقُوْلُ ؎

## اَلْقَصِیْدَۃُ التَّائِیَّۃُ الْفَارِضِیَّۃُ

وَ اِنِّیْ وَ اِنْ کُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُوْرَۃً ... فَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاھِدٌ بِاُبُوَّتِیْ

گُفْتَا بِصُوْرَتْ اَرْچِہْ زِ اَوْلَادِ آدَمَمْ ... اَزْ رُوْیِ مَرْتَبَہْ زِھَمَہْ حَالْ بَرْتَرَمْ

چُوْنْ بِنْگَرَمْ دَرْ آئِنَہ عَکْسِ جَمَالِ خَوِیْشْ ... گَرْدَدْ ھَمَہْ جَہَانْ بَحَقِیْقَتْ مُصَوَّرَمْ

خُوْرْشِیْدِ آسْمَانِ ظُھُوْرَمْ عَجَبْ مَدَارْ ... ذَرَّاتِ کَائِنَاتْ اَگَرْ گَشْتْ مَظْھَرَمْ

اَرْوَاحِ قُدْسْ چِیْسْتْ نُمُوْدَارِ مَعْنِیَمْ ... اَشْبَاحِ اِنْسْ چِیْسْتْ نِگَہْ دَارِ پَیْکَرَمْ

## اَلْقَصِیْدَۃُ التَّائِیَّۃُ الْفَارِضِیَّۃُ

وَ مِنْ مَّطْلَعِیْ النُّوْرُ الْبَسِیْطُ کَلَمْعَۃٍ ... وَ مِنْ مَّشْرَعِیْ الْبَحْرُ الْمُحِیْطُ کَقَطْرَۃٍ

بَحْرِ مُحِیْطْ رَشْحَہٗ (رف) اَزْ فَیْضِ فَائِضَمْ ... نُوْرِ بَسِیْطْ لَمْعَہٗ اَزْ نُوْرِ زَاھِرَمْ

اَزْ عَرْشْ تَا بَفَرْشْ ھَمَہ ذَرَّہ بُوْدْ ... دَرْ نُوْرِ آفْتَابِ ضَمِیْرَمْ مُنَوَّرَمْ

رُوْشَنْ شَوَدْ زِ رُوْشَنِیٔ ذَاتِ مَنْ جَہَانْ ... گَرْ پَرْدَہٗ صِفَاتِ خُوْدْ اَزْ ھَمْ فُرُوْ دَرَمْ

آبِیْ کِہْ زِنْدَہْ گَشْتْ اَزُوْ خِضْرِ جَاوِدَانْ ... آنْ آبْ چِیْسْتْ قَطْرَہٗ اَزْ حَوْضِ کَوْثَرَمْ

وَ آنْدَمْ کِزُوْ مَسِیْحْ ہَمِیْ مُرْدَہْ زِنْدَہْ کَرْدْ ... یَکْ نَفْخَہْ بُوْدْ اَزْ نَفَسِ رُوْحِ پَرْوَرَمْ

فِی الْجُمْلَہ مَظْھَرِ ہَمَہ اَسْمَاء اسْتْ ذَاتِ مَنْ ... بَلْ اِسْمِ اَعْظَمَمْ بَحَقِیْقَتْ چُوْ بِنْگَرَمْ

اَشِعَّۃُ اللَّمَعَاتِ لِلْجَامِیْ قُدِّسَ سِرُّہٗ السَّامِیْ

صفحہ ۲۷ تا ۳۰ ایرانی چھاپ

# تمہیدِ مُہید اور بُنیادی مُقدِّمہ عیدِ میلادُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اَبنیّہ و مَبانی کی نَوید مُجید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنَزِّلِ الْحِکَمِ عَلٰی قُلُوْبِ الْکَلِمِ بِاَحَدِیَّۃِ الطَّرِیْقِ الْاَمَمِ مِنَ الْمَقَامِ الْاَقْدَمِ وَ اِنِ اخْتَلَفَتِ الْمِلَلُ وَالنِّحَلُ لِاخْتِلَافِ الْاُمَمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُمِدِّ الْھِمَمِ مِنْ خَزَائِنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ بِالْقِیْلِ الْاَقْوَمِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ آنکہ اِمَامِ ہُمَامُ (۱) اَعْلٰی حَضْرَتْ عَظِیْمُ الْبَرَکَۃ احمد رِضا خان افغانی مُقْرِی ثم البریلوی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ مَلِکُ الْکَلَامْ ہیں اور مُسَلّمہ مقولہ زَبانْ زدِ خَاصّ وَ عَامّ ہے کہ کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ (بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے) تو ظَاہِرُ و بَاہِرْ ہے کہ کَلَامِ اِمَامِ ہُمَامُ مَلِکُ الْکَلَامْ ہیں اِمام احمد رِضا خان افغانی مُقْرِی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیّ نے سَیِّدِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کے اَخلَاقِ عَظِیْمَہْ اور بُلَنْد مَرتبہ نُعُوْتِ نُعْتَۃ (۲) کو اپنے کَلَامِ بَلَاغَتْ نِظَامْ کی سِلْکُ وَ لَڑی میں اس طور پر پرودیا ہے کہ جَامِعِیّتِ مَعَانی، اِجمالِ جَمالْ اور اِغلاقْ کے لِحَاظ سے تَفْہِیْم وَ اِفْہَامِ اَفْہَامْ کے لئے حَلِّ طَلَبْ، تَشْرِیْح خواہ اور خواہانِ تَسْہِیْل رَہَا ہے۔

چونکہ بُنْیَادِی مُقَدِّمَۂ عِیْدِ مِیْلَادُالنّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سَیِّدِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَ الثَّنَاءُ کے اَخْلَاقِ کَرِیْمَہْ اور بُلَنْد مَرتبہ نُعُوْتِ نُعْتَۃ کے پَرتَوِ جَمَالْ کے اِرَاءَۃ (دکھا دینے) کے لئے صاف شَفّاف اور صَالِح آئِینہ بھی ہے اور اُن کے بَیَانْ کے لئے زَبَانِ بَیَانْ بھی

---

۱۔ ہُمَامُ۔ بادشاہ، بزرگ ہمت ۱۲ (۲) نُعْتَۃ۔ یقالُ عبدُکَ نعتۃٌ او امتکَ نعتۃٌ بندہ یا کنیزِ تو نہایت بُلند مرتبہ است ۱۲

اِس لئے یہی بُنیادی مُقدِمَہ عِیدِ مِیلادِ النَّبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم اِمَامَ مَلِکُ الکَلَام کے کَلَامِ بَلَاغَتِ نِظَامِ کے فَہم وَ اِفہَام کے لئے اَز بَس کَافِی وَ شَافِی رہا ہے اور اس کے اِغلَاقِ کَلَام کے لئے کُنجی بھی۔ اور اسی بُنیادی مُقدِمَہ عِیدِ مِیلادِ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے مَزبُورہ قُرآنی آیاتِ بَیِّنَہ اور اَحادیثِ نَبَوِیّہ عَلیٰ قَائِلِہَا اَلفُ اَلفِ التَّحِیَّۃ سے اِمَامِ ہُمَامِ مَلِکُ الکَلَام کے آرتیہ مُنتخِلَہ (۱) حَلِّ طَلَب، مُغلَق وَ مُجمَل مَنظُومَہ اَشعارِ شعور بار مُستفَاد ہیں اور اس بُنیادی مُقدِمَہ عِیدِ مِیلادِ النَّبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم میں مَذکُورَہ عَنَاوِین وَ مَضَامِین اِمَامِ مَلِکُ الکَلَام کے منتخلہ اَشعارِ کَمَال شِعَار کے مَبَانِی وَ مَعَانِی پر مُنطَبِق ہیں اور مَعَانِی و مَبَانی نیز اُن کے آثَار وَ اِظہَارِ اَسرَار پر دونوں بَاہَم مُوَافِق بھی ہیں و اَز رُوئے اِطبَاق (۲) وَ اِنطِبَاق (۳) وَ بَلحَاظِ وِفَاق (۴) وَ اِتِّفَاق وہ مُنتخَلہ مَنظُومَہ اَشعَار تَرتِیب وَار یُوں فَیض بَار ہیں:

تُم سے کُھلا بَابِ جُود تُم سے ہے سَب کا وُجُود
تُم سے ہے سَب کی بَقَا تُم پہ کَروروں درود

تُم سے خُدا کا ظُہُور اُس سے تمہارا ظُہُور
لِم ہے یہ وہ اِن ہُوا تم پہ کَروروں درود

مَظہَرِ حَق ہُو تمہیں مُظہِرِ حَق ہُو تمہیں
تُم میں ہے ظَاہِر خُدا تُم پہ کَروروں درود

طَیبہ کے مَاہِ تَمَام جُملَہ رُسُل کے اِمَام
نُوشَہِ (۵) مُلکِ خُدا تُم پہ کَروروں درود

تُم ہُو جَوَاد وَ کَرِیم تم ہُو رَؤُف رَّحِیم
بِھیک ہُو دَاتا عَطا تُم پہ کَروروں درود

نَافِع وَ دَافِع ہُو تُم شَافِع وَ رَافِع ہُو تُم
تُم سے بَس اَفزُوں خُدا تُم پہ کَروروں درود

تُم سے جہَاں کَا نِظَام تُم پہ کَروروں سَلَام
تُم پہ کَروروں ثَنَا تُم پہ کَروروں درود

خَلق کے حَاکِم ہُو تُم رِزق کے قَاسِم ہُو تُم
تُم سے مِلا جُو مِلا تُم پہ کَروروں درود

---

(۱) منتخلہ - بیختہ شدہ و بہتر را گزیدہ شدہ۔ (۲) اِطبَاق - اِجمَاع کردن و پوشانیدن ۱۲
(۳) اِنطِبَاق - موافق و برابر شدن ۱۲ (۴) وِفَاق - کِتَاب ساز داری کردن ۱۲ - (۵) نَوشَہ بِالفَتح نوجوان و نَوداماد را نیز گویند و بِالضَم و داو مجہول خوش و خُرّم ۱۲ نَصَرَ اللہ نَصرَہ اللہ

گیسُو و قَد لامْ اَلِف کردو بَلا مُنْصَرِف — لَا کے تہِ تیغ لَا تُم پہ کروروں درود

ہَم نے خطا میں نہ کی تُم نے عطا میں نہ کی — کوئی کمی سَروَرا تُم پہ کروروں درود

کرکے تمہارے گُناہ مانگیں تمہاری پناہ — تم کہو دامن میں آ تُم پہ کروروں درود

کامْ غَضَب کے کئے اُس پہ ہے سَرکار سے — بَندوں کو چشمِ رِضا تُم پہ کروروں درود

آنکھ عَطا کیجئے اُس میں ضِیاء دیجئے — جَلوہ قَرِیب آگیا تُم پہ کروروں درود

اُس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس — بس ہے یہی آسرا تُم پہ کروروں درود

کامْ وہ لے لیجئے تُم کو جو رَاضِیْ کرے — ٹھیک ہو نامِ رِضا تُم پہ کروروں درود

(صفحہ ۱۳ - ۱۶ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور فرمایا :

زَمِین و زَمَاں، تمہارے لِئے مَکِین و مَکَاں ، تمہارے لِئے

چُنین و چُنَاں ، تمہارے لِئے بَنے دو جَہَاں ، تمہارے لِئے

دَہَن میں زَبَاں ، تمہارے لِئے بَدَن میں ہے جَاں ، تمہارے لِئے

ہم آئے یہاں ، تمہارے لِئے اٹھیں بھی وہاں ، تمہارے لِئے

فِرِشتے خَدَم، (۱) رَسُولِ حَشَم، (۲) تَمامِ اُمَم ، غُلامِ کَرَم

وُجُود و عَدَم ، حُدُوث و قِدَم ، جَہَاں میں عِیَاں تمہارے لِئے

کَلِیم و نَجِی ، مَسِیح و صَفِی ، خَلِیل و رَضِی ، رَسُول و نَبِی

عَتِیق و وَصِی ، غَنِی و عَلِی ، ثَنَا کی زَبَاں تمہارے لِئے

---

(۱) خَدَم بمعنی خادِم چاکر و پیشکش و خدمتگار ۱۲

(۲) حَشَم درو واحِد و جمع یکساں است۔ ۱۲ نصر اللہ نَصرہُ اللہُ تعالیٰ

اِصالت کُل ، اِمامتِ کُل ، سِیادتِ کُل ، اِمارتِ کُل
حکومتِ کُل ، وِلایتِ کُل ، خدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک ، تمہاری دمک ، تمہاری جھلک ، تمہاری مہک
زمین و فلک ، سِماک و سمک ، میں سِکّہ نِشاں تمہارے لیے

وہ کنزِ نہاں ، یہ نورِ فشاں ، وہ کُن سے عیاں ، یہ بزمِ فکاں
یہ ہر تن و جاں ، یہ باغِ جِناں ، یہ سارا سماں تمہارے لیے

ظہورِ نہاں ، قیامِ جہاں ، رکوعِ مہاں ، سجودِ شہاں
نیازیں یہاں ، نمازیں وہاں ، یہ کس کے لیے ہاں تمہارے لیے

یہ شمس و قمر ، یہ شام و سحر ، یہ برگ و شجر ، یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر ، یہ حکم رواں تمہارے لیے

یہ فیض دیئے ، وہ جود کیئے ، کہ نام لیے زمانہ جیئے
جہاں نے بھی تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لیے

سحابِ کرم ، روانہ کیئے کہ آبِ نِعَم ، زمانہ پیئے
جو رکھتے تھے ہم ، وہ چاک سیئے ، یہ سترِ (۱) بداں تمہارے لیے

ثنا کا نشاں ، وہ نور فشاں کہ مِہرِ (۲) وشاں (۳) بآنہمہ شاں
بسایہ کشاں ، مواکبِ شاں ، یہ نام و نشاں تمہارے لیے

عطاءِ اِرَب، (۴) جلائے کرب، (۵) فیوضِ عجب ، بغیر طلب
یہ رحمتِ ربّ ہے کس کے سبب ، بربِّ جہاں ، تمہارے لیے

---

(۱) سَتر (ن) بالفتح پوشیدن و باز داشتن از سوال و بالکسر پردہ ستور و استار جمع ۱۲۔ (۲) مِہر بالکسر بزرگ و سردارِ قوم ۱۲۔ (۳) وشاں جمع وش خوب و خوش ۱۲۔ (۴) اِرَب بالکسر و بای موحدہ بمعنی حاجت ۱۲۔ (۵) کرب بے آرام و اندوگین شدن ۱۲۔ منہ نصرہ اللّٰہ تعالیٰ

ذُنُوب فَنَا ، عُیُوب ہَبَا، (۱) قُلُوب صَفَا ، خُطُوب رَوَا
یہ خُوب عَطَا ، کُرُوب زِدَا ، پَئے دِل و جَان تمہارے لیے

نہ جِنّ و بَشَر ، کہ آٹھ پہر ، مَلَائکہ دَر پہ بَستہ کمر
نہ جَبہہ و سَر ، کہ قَلب و جِگَر ہیں سَجدہ کناں تمہارے لیے

نہ رُوحِ امین ، نہ عَرشِ بَرِین ، نہ لَوحِ مُبین ، کوئی بھی کہیں
خَبَر ہی نہیں ، جو رَمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

جِنَاں میں چمن ، چمن میں سمن، (۲) سمن میں پھبن، (۳) پھبن میں دُلہن
سَزائے محن ، پہ ایسے منن ، یہ امن و امان تمہارے لیے

کمالِ مہان، (۴) جلالِ شَہان، جمالِ حُسان ، ہیں تم ہو عیان
کہ سارے جہان بروز (۵) فکان ، ظِلّ آئینہ سان (۶) تمہارے لیے

یہ طُور کجا ، سپہر تو کیا ، کہ عرشِ علا بھی دور رہا
جہت سے وراء، (۷) وصال ملا ، یہ رفعت (۸) شان تمہارے لیے

خلیل و نجی ، مسیح و صفی ، سبھی سے کہی ، کہیں بھی بنی
یہ بے خبری ، کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

بنورِ صدا ، سماں (۹) یہ بندھا ، یہ سدرہ اٹھا ، وہ عرش جھکا
صفوفِ سما نے سجدہ کیا ، ہوئی جو اذاں تمہارے لیے

---

(۱) ہبا - غبار- گرد و ہوا کہ از روزن در آفتاب پیدا شود ۱۲۔ (۲) سمن - بفتحتین گلے است سفید و خوشبو ۱۲ نصر اللہ (۳) پھبن- تناسب و آرائش (۴) مہان - سرداران ۱۲۔ (۵) بروز(ن) برآمدن بسوئے فضا و نمایان شدن ۱۲ (۶) سان - طرز و روش، نظیر و مانند ۱۲۔ (۷) وراء - بفتح و مدّ پس و عقب (۸) رفعت - بالکسر بلندی ۱۲ ۔ (۹) سماں - کیفیت - محویت۔ منہ نصرہ اللہ و نصرہ

یہ مُر تَمتیں، کہ پَچی مَتیں، (۱) نہ چھوڑیں لَتیں، (۲) نہ اپنی گَتیں (۳)
قُصُور (۴) کریں، اور ان سے بھریں، قُصُور (۵) جِنَان تمہارے لیے

فنا بَدَرت، بَقا بِبَرَت، زِہَر دُو جِہَت بگرد سَرَت
ہے مرکزیت تمہاری صِفت، کہ دونوں کمان تمہارے لیے

اِشارے سے چاند، چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دِن کو عصر کیا، یہ تاب و توان تمہارے لیے

صبا وہ چلے، کہ باغ پھلے، وہ پھول کھلے، کہ دِن ہوں بھلے
لِوا کے تلے، ثنا میں کھلے رِضا کی زبان تمہارے لیے

(صفحہ ۵۲ تا ۵۵ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور فرمایا:

سَرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرمان نصیب ہوں تجھے اُمّید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنّا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جِسمِ منوّر کی تابشیں
اے جانِ جان، جان میں جانِ تجلّٰی (۶) کہوں تجھے

تیرے تو وصف، عیبِ تناہی سے ہے بَری
حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

بے داغ لالہ، یا قمرِ بے کلف (۷) کہوں
بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگین ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

---

(۱) مَت-عقل و دانش ۱۲۔ (۲) لَت-عادتِ بد (۳) گَت-رفتار۔ ۱۲ (۴) قُصُور-بالفتح (ن) یقال قصر عن الامر قصورا باز ایستاد از کار و فرو ماند و عاجز گردید و قصر علی الامر قصرا بر گردانید اور ابر کار ۱۲۔ (۵) قُصُور جمع قصر است بالفتح خانہ و قلعہ ۱۲۔
(۶) تجلّٰی-فارسیان تجلّی را تجلّٰی میخوانند گویا ی ماقبل مکسور را الف خواندن خلاف قاعدہ عربی است لیکن این تصرف نوعی از تفریس است کہ تمنّی را تمنّا و تماشے را تماشا میخوانند ۱۲۔ (۷) کَلَف-بفتحتین داغہائے تیرہ کہ بر رخسارہ بعضی مردم پدید آید
۱۲ منہ نصرہ اللہ و نضرہ

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے

اِس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

کہہ لی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اِس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اور فرمایا:
(صفحہ ۸۷ حصہ اول حدائق بخشش)

نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض (۱)
ظلمتِ حشر کو دن کر دے نہارِ عارض

میں تو کیا چیز ہوں خود صاحبِ قرآں کو شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہارِ عارض

جیسے قرآن ہے وِرد اُس گُلِ محبوبی کا
یوں ہی قرآں کا وظیفہ ہے وقارِ عارض

گرچہ قرآں ہے نہ قرآں کے برابر لیکن
کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگارِ عارض

طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوۂ گرم
آپ عارض ہو مگر آئینہ دارِ عارض

طرفہ (۲) عالم ہے وہ قرآن اِدھر دیکھیں اُدھر
مصحفِ پاک ہو حیران بہارِ عارض

ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینہ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقارِ عارض

جلوہ فرمائیں رخِ دل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہو جائے الٰہی شبِ تارِ عارض

نامِ حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں
حق کرے عرش سے تا فرش نثارِ عارض

مشکبو زلف سے رخ چہرہ سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلبِ (۳) زلف و تتارِ عارض

حق نے بخشا ہے کرم نذرِ گدایاں ہو قبول
پیارے اِک دل ہے وہ کرتے ہیں نثارِ عارض

آہ بے مائگی دل کہ رضائے محتاج
لے کر اِک جان چلا بہرِ نثارِ عارض

صفحہ ۲۸ - ۲۹ حصہ اول حدائق بخشش

---

(۱) عارض - رخسارہ و ابرو وانچہ در محاورات بمعنی رخسارہ است عارض بفتح راہت و برای معنی دیگر بکسر را در منتہی الارب عارض بمعنی صفحہ گردن و ہر دو طرف روی و ہر دو جانب دہن نوشتہ است ۱۲۔ (۲) طرفۃ بالضم شگفت ۱۲ (۳) حلبَ (س) سیاہ شد حلبْ سیاہ ۱۲۔ شیخ الحدیث ابوالفتح و ابوالمنصور محمد نصراللہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نضرہ ۱۲

اور فرمایا !

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود — مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود — مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ہو میں گم کن انا — شرحِ متنِ ہُویّت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود — عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دُوئی ابتدائے یکی — جمع و تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود — عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود — مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

وصف جسکا ہے آئینۂ حق نما — اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قد رأی مقصدِ ما طغیٰ — نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود — شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب — علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود — حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود و تخمِ وجود — قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں — غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم — شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت (۱) پہ لاکھوں درود — شاہِ ناسوتِ جلوت (۲) پہ لاکھوں سلام

---

(۱) خلوت - بالفتح است نہ بالکسر خالی شدن ۱۲۔ (۲) جلوت بالفتح ظاہر کردن و نمودن خود را بمردم و این ضدِ خلوت است ۱۲ منہ نصرہ اللہ و نضرہ تعالیٰ۔

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کی قُدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صفحہ ۲۸ تا ۴۷ حصہ دوم حدائق بخشش

اور فرمایا!

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا
یہی ہے اصلِ عالم مادۂ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا
اِدھر اُمت کی حسرت (۱) پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردشِ چشمِ شفاعت کا
بڑھیں اس درجہ موجیں کثرتِ افضال (۲) والا کی
کنارہ مل گیا اُس نہر سے دریائے وحدت کا
ہوئے کمخوابیٔ ہجراں میں ساتوں پردے کمخوابی (۳)
تصور خوب باندھا آنکھوں نے استارِ (۴) تربت کا
یقیں ہے وقتِ جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشِ صفائے جسم سے پابوس حضرت کا
یہاں چھڑکا نمک داں مرہم کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت (۵) کا

---

(۱) حسرت - دریغ و پشیمانی ۱۲ (۲) اِفضال - افزون آمدن و افزونی نمودن در حسب و بمعنی بخشش و بمعنی نیکوئی کردن بمعنیٔ بخشش و افزون اوردن از چیزی و بمعنی بخشش ۱۲ (۳) کمخاب - بالفتح پشم باریک کہ آنرا بھندی روئاں گویند ۱۲ (۴) استار - جمع ستر پردہ ۱۲ - (۵) ملاحت و ملوحۃ بغیر تشدید نمکین و خوب روی شدن و بتشدید تا کشانہ - نمکسان ۱۲ - ابوالفتح محمد نصر اللہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نصرہ تعالیٰ -

الٰہی منتظر ہوں وہ خرام (۱) ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

نہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِّ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

رضائے خستہ (۲) جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن انکی رحمت کا

(صفحہ ۱۲-۱۳ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

جہاں کی خاکروبی نے چمن آراء کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فرد امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اول ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

اری سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربار عالی کنز آمال و امانی ہے

درودیں صورت ہالہ محیط ماہ طیبہ ہیں
برستا امت عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

تعالی اللہ استغنا تیرے در کے گداؤں کا
کہ ان کو عار فرّ و شوکت صاحب قرانی (۳) ہے

وہ سرگرم شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کر عطر صندل (۴) کی زمین رحمت کی گھانی (۵) ہے

---

(۱) خرام - بکسر اول رفتار نرم باناز ۱۲ - (۲) خستہ - رنجیدہ، زخمی (۳) صاحب قرآن - لقب امیر تیمور است کہ بادشاہ شش اقلیم بودہ است - و کسیکہ وقت ولادت او زہرہ و مشتری را قرآن باشد آنرا نیز صاحب قران گویند ۱۲ - (۴) صندل - چندن، ایک قسم خوشبو ۱۲ - (۵) گھانی - تلوں یا سرسوں کی وہ مقدار جو ایک بار کولھو میں پیلنے کے لئے ڈالی جائے - گھانی کر - کولھو چلانا - تیل نکالنا - ۱۲ - منہ نصرہ اللہ و نصرہ

یہ سر ہو اور وہ خاکِ در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی (۱) ہے
(صفحہ ۸۶ حصہ اول حدائق بخشش

اور فرمایا!
انہیں کی بو مایہ سمن (۲) ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

تیری جلو میں ہے ماہِ طیبہ ہلالِ ہر مرگ و زندگی کا
حیاتِ جاں کا رکاب میں ہے ممات اعداء کا ڈاب (۳) میں ہے

سیاہ لباسانِ دارِ دنیا و سبز پوشانِ عرشِ اعلیٰ
ہر ایک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض ان کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں، لبہائے نازک ان کے، ہزار جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوزِ جگر سے جاں تک ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آکر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امنڈ (۴) کے کالی گھٹائیں (۵) آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

---

(۱) ٹھانی - پختہ ارادہ منصوبہ باندھنا ۱۲ - (۲) سمن گلیست سفید و خوشبو ۱۲ (۳) ڈاب - دوال - شمشیر - پرتلا ۱۲ - (۴) امنڈنا - جوش پر آنا - (۵) گھٹائیں - ابر محیط و گردندر اگھٹائیں میگویند ۱۲ - منہ نصرہ اللہ

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

اور فرمایا! (صفحہ ۸۰-۸۱ حصہ اول حدائق بخشش)

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر (۱) ہے وہی پاٹ (۲) ہے وہی دھار (۳) ہے
یہ سمن (۴) یہ سوسن (۵) و یاسمن (۶) یہ بنفشہ (۷) سنبل و نسترن (۸)
گل و سرو لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے
یہ صبا سنک (۹) وہ کلی چٹک یہ زبان چہک (۱۰) لب جو چھلک
یہ مہک (۱۱) جھلک یہ چمک دمک (۱۲) سب اُسی کے دم کی بہار ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہی جان ہے جان سے ہے بقا وہی بن (۱۳) ہے بن سے ہی بار ہے
وہ اُٹھیں چمک کی تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں
دل و جان کو بخشیں تسلیاں ترا نور بارد و حار ہے
ترے دین پاک کی وہ ضیاء (۱۴) کہ چمک اُٹھی رہِ اصطفا
جو نہ مانیں آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے
کوئی جان بس کہ مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

---

(۱) لہر- موج دریا- جزر و مد- جوار بھاٹا ۱۲- (۲) پاٹ- چوڑائی، چکی کا پتھر ۱۲- (۳) دھار- پانی کا بہاؤ ۱۲- (۴) سمن- گلیست سفید و خوشبو ۱۲- (۵) سوسن- گل آسمان گون و سفید- سفید را آزاد و کبود را ابرسا گویند ۱۲- (۶) یاسمن- یاسمن و یاسمین و یاسمون و یاسم گلے است- خوشبو دو قسم اند سفید و زرد و کبود آنرا چنبیلی گویند ۱۲- (۷) بنفشہ- چنبیلی (۸) نسترن- گلیست خوشبودار نسرین و سیوتی نیز نام دارد (۹) سنک- (ع) راہہائے روشن و بالفتح سنک جنون ۱۲- (۱۰) چہک- خوش الحانی ۱۲- (۱۱) مہک- خوشبو ۱۲- (۱۲) دمک- درخشندگی- (۱۳) بن- بیخ درخت و پایان ہر چیز- (۱۴) ضیاء- بالکسر روشنی آفتاب، ضیاء از نور قوی است و نور از سنا قوی تر است ۱۲- منہ نصرہ اللہ تعالیٰ

وہی نذرِ شہ میں زرِ نکو، جو ہو اُن کے عشق میں زرد رُو
گلِ خلد اُس سے ہو رنگ جُو، یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

وہی آنکھ اُن کا جو مُونھ تکے، وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لیے جھکے، وہی دِل جو اُن پہ نثار ہے

نظر اِک چمن سے دوچار ہے، نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اُس کے گُل کی بہار ہے، کہ بہار بُلبلِ زار ہے

یہ ادب جھکالو سر وِلا، کہ میں نام لوں گُل و باغ کا
گُلِ تر محمدِ مصطفیٰ، چمن اُن کا پاک دیار ہے

یہ ادب کہ بُلبلِ بے نوا، کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روِش روا، نہ چھلکتی (۱) نہروں کی دھار ہے

نہ دِلِ بشر ہی فگار ہے، کہ ملک بھی اُس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے، جسے دیکھو اُس کا ہزار (۲) ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو، نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دِل کہ اُس پہ تپاں نہ ہو، نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

یہ کسی کا حُسن ہے جلوہ گر، کہ تپاں ہیں خوبوں کے دِل جگر
نہیں چاک جیبِ گُل و سحر، کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

---

(۱) چھلکنا۔ نیچے گرنا ۱۲۔

(۲) ہزار۔ بمعنی عاشق، بلبل، عندلیب۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ ونضرہ۔

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک

وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے، نہ جگہ ہے جوشش حسن سے

نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک (۱) پلک کی تو خار (۲) ہے

رجسے تیرے صف نعال سے، ملے دو نوالے نوال سے

وہ بنا کہ اس کے اگال سے، بھری سلطنت کا ادھار (۳) ہے

رسل و ملک پہ درود ہو، وہی جانے ان کے شمار کو

مگر ایک ایسا دکھا تو دو، جو شفیع روز شمار ہے

نہ حجاب چرخ مسیح پر، نہ کلیم و طور نہاں مگر

جو گیا ہے عرش سے بھی ادھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تیری تجلی کو دل نشیں، کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں

ترے صدقے میرے مہ مبیں، میری رات کیوں ابھی تار ہے

میری ظلمتیں ہیں ستم مگر، ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر

اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شب داج (۴) ابھی تو نہار ہے

گنہ رضا کا حساب کیا، وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا

مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

(صفحہ ۵۵ تا ۵۷ حصہ دوم حدائق بخشش)

---

(۱) جھپک - (مونث) حیا پلکوں کا۔ کھلنا اور بند ہونا ۱۲۔

(۲) خار ہونا، ناگوار گزرنا (۳) ادھار (مذکر) خوراک ۱۲ منہ نصرہ اللہ۔ (۴) داج - لفظ فارسی است بمعنی تاریک و تاریکی است و بسیار تاریک را نیز می گویند یقال لیل دجوجی یعنی شبیست بسیار تاریک و بعیر دجوجی و ناقۃ دجوجیۃ سخت سیاہ ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نضرہ۔

اور فرمایا!

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں، ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں (۱) نہیں

وہی نور حق وہی ظل رب، ہے انہیں سے سب، ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی (۲) دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر ایک "نہیں" کہ "وہ" ہاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہدو یاس و امید سے، وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن (۳) ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

---

(۱) جاں (ہ) پہچان - واقفیت - آگہی ۱۲

(۲) امانی - جمع امنیۃ بالضم وشد الیاء آرزو - قولہ تعالیٰ اِلَّآ اَمَانِیَّ - البقرہ - ۷۸ - تمنی آرزو بر آوردن ۱۲ -

(۳) سخن بفتحتین و بضم اول و فتح ثانی و بفتح اول و ضم ثانی بہر سہ وجہ درست است و سخون بفتح اول و ضم ثانی نیز بمعنی سخن و کلام آمدہ ۱۲ - منہ نصرہ اللہ تعالیٰ ونضرہ

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے (۱) فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں (۲) نہیں

ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں (۳) نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جراتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

(صفحہ ۴۷-۴۸ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

جس کے جلوے سے احد ہے تاباں، معدن نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دل سنگین کی جلاء کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

تو ہے وہ بادشہ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا (۴)
مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں

---

(۱) لچے - جھکے ۱۲ (۲) سماں - مزا، کیفیت ۱۲ (۳) چماں - بفتح بناز خراماں و برفتار از جیب ناز بہر سو میل کنندہ ۱۲ (۴) چرچا - (۵) تذکرہ ۱۲۔ ابوالفتح و ابو منصور محمد نصر اللہ خان السّرروضوی نصرہ اللہ القوی ۱۲

تو ہے خورشید (۱) رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیاء میں تارے
انبیاء اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

وصفِ رخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس والضحیٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شانِ عظیم، جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

اے بلا بیخردیِ کفار، رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو گر اس کو درکار بے زبان بول اٹھا کرتے ہیں

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد یہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہے جاری
جوش پر آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

آستین رحمتِ عالم اُلٹے کمرِ پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پر ارمان پھر کر اُن کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رخِ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

---

(۱) خورشید۔ بکسر شین ویای معروف فصیح است ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ ونضرہ

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب، منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جانِ بے تاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

لب پہ کس منہ سے غمِ الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کفِ پا پر مٹ جائیں، ان کے در پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لَو (۱) لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں

(صفحہ ۴۹-۵۱ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

ملکِ خاصِ کبریا ہو — مالکِ ہر ما سوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو — عقلِ عالم سے وراء ہو
کنزِ مکتومِ ازل میں — دُرِّ مکنونِ خدا ہو
سب سے اوّل سب سے آخر — ابتدا ہو انتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی، تم — اصلِ مقصودِ ہُدیٰ (۲) ہو
پاک کرنے کو وضو تھے — تم نمازِ جانفزا ہو
سب بشارت (۳) کی اذاں تھے — تم اذاں کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے — تم مؤخر مبتدا ہو
قربِ حق کی منزلیں تھے — تم سفر کا منتہا ہو
قبلِ ذکر اضمار کیا، جب — رتبہ سابق آپ کا ہو
طورِ موسیٰ چرخِ عیسیٰ — کیا مساویِ دنیٰ ہو
سب جہت کے دائرے میں — شش جہت سے تم ورلو (۴) ہو

---

(۱) لَو - شوق - تصور بندھا ہے یا امید بندھی ہے۔ ۱۲ (۲) ھدیٰ - بضم الہاء وفتح الدال ۱۲۔ (۳) بشارۃ - مثلثۃ مژدہ ولا تکون مطلقۃ الا بالخیر وانما تکون بالشر اذا کانت مقیدۃ بہ ۱۲۔ بشارۃ بالضم - تراشہ پوست وبالکسر والضم مزد کانی وبالفتح خوب روی وجمال وکلتاہ از اعلام است ۱۲۔ (۴) ورء - وراء - کسماء مثلثۃ الآخر مبنیۃ - پس وپیش از اضداد است ومونث آید - منہ نصرہ اللہ تعالیٰ۔

سب مکاں تم لامکاں میں ۔۔۔ تن ہیں تم جانِ صفا ہو
سب تمہارے در کے رستے ۔۔۔ ایک تم راہِ خدا ہو
سب تمہارے آگے شافع ۔۔۔ تم حضورِ کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی ۔۔۔ بارگہ تک تم رسا ہو
وہ کلس (۱) روضے کا چمکا ۔۔۔ سر جھکاؤ کج کلاہو
وہ درِ دولت پہ آئے ۔۔۔ جھولیاں پھیلاؤ شاہو
مصطفیٰ خیر الورٰی ہو ۔۔۔ سرورِ ہر دو سرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق ۔۔۔ ہم بدوں کو بھی نباہو (۲)
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم ۔۔۔ گر تمہیں ہم کو نہ چاہو
بد ہنسیں، تم ان کی خاطر ۔۔۔ رات بھر رو و کراہو
بد کریں ہر دم برائی ۔۔۔ تم کہو ان کا بھلا ہو
ہم وہی ناشستہ رو ہیں ۔۔۔ تم وہی بحرِ عطا ہو
ہم وہی شایانِ رد ہیں ۔۔۔ تم وہی شانِ سخا ہو
ہم وہی بے شرم بد ہیں ۔۔۔ تم وہی کانِ حیا ہو
ہم وہی ننگِ جفا ہیں ۔۔۔ تم وہی جانِ وفا ہو
ہم وہی قابل سزا کے ۔۔۔ تم وہی رحمِ خدا ہو
چرخ بدلے دہر بدلے ۔۔۔ تم بدلنے سے وراء ہو
اب ہمیں ہوں سہو حاشا ۔۔۔ ایسی بھولوں سے جدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے ۔۔۔ تم مدام اس کو سراہو
وہ عطا دے تم عطا لو ۔۔۔ وہ وہی چاہے جو چاہو
برتو او پائندہ تو بر ما ۔۔۔ تا ابد یہ سلسلہ ہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریئے ۔۔۔ جب نبی مشکل کشا ہو

(صفحہ ۴۷ - ۵۰ حصہ دوم حدائق بخشش)

---

(۱) بالکسرِ آہک و آہک آمیختہ بکاسترہ و آنرا صاروج نیز گویند ۱۲ (۲) نباہو۔ کامل کردو ۱۲۔

اور فرمایا

راہِ عرفاں سے جو ہم، نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ ہے مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں

ہوں مسلماں گرچہ ناقص، ہی یہی اے کاملو
ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں

غنچے ما اوحیٰ کے جو، چٹکے دنیٰ کے باغ میں
بلبلِ سدرہ تک ان کے بو سے بھی محرم نہیں

اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم، اس میں جم جم ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں

پنجہ مہرِ عرب ہے، جس سے دریا بہہ گئے
چشمۂ خورشید میں تونام کو بھی نم نہیں

ایسا امی کس لئے، منت کش استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اقرأ ربک الاکرم نہیں ؟

اوس مہرِ حشر پر، پڑ جائے پیاسو تو سہی
اس گلِ خنداں کا رونا گریۂ شبنم نہیں

ہے انہیں کے دم قدم سے، باغِ عالم کی بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

سایۂ دیوار خاکِ، در ہو یارب اور رضا
خواہشِ دیہیم (۱) قیصر شوقِ تختِ جم نہیں

(صفحہ ۴۶-۴۷ حصہ اول حدائق بخشش)

---

(۱) دیہیم - بالفتح و یای دوم معروف بمعنی تاج۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ القوی

اور فرمایا:

رخ دن ہے یا مہرِ سما، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شبِ زلف یا مشکِ ختا (۱) یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں، واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطاء یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبدِ الٰہ، اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا، قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر، کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر، یا حسنِ توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا، فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں رضا، یا طوطیٔ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(صفحہ ۴۹ حصہ اول حدائق بخشش)

---

(۱) ختن - بالضم معرفہ شہرے است بباب الابواب و خطا بفتح و بدون ہمزۃ نام شہریست مابین ترکستان و چین و توران ۱۲ محمد نصراللہ الافغانی نصرہ اللہ القوی۔

اور فرمایا :

پھر کے گلی گلی تباہ، ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصتِ قافلہ کا شور، غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُن کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو، پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو، چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حضور کی قسم، غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہے قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرتِ غنی، پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاونی (۱) حشر ہی آ نہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دلفگار (۲) غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ (۳) کے گل کو نوبہار، خون ہمیں رلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں، یا وہی دام سے چھڑائیں
منتِ غیر کیوں اٹھائیں، کوئی ترس (۴) جتائے (۵) کیوں

اُن کے جلال کا اثر، دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ (۶) زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں

---

(۱) چھاونی - چھاؤں کرنے کی چیز، کھپریل ۱۲۔ (۲) دلفگار - عاشق و مجروح و جراحت۔ ۱۲
(۳) چھیڑ - گدگدی، ٹھٹھہ، مخالف، نشتر زنی ۱۲۔ (۴) ترس - رحم ۱۲۔ (۵) جتائے - جتانا - فہمائش واشارہ کردن ۱۲۔ (۶) لوٹ - (ہ) عاشق ۱۲۔ نصر اللہ نصرہ اللہ۔

خوش رہے گل پہ عندلیب، خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا (۱) بھی ذکر پر، پھول کے، خار کھائے کیوں
گردِ ملال اگر دھلے، دل کی کلی اگر کھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں
جانِ سفر نصیب کو، کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو، شام سے موت آئے کیوں
اب تو نہ روک اے غنی، عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی، لقمۂ تر کھلائے کیوں
راہِ نبی میں کیا کمی، فرشِ بیاض (۲) دیدہ کی
چادرِ ظل ہے ملگجی (۳) زیرِ قدم بچھائے کیوں
سنگِ درِ حضور سے، ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
ہے تو رضا نرا ستم، جرم پہ گر لجائیں (۴) ہم
کوئی بجائے (۵) سوزِ غم ساز (۶) طرب (۷) بجائے کیوں
(صفحہ ۳۹ تا ۴۱ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا:

پوچھتے کیا ہو عرش پر، یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں، کوئی بتائے کیا کہ یوں

---

(۱) بلا - بلوہ ۱۲ (۲) بیاض - شیر و سفیدی ۱۲۔ (۳) ملگجی - ملگجا - غبار آلود ۱۲۔
(۴) لجانا - لاج کی تصغیر - شرم و حیا ۱۲۔ (۵) بجائے - بجائے اول بجانا سے ہے اور بجائے ثانی فارسی ہے ۱۲۔ (۶) ساز - سامان و اسباب و چیزیکہ مطربان نوازند مثل دف و چنگ و ستار ۱۲۔ (۷) طرب - محرکہ، شادمانی و اندوہ از لغات اضداد است جنبش و میل بسوئے چیزے والفعل من سمع ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ

قصرِ دنیٰ کے راز میں، عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روحِ قدس سے پوچھیے، تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوہ، اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نورِ مہر میں، مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

ہائے رے ذوقِ بے خودی، دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی، گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو دے نور و داغِ عشق، پھر میں فدا دو نیم کر
مانا ہے حسن کے شقِ ماہ، آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں

دل کو ہے فکر کس طرح، مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک، ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

باغ میں شکرِ وصل تھا، ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے، خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاسِ شرع، دونوں کا حسن کیوں کر آئے
لا اسے پیشِ جلوۂ زمزمۂ (۱) رضا کہ یوں

(صفحہ ۳۸ تا ۳۹ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا:

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ — پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ
ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے — توئی خود ساز و سامانم اغثنی یارسول اللہ
شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن — مریضِ دردِ عصیانم اغثنی یارسول اللہ

---

(۱) زمزمہ - بفتح ہر دو زای معجمہ نغمہ و ترنم باشد کہ باہستگی سرایند ۱۲- منہ نصرہ اللہ القوی۔

گزیدم راہِ بینایان، فتادم درچہِ عصیان — بیا اے خلیلِ رحمانم، اغثنی یارسول اللہ

گنہ برسر بلا بارد، دلم دردِ ہوا دارد — کہ داند جز تو درمانم، اغثنی یارسول اللہ

اگر رانی و گر خوانی، غلامم انت سلطانی — دیگر چیزے نمیدانم، اغثنی یارسول اللہ

بکہفِ رحمتم پرور، زقطمیرم (۱) منہ کمتر — سگِ درگاہِ سلطانم، اغثنی یارسول اللہ

گنہ در جانم آتش زد، قیامت شعلہ می خیزد — مدد اے آبِ حیوانم، اغثنی یارسول اللہ

چو مرگم نخلِ جان سوزد، بہارم را خزان سوزد — نہ ریزد برگِ ایمانم، اغثنی یارسول اللہ

چو محشر فتنہ انگیزد، بلائے بے امان خیزد — بجویم از تو درمانم، اغثنی یارسول اللہ

پدر را نفرتے آید، پسر را وحشت افزاید — تو گیری زیرِ دامانم، اغثنی یارسول اللہ

عزیزان گشتہ دور از من، ہمہ یاران نفور از من — درین وحشت ترا خوانم، اغثنی یارسول اللہ

گدائے آمد اے سلطان، بامیدِ کرم نالان — تہی دامان مگردانم، اغثنی یارسول اللہ

اگر میرانیم از در، بگو بنما درے دیگر — کجا نالم کرا خوانم، اغثنی یارسول اللہ

گرفتارم رہائی دہ، مسیحا مومیائی عہ دہ — شکستم رنگ سامانم، اغثنی یارسول اللہ

رعایت سائلِ بے پر، توئی سلطانِ لاتنہر — شہا بہرے ازین خوانم، اغثنی یارسول اللہ

(صفحہ ۶۲-۶۳ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور یوں فرمایا!

یا خدا بہرِ جنابِ مصطفیٰ امداد کن — یا رسول اللہ از بہرِ خدا امداد کن

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین — یا امان الکافرین یا ملتجی امداد کن

نیرا نور الہدیٰ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ — اے رخت آئینۂ ذاتِ خدا امداد کن

یا مفیض الجود یا سر الوجود اے تخمِ بود — اے بہارِ ابتداء و انتہا امداد کن

یا طبیب الروح یا طیب الفتوح اے پے فتوح — مظہرِ سبوحِ پاک از عیبہا امداد کن

حرزَ من لا حرزَ لہ یا کنزَ من لا کنزَ لہ — عزَّ من لا عزَّ لہ یا مرتجیٰ امداد کن

---

(۱) قطمیر - بالکسر نام سگ اصحاب کہف است و معنایش پوست باریک تخم خرما ۱۲ - منہ نصرہ اللہ تعالیٰ ونصرہ

عہ مومیائی نام قریہ است از مضافات فارس و قریب آن در کوہ غارے است بعد از انسال دران چشمہ چوں جوش آید برکنارش رسوبی [illegible]

اے ثروتِ (۱) بے ثروتان اے قوتِ بے قوتان — اے پناہِ بیکسان اے غمزدا (۲) امداد کن
اے مغیث (۳) اے غوث (۴) اے غیث اے غیاثِ نشاسین — اے غنی اے مغنی اے صاحب حیا امداد کن
نعمتِ بے محتنا اے منتِ بے منتہا — رحمتا بے زحمتا عینِ عطا امداد کن
اے گدایت جنّ و انس و حور و غلمان و ملک — وے فدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن
اے عطا پاش اے خطاپوش اے عفوکیش اے کریم — اے سراپا رافتِ ربّ العلیٰ امداد کن
اے بہین (۵) عطرے ز اعلیٰ جونہ (۶) عطارِ قدس — اے مہین (۷) دُرے ز دُرج (۸) اصطفیٰ امداد کن
اے کہ عالم جملہ دانندت مگر عیب و قصور — سرورِ بے نقص شاہِ بے خطاء امداد کن
بندہ مولیٰ و مولائے تمامی بندگان — اے ز عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن
اے علیم اے عالم اے علّام اعلم اے علم — علم تو مغنی ز عرضِ مدعا امداد کن
اے برای ہر دلِ مغشوش و چشم پُر غبار — خاکِ کویت کیمیا (۹) و توتیا (۱۰) امداد کن
اے بدستِ تو عنانِ کن مکن (۱۱) کن لا تکن — وے بحکمت عرش و ما تحت الثریٰ (۱۲) امداد کن
جانِ جان جانِ جہان، جانِ جہان را جانِ جان — بلکہ جانہا خاکِ نعلینت شہا امداد کن
من علیہا فانِ آقا آنچہ بر روی زمین است — در تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن
کل شیءٍ ہالک الا وجہہ اے آنکہ خلق — در تو مستہلک، تو در ذاتِ خدا امداد کن

---

(۱) ثروت - بالفتح بسیاری مال و مہتری ۱۲۔ (۲) غمزدا - زدا، یا از زدن است و زاہد از بیست و پنج معنیٰ دارد و یا از زدای است بکسر اول بروزن فزای بمعنیٰ پاکیزہ و صاف کنندہ بشرط ترکیب اسم است و یا از زدودن است بضمتین زنگ از چیزی دور کردن و صاف و روشن کردن آئینہ و تیغ وغیرہ ۱۲۔ (۳) مغیث - اغاثہ فریاد رسیدن و غیاث بالکسر اسم فیہ صارت الواو یاءً الکسرۃ ما قبلہا ۱۲۔ (۴) غوث - فریاد رس قال الفراء اجاب اللہ غوثہ و لم یأت فی الاصوات شیء بالفتح غیرہ و انما یأتی بالضم مثل بکاء و دعاء او بالکسر مثل نداء و صیاح ۱۲۔ (۵) بہی - بکسرتین بمعنی نکوئی و بہتری و صحت و ترقی دولت و تندرستی مرکب از بہ و یای مصدری بہین - بہتر ۱۲۔ (۶) جونہ - بالضم و واو عطر دان و طبلہ عطار ۱۲۔ (۷) مہین - بکسرتین و یا و نون در فارسی بمعنی بزرگتر ۱۲۔ (۸) درج - بالضم صندوقچہ و طبلہ کہ پیرایہ و جواہر در آن نہند ۱۲۔ (۹) کیمیا - سیم را زر سرخ کردن ۱۲۔ (۱۰) توتیا - مس کشتہ و سرمہ ۱۲۔ (۱۱) کن مکن - بمعنی امر و نہی کہ حکومت عبارت از آنست ۱۲۔ (۱۲) تحت الثریٰ - ثریٰ - بفتح اول و ثانی خاک نمناک و زیر زمین ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ۔

سہل کارے با شدت تسہیل ہر مشکل ازان   کہ ہر چہ خواہی میکند فوراً مرا امداد کن

وار ہان از "من" مرا بے "من" سوئے خود خوان مرا

مدعا بخشا ولے بے مدعا امداد کن

(صفحہ ۳۹-۴۰ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور اپنی مثنوی ردِ امثالیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

مصطفی نورِ جنابِ امرِ کن   آفتابِ برجِ علمِ من لدن

معدنِ اسرارِ علام الغیوب   برزخِ بحرینِ امکان و وجوب

بادشاہِ عرشیان و فرشیان   جلوہ گاہِ آفتابِ کن فکان

راحتِ دل قامتِ زیبائے او   ہر دو عالم والہ و شیدائے او

جانِ اسمٰعیل بر رویش فدا   از دعا گویانِ خلیلِ مجتبیٰ

گشت موسیٰ در طلبِ جویانِ او   ہست عیسیٰ از ہوا (۱) خواہانِ او

بندگانش حور و غلمان و ملک   چاکرانش سبز پوشانِ فلک

مہرِ (۲) تابانِ علومِ لم یزل   بحرِ مکنوناتِ (۳) اسرارِ ازل

ذرہ زان مہر بر موسیٰ دمید   گفت من باشم بعلمِ اندر فرید

رشحہ زان بحر بر خضر اوفتاد   تا کلیم اللہ راشد اوستاد

پس درا زین قدرِ شاہِ انبیاء   لیک مجبورم زِ فہمِ اغبیاء

وصفِ او از قدرتِ انسان و راست   حاش للہ ایںہمہ تفہیم راست

مصطفی مہریست تابان بالیقین   منتشر نورش بہ طبقاتِ زمین

مستنیر از تابشِ یک آفتاب   عالمے واللہ اعلم بالصواب

گرچہ یک باشد خود آن مہرِ سنی   احوالش ہفت بینداز کجی

---

(۱) ہوا - محبت ۱۲- (۲) مہر - سورج - شمس - آفتاب (۳) مکنونات - پوشیدہ

دو همی بینند یک را احولان ... الامان زین هفت بینان الامان
چشم کج کرده چو بینی ماه را ... ز احولی بینی دو آن یکتاه را
گوئی از حیرت عجب امریست این ... خواجه دو شد ماه روشن چیست این
راست گردی چشم شد رفع حجاب ... یک نماید ماه تابان یک جواب
راست کن چشم خود از بهر خدائے ... هفت بین کم باش اے هرزه ولای (۱)
ای برادر دست در احمد بزن ... بر کجی نفس بد دیگر متن
رو تشبث کن بذیل مصطفیٰ ... احولی بگداز سوگند خدا
در دو عالم نیست مثل آن شاه را ... در فضیلتها و در قرب خدا
ماسوای الله نیست مثلش از یکے ... برتر است از وی خدائے منتهے
انبیاء سابقین اے محتشم ... شمعها بودند در لیل و ظلم
درمیان ظلمت و ظلم و غلو ... مستنیر از نور هریک قوم او
آفتاب خاتمیت شد بلند ... مهر آمد شمعها خامش شدند

نور حق از شرق بیمثلی بتافت ... عالمے از تابش او کام یافت
دفعةً برخاست اندر مدح او ... از زبانها شور لامثل له
چشمها بودند این ربانیان ... مزرع دل بهره یاب از فیض شان
ابر آمد کشتها سیراب کرد ... کلهائے خشک را شاداب کرد
حق فرستاد این سحاب باصفا ... کے یطهرنا و یذهب رجسنا
بارش او رحمت رب العلیٰ ... شور رعدش رحمة مهداة انا
رحمتش عام است بهر همگنان ... لیک فضلش خاص بهر مومنان
چون بهٔ بیمثلیش را منحرف ... کے شوی از بحر فیضش مغترف
نیست فضلش بهر قوم بے ادب ... یخطف ابصارهم برق الغضب
چون بہ بینند آن سحاب ایشان ز دور ... عارض ممطر (۲) بگویند از غرور

---

(۱) ہرزہ ولای - بیہودہ گو چراکہ لائیدن بمعنی گفتن است ۱۲
(۲) فلما راوہ عارضا الایۃ ۲۴ الاحقاف ۱۲ - منہ نصرہ اللہ

بَل ھُوَ مَا اسْتَعْجَلوا خِزْیِ عَظِیم ‏ ‏ ‏ اُرْسِلَت رِیحٌ بِتَعذِیبِ اَلِیم

فَیض شُد بَا غَیظ گرم اِخْتِلاط ‏ ‏ ‏ حَبَّذَا اَبرِے عَجَب خُوش اِرْتِبَاط

خِرْمَنِے (۱) گَشْ سُوخْت بَرْقِ غَیظِ اُو ‏ ‏ ‏ گُفت قُرْآن اَلسَّقَر مَثْوٰی (۲) لَہٗ

مَزرَعِے گَشْ آب دَاد آن بَحْرِ جُود ‏ ‏ ‏ حَق بَہ تَنْزِیلِ مُبِینِ وَصْفَش نُمُود

قُل کَزَرْعٍ اَخْرَجَ الشَّطْاَ (۳) اِلٰی ‏ ‏ ‏ اٰزَرَ فَاسْتَغْلَظَ ثُمَّ اسْتَویٰ

یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کَالْمَآءِ الْمَعِیْن ‏ ‏ ‏ کَے یَغِیظَ الْکَافِرِیْنَ الظَّالِمِیْن

اَبرِ نَیسَان سْت اِین اَبرِ کَرَم ‏ ‏ ‏ دُرِّ رَخْشَان آفرِین دَر تَعْرِیم

قَطْرَۂ کَز وَی چَکِید اَنْدَر صَدَف ‏ ‏ ‏ گُوہَرِ رَخْشَنْدَہ شُد بَاصَد شَرَف

بَحْرِ ذَاخِر شَرْعِ پَاکِ مُصْطَفٰی ‏ ‏ ‏ دَان صَدَف عَرْشِ خِلَافَت اَے فَتٰی

قَطْرَہ ہَا آن چَار بَزْم آرَاے اُو ‏ ‏ ‏ زَانکِہ اُو کُل بُود وشَان اَجْزَاے اُو

بَرگہَاے آن گُلِ زِیبَا بُدَنْد ‏ ‏ ‏ رَنگ وُ بُوے اَحْمَدِی مِی دَاشْتَنْد

قَصْدِ کَارِے کَرد آن شَاہِ جَوَاد ‏ ‏ ‏ ہَر یَکِے اِنِّی لَہٗ گُویَان رِسْتَاد

جُنبِشِ اَبرُو نَہ تَکْلِیفِ کَلَام ‏ ‏ ‏ خُود بُوَد اِین کَار آخِر وَالسَّلَام

آن عَتِیقُ اللّٰہ اِمَامُ الْمُتَّقِین ‏ ‏ ‏ بُود قَلْبِ خَاشِعِ سُلْطَانِ دِین

وَان عُمَر حَق گُو زَبَانِ آن جَنَاب ‏ ‏ ‏ یَنْطِقُ الْحَقُّ عَلَیْہِ وَالصَّوَاب

بُود عُثْمَان شَرْمگِین چَشْمِ نَبِی ‏ ‏ ‏ (رض) تِیغ زَن دَسْتِ جَوَادِ اُو عَلِی

نِیست گَر دَسْتِ نَبِی شِیرِ خُدَا ‏ ‏ ‏ چُون یَدُ اللّٰہ (۴) نَام آمَد مَر اُورا

دَسْتِ اَحْمَد عَینِ دَسْتِ ذُوالْجَلَال ‏ ‏ ‏ آمَد اَنْدَر بَیْعَت وُ اَنْدَر قِتَال

سَنگرِیزَہ مِی زَنَد دَسْتِ جَنَاب ‏ ‏ ‏ مَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ آیَد خِطَاب

وَصْفِ اَہْلِ بَیْت آمَد اَے رَشِید ‏ ‏ ‏ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ یَدُاللّٰہِ (۴) الْمَجِید

---

(۱) خِرْمَنِے - خرمن بِالْکَسْرِ تودۂ غلہ مالیدہ و باکاہ آمیختہ یا تودۂ غلہ صاف وَبِالْفَتْحِ انبارِ خوشہ و درخت و غلہ کہ ہنوزش از پای گاوان مالیدہ و شکستہ نباشند ۱۲ - (۲) مَثْوٰی لَہٗ - ۲۹ النَّحل و آیت ۶۸ سُورۂ الْعَنْکَبُوْت و آیت ۳۲ سُورۂ الزُّمَر ۱۲ (۳) قَوْلُہٗ الشَّطْاَ - دیکھو آیت ۲۹ سورۂ الْفَتْح ۴۸-۱۲ (۴) قَوْلُہٗ یَدُ اللّٰہِ - یَا یَدَ اللّٰہِ دیکھو صفحہ ۴۱ جلد ۲ فتوحاتِ مَکِّیَّہ ۱۲ - مِنْہُ نصرہ اللّٰہ

شرح این معنی برون از آگہی ست — پارسا دان اندرین رہ بیرہی ست
تا ابد گر شرح این معضل (ن) کنم — عجز تحریر ہیچ بود حاصلم
الغرض محمد رسل آن عالی جناب — سایہ سان معدوم پیش آفتاب
مستحق بروی ہمہ اسلامیان — سنیان و بدعیان مستمان
روز محشر چون خطاب آید ز عرش — ای نطیقان فلک سکان فرش
ہیچ مے بینید در ارض و سما — مثل و شبہ بندہ ما مصطفی
یک زبان گویند نے ای کریم — کس عدیلش نیست باللہ العظیم

## اب آپ سن لیں امام احمد رضا خان افغانی کا فغانِ جانِ غمگین بر آستانِ والا تمکین اسد اللہ المرتضی کرم اللہ وجہہ الاسنی امداد کن

مرتضی شیر خدا مرحب (۱) کشا خیبر کشا — سرورا لشکر کشا مشکل کشا امداد کن
حیدرا اژدر (۲) درا (۳) ضرغام (۴) بابل (۵) منظرا — شہر عرفان را درا (۶) روشن درا امداد کن
ضیغما (۷) غیظ و غما زیغ و فتن را راغما — پہلوان حق امیرا لافتی امداد کن
ای خدا را تیغ و ای اندام احمد را جگر — یا علی یا بوالحسن یا بوالعلی امداد کن
یا ید اللہ یا قوی یا زور بازوی نبی — من ز پا افتادم ای دست خدا امداد کن
ای نگار راز دار قہر اللہ انتجی (۸) — ای نگار لالہ زار انما امداد کن
ای تنت را جامہ پر زر جلوہ باری عبا (۹) — ای سرت را تاج گوہر ہل اتی امداد کن
ای رخت را غازہ تطہیر و اذہاب نجس — ای لبت را مایہ فصل القضا امداد کن
ای تحیات و حریر ایمن ز شمس و زمہریر — ای ترا فردوس مشتاق رضا امداد کن
ای بحضرت روز حسرت رو بحضرت جان بسوز — شکر این نصرت بیک نظرت مرا امداد کن

---

(۱) مَرحَب- بِالْفَتْحِ وَحای مہملہ مفتوح فراخ شدن و جای فراخ و فراخ سالی وَمَرحَب کمقعد از اعلام است نام بتی کہ در حضر موت بود ۱۲۔ (۲) اژدر- مارِ بزرگ، اجگر ۱۲۔ (۳) دَرا- جرس ۱۲۔ (۴) ضِرغام- بِالْکَسْرِ شیر وَبِالْفَتْحِ غلط است ۱۲۔ (۵) بابل- ترسانیدن- ہول ۱۲۔ (۶) دُر- بضم در و بفتح و تشدید خوبی و نیکوئی لِلّٰہِ دَرُّہٗ ۱۲۔ (۷) ضَیغَما- بِفَتْحِہِمَا گزیدن ضغم و ضغامۃ بِالضَّمِّ گزیدہ و انداختہ ضیغم گزندہ و شیر۔ (۸) اِنْتَجٰی- راز گفتن- یُقَالُ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنِ اللّٰہُ انْتَجَاہُ برگزیدن کسی را برای راز ای اَللّٰہُ اَمَرَنِیْ اَنَا اُنَاجِیْہِ وَالْحَدِیْثُ مَرْوِیٌّ عَنْ سَیِّدِنَا جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انظر صفحہ ۶۶۶ - اَشِعَّۃُ اللَّمَعَات ترجمہ مشکوۃ ج ۴ کتاب الفتن مناقب سیدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فصل ۲۔ (۹) عَبْوٌ- عَبَا (ن) ع ب و- روشن گردیدن ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ۔

یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمطریر
یا بہیج القلب فی یوم الاسٰی امداد کن

ای وقایم رجم ہم امنت زشر مستطیر
مجرم ہیجوم از کفر وقا امداد کن

ای تنت در راہِ مولیٰ خاک وجانت عرش پاک
بوتراب ای خاکیان را پیشوا امداد کن

ای شبِ ہجرت بجائے مصطفیٰ بر رختِ خواب
ای دمِ شدت فدائے مصطفیٰ امداد کن

ای عدوی کفر و نصب و رفض و تفضیل و خروج
ای علوِ سنت و زینِ ہدیٰ امداد کن

شمع بزم و تیغِ رزم و کوہِ عزم و کانِ حزم
ای گدا و ای فزون تر از گدا امداد کن

(صفحہ ۴۰-۴۱ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور یوں فرمایا!

نفیرِ دلِ تشنگانِ کرب و بلا بر درِ حسین سیدِ شہداء
علیٰ جدہٖ وعلیہ الصلاۃ والثناء

یا شہیدِ کربلا یا دافعِ کرب و بلا
گل رخا شہزادہ گلگون قبا (۱) امداد کن

ای حسین ای مصطفیٰ را راحتِ جان نورِ عین
راحتِ جان نورِ عینم دہ بیا امداد کن

ای زِ حسنِ خلق و حسنِ خلق احمد نسخہ
سینہ تا پا شکلِ محبوبِ خدا امداد کن

جانِ حسن ایمانِ حسن ای کانِ حسن ای شانِ حسن
ای جمالت لمع (۲) شمع من رای امداد کن

جانِ زہرا (۳) و شہیدِ زہر را زور و ظہیر
زہرت (۴) از بارِ تسلیم و رضا امداد کن

ای بواقع بے گسانِ دہر را زیبا کسے
وی بظاہر بیکسِ دشتِ جفا امداد کن

ای گلویت گہ لبانِ مصطفیٰ را بوسہ گاہ
گہ لبِ تیغِ لعین را حسرتا امداد کن

ای تنِ تو گہ سوارِ شہسوارِ عرش ناز
گہ چنان پامالِ خیلِ اشقیا امداد کن

ای دل و جانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو
ای لبت شرح رضینا بالقضا امداد کن

---

(۱) قبا- بفتح جامہ دو تہی معروف ۱۲۔ (۲) لمع (ف) لمعاً و لمعاناً درخشید و روشن شدن۔ ۱۲ (۳) زہرا- بفتح اول و سکون دوم لقب سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا از انکہ آن حضرت سفید پوست بودند ماخوذ از زہرۃ بالضم بمعنی بیاض و حسن است ۱۲۔ (۴) زہرۃ- تازگی و خوبی بالفتح و بحرک گیاہ و شگوفہ ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ و نضرہ

اے کہ سوزت خان و مان ابرا آرش زدے ، گر نبودے گریہ ارض و سما امداد کن
بے چہ بحر و تشنگی گو ز لب وراین تشنگی خاک بر فرق فرات از لب ما امداد کن
ابر گوہر گر مبارک و نہر گوہر گر مرز خود لبت تسنیم رحیق و نیفت حبذا امداد کن

(صفحہ ۴۱-۴۲ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور فرمایا!

یللی (۱) خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم — رقصم و جوشد زہر موئیم ندا امداد کن
طرفہ (۲) تر سازے زنم بر لب زدہ مہر ادب — خیزد از ہر تار جیب من صدا امداد کن
بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پائے سگش — ورنہ بخشند پیش شہ کریم شما امداد کن
آہ یا غوثاہ (۳) یا غیثاہ (۴) یا امداد کن — یا حیوۃ الجود یا روح المنا (۵) امداد کن
یا ولی الاولیاء ابن نبی الانبیاء — اے کہ پایت بر رقاب اولیاء امداد کن
دست بخش حضرت حماد زینب دست خود — از تو دستے خواہد ایں بیدست و پا امداد کن
مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فریق — فاضلان واصلان را مقتدا امداد کن
واشیان بر بندہ از ہر سو ہجوم آوردہ اند — یا عزوما قاتلا عند الوغا امداد کن
بہر لاخوف علیہم نجنا ربنا نخاف — بہر لا ہم یحزنون عما زدا امداد کن
اے با مصار کرم دو قرن پیشین دو حرم — تو بملک اولیاء چون ایلیا (۶) امداد کن
عزنا یا حرزنا یا کنزنا یا فوزنا — لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن
شاہ دین عمر حسن ماہ زمین مہر زمن — گاہ تمکین بحر فتن برق فنا امداد کن
طیب الاخلاق و حق مشتاق و واصل بے فراق — نیر الاشراق و لامع السنا امداد کن

---

(۱) یللی - بفتح اول و تشدید لام و کسر لام ثانی و یای مجہول کلمہ ایست کہ جوانان در ہنگام نشاط گویند ۱۲ (۲) طرفہ - بالضم چیزے نو و خوش و مجازا بمعنی معشوق ۱۲۔ (۳) غوث - بالفتح فریادرس ۱۲۔
(۴) غیث - بالفتح باران و باریدن و بارانیدن ۱۲۔ (۵) منا - جمع منایا، کغنیۃ مرگ و اجل - منون کصبور بسیار منت نہندہ منی کرحی مرگ - منوۃ بالضم و شد الواو آرزو - امنیۃ بالضم و شد الیاء آرزو امانی جمع منہ قولہ تعالی الا امانی - البقرہ ۷۸ تمنی آرزو بردن ۱۲۔ (۶) ایلیا - بمعنی صدیق اکبر است - بہ لغت سریانی و نام شہرے و نام بیت المقدس و لقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نام حضرت خضر علیہ السلام ۱۲
منہ نصرہ اللہ تعالی و نصرہ

مہرباں تر بر منی از من، از من آگہ تر زِ من
چند گویم سیدا جود الندیٰ (۱) امداد کن

یا الٰہی ذیل این شیران گر قسم بندہ را
از سگانِ شان شمار و دائما امداد کن

بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست
بہر محبوب تو زان گوید رضا امداد کن

مظہر عون اند و اینجا مغز حرفی بیش نیست
یعنی ای رب نبی و اولیاء امداد کن

نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست
یا الٰہ الحق الیک المنتہیٰ امداد کن

(صفحہ ۴۳ تا ۴۷ حصہ دوم حدائق بخشش)

## "اکسیرِ اعظم"

اَلْقَصِیْدَۃُ الْمَجِیْدَۃُ الْمَقْبُوْلَۃُ اِنْشَاءُ اللّٰہُ فِیْ مَنْقَبَۃِ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
لِلْاِمَامِ الْھُمَامِ اَحْمَدْ رِضَا خَانَ الْاَفْغَانِیِّ الْمُقْرِیِّ اَصْلاً وَالْبَرَیْلَوِیِّ وَصْلاً

مَطْلَعِ تشبیب (۲) و ذکر عاشق شدن حبیب

یادِ عِشْق میں قَصِیْدَۃ مَجِیْدَہ کا ایک مَطْلَع اور حبیب کے عاشق ہوجانے کا ذِکْر و چرچا

اَیکہ صد جان بستہ در ہر گوشۂ دامان توئی
دامن افشانی و جان بارد چرا بیجان توئی

---

(۱) اَلنَّدیٰ - نَدا بفتح نون - تری نَدیٰ گرفتی خاک نمناک و نم و تری - روز و پیہ و باران و تری و چیزی است کہ بدان خوشبوی کنند مانند بخور و پایان چیزی و نہایت آن۔ ۱۲ (۲) تشبیب : یاد عشق میں، مدح ممدوح سے پہلے غزل و قصیدہ، جس کی ابتداء میں ذکر معشوق سے آراستہ، پیراستہ، مزین و شائستہ ایسے چند ابیات کہہ دینا جس سے شاعر آتش شوق بھڑکائے اور اس میں اشتعال پیدا کرے تشبیب کہلاتا ہے اور مطلع اس قصیدہ کا بیتِ اول ہوتا ہے جس کے دونوں مصرعوں کا قافیہ برابر ہوتا ہے اور اس میں حبیب کے عاشق ہوجانے کا ذکر و بیان ہوتا ہے اور اس بیت کا کلمہ آخرہ جس کا اعادہ واجب ہوتا ہے قافیہ کہلاتا ہے اور اس قصیدہ کا مبنٰی بھی وہی کلمہ آخرہ ہوتا ہے۔ ۱۲۔ تشبیب : غزل گفتن یعنی صورت و جمال زنی و حال خود بادی از عشق گفتن و آغاز کردن مقصود ۱۲۔ تشبیب : ذکر احوال ایام شباب کردن و صفت معشوق ۱۲ ۔ و تشبیب در لغت آتش افروختن و باصطلاح شعراء آنچہ درابتداء قصیدہ قبل از مدح ممدوح بیتے چند دربیان عشق ذکر کنند چرا کہ شاعر بذکر معشوق آتش شوق را اشتعال می دہد۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ و نضرہ۔

بَاغِہَا گَشْتَمْ بَجَانِ تُوْ کِہْ بے مَانَاسْتِیْ
یَارَبْ آنْ گُلْ خُوْدْ چِہْ گُلْ بَاشَدْ کِہْ بُلْبُلْ سَانْ تُوْئِیْ
مَنْکِہْ بے گِرْیَمْ سَزَائِے مَنْ کِہْ رُوْیَتْ دِیْدَہْ اَمْ
تُوْ کِہْ آئِیْنَہْ نَہْ بِیْنِیْ اَزْ چِہْ رُوْگِرْیَانْ تُوْئِیْ
یَا مَگَرْ خُوْدْ رَا بَرُوْی خُوْیِشْ عَاشِقْ کَرْدَہٗ
یَا حَسِیْنْ تَرْ دِیْدَہٗ اَزْ خُوْدْ کِہْ صَیْدِ آنْ تُوْئِیْ

## گُرِیْزِ رَبْطْ آمِیْزْ بَسُوْئِے مَدْحِ ذَوْقْ اَنْگِیْزْ
(رَبْطْ آمیزِ گریز بَجَانِبِ مِدْحَتِ ذوق انگیز)

یَا ہَمَانَا پَرْتَوِے اَزْ شَمْعِ جِیْلَانْ بَرْتُوْ تَافْتْ
کِاِیْنْچُنِیْنْ از تَابِشْ وْ تَبْ ہَرْ دُوْ بَاسَامَانْ تُوْئِیْ
آنْشَہِے کَانْدَرْ پَنَاہَشْ حُسْنُ وْ عِشْقْ آسُوْدَہْ اَنْدْ
ہَرْ دُوْ رَا اِیْمَانْ کِہْ شَاہَا مُلْجَاءِ مَایَانْ تُوْئِیْ
حُسْنْ رَنْگَشْ عِشْقْ بُوْیَشْ ہَرْ دُوْ بَرْ رُوْیَشْ نِثَارْ
اِیْنْ سَرَایَدْ جَانْ تُوْئِیْ وَانْ نَغْمَہْ زَنْ جَانَانْ تُوْئِیْ
عِشْقْ دَرْ نَازَشْ کِہْ تَاجَانَانْ رَسَانِیْدَمْ تُرَا
حُسْنْ دَرْبَالَشْ کِہْ خُوْدْ شَاہِیْ زِ مَحْبُوْبَانْ تُوْئِیْ
عِشْقْ گُفْتَشْ سَیِّدَا بَرْخِیْزْ وْ رُوْ بَرْخَاکْ نِہْ
حُسْنْ گُفْتْ اَزْ عَرْشْ بِگْزَرْ پَرْتَوِ یَزْدَانْ تُوْئِیْ

## اَلْاِلْتِفَاتُ اِلَی الْخِطَابِ مَعَ تَقْرِیْرِ جَامِعِیَّتِہِ الْحُسْنَ وَ الْعِشْقَ

(اس جامع خطاب کی جانب جس میں ممدوح کے حسن اعلیٰ اور عشق اولیٰ کا ثبات ہو برگشتہ نظر کرنا)

سَرْوَرَا جَانْ پَرْوَرَا حَیْرَانَمْ اَنْدَرْکَارِ تُوْ
حَیْرَتَمْ دَرْ تُوْ فُزُوْنْ بَادَا سِرِّ (۱) پِنْہَانْ تُوْئِیْ

سُوْزِیْ اَفْرُوْزِیْ گُدَازِیْ بَزْمِ جَانْ رُوْشَنْ کُنِیْ
شَبْ بَیَا اِسْتَادَہْ گِرْیَانْ بَادِلِ بِرْیَانْ تُوْئِیْ

گِرْدِ تُوْ پَرْوَانَہْ وُ رُوْیِ تُوْ یَکْسَانْ بَرْ طَرَفْ (۲)
رُوْشَنَمْ شُدْ کز ہَمَہْ رُوْ شَمْعْ اَفْرُوْزَانْ تُوْئِیْ

شَہْ کَرِیْمْ اَسْتْ اَیْ رِضَا دَرْ مَدْحِ سَرْکُنْ مَطْلَعِیْ (۳)
شَکَّرَتْ بَخْشَدْ اَگَرْ طُوْطِیِٔ مِدْحَتْ خُوَانْ تُوْئِیْ



### اَوَّلُ مَطَالِعِ الْمَدْحِ

(مَدْحْ وُ مِدْحَتْ کا اَوَّلِ مَطَالِعْ)

پِیْرِ پِیْرَانْ مِیْرِ مِیْرَانْ اَیْ شَہِ جِیْلَانْ تُوْئِیْ
اُنْسِ جَانِ قُدْسِیَانْ وُ غَوْثِ اِنْسْ وُ جَانْ تُوْئِیْ (۴)

---

(۱) قَوْلُہٗ سِرّ - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الثَّانِیَۃَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ فِیْ اِخْتِصَارِ مَنَاقِبِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ وَ جَمَاعَۃٍ مِمَّنْ عَظَّمَہٗ مِنَ الشُّیُوْخِ الْاَکَابِرِ۔ ۱۲ (۲) بر طرف - اُنْظُرِ الصَّفْحَۃَ ۱۳۹ ج ۳ اَلْفُتُوْحَاتُ الْمَکِّیَّۃُ - بیعت از قطب اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ وَ ثَلٰثُمِائَۃٍ فِیْ مَعْرِفَۃِ مَنْزِلِ مُبَایَعَۃِ الثَّبَاتِ الْقُطْبَ ۱۲۔ (۳) مَطْلَعِیْ - مَطْلَعْ بفتح میم و کسر لام بیت اوّل از غزل و قصیدہ کہ در ہر دو مصراع کافیہ داشتہ باشد۔ (۴) اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الثَّالِثَۃَ وَ السِّتُّوْنَ وَ کَذَا الْحِکَایَۃَ الثَّالِثَۃَ عَشَرَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ۔

## زِیبِ مَطْلَعْ
(مَطْلَعْ کی زِیبُ وُ زِیْنَتْ)

سَرْ تُوْئِیْ سَرْوَرْ تُوْئِیْ سَرْ رَا سَرُوْ سَامَانْ تُوْئِیْ
جَانْ تُوْئِیْ جَانَانْ تُوْئِیْ جَانْ رَا قَرَارِ جَانْ تُوْئِیْ

ظِلِ ذَاتِ کِبْرِیَا وُ عَکْسِ حُسْنِ مُصْطَفٰی (۱)
مُصْطَفٰی خُوْرْشِیْدُ وُ آنْ خُوْرْشِیْدْ رَا لَمْعَانْ تُوْئِیْ

مَنْ رَاٰنِیْ قَدْ رَاَی الْحَقّ (۲) گَرْ بِگُوْئِیْ مِےْ سَزَدْ
زَانْکِہْ مَاہِ طَیْبَہْ رَا آئِیْنَۂ تَابَانْ تُوْئِیْ

بَارَکَ اللہ نَوْبَہَارِ لَالَہْ زَارِ مُصْطَفٰی
وَہْ چِہْ رَنْگَ سْتْ اِیْنْکِہْ رَنْگِ رَوْضَۂ رِضْوَانْ تُوْئِیْ

جُوْشَدْ اَزْ قَدِّ تُوْ سَرْوْ وُ بَارَدْ اَزْ رُوْیِ تُوْ گُلْ
خُوْشْ گُلِسْتَانِےْ کِہْ بَاشِیْ طُرْفَہْ سَرْوِسْتَانْ تُوْئِیْ

آنْکِہْ گُوْیَنْدْ اَوْلِیَاء رَا ہَسْتْ قُدْرَتْ اَزْ اِلٰہْ
بَازْ گَرْدَانَنْدْ تِیْرْ اَزْ رَہْ اِیْنَانْ تُوْئِیْ (۳)

اَزْ تُوْ مِیْرِیْمُ وُ زِیْئِمْ وُ عَیْشِ جَاوِیْدَانْ کُنِیْمْ
جَانْ سِتَانْ جَانْ بَخْشْ، جَانْ پَرْوَرْ تُوْئِیْ وبَانْ تُوْئِیْ

کُہْنَہْ جَانِےْ دَادَہْ جَانِےْ چُوْنْ تُوْ دَرْبَرْ یَافْتِیْمْ
وَہْ کِہْ مَانْ چَنْدَانْ گِرَانِیْمُ وُ چُنِیْنْ اَرْزَانْ تُوْئِیْ

عَالِمِ اُمِیْ چِہ تَعْلِیْمِےْ عَجِیْبَتْ کَرْدَہْ اَسْتْ
اَوْحَشَ اللہ بَرْعُلُوْمَتْ سِرٌّ وُ غَائِبْ دَانْ تُوْئِیْ

---

(۱) حسن مصطفٰی - دیکھیں حکایت ۶۶۶ خلاصۃ المفاخر۔ ۱۲

(۲) قَدْ رَاَی الْحَق - دیکھئے حکایت ۶۴۷ خلاصۃ المفاخر۔ ۱۲۔

(۳) اینان توئی - دیکھئے حکایت ۶۷۸ خلاصۃ المفاخر ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَضَّرَہٗ

## فِی تَرَقِّیَاتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا
(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کے تَرَقِّیَات میں)

قِبْلَۂ گَاہِ جَانُ وَ دِلْ، پَاکِیِ زِلَوْثِ آبُ وَ گِلْ
رَخْتُ بَالَا بُرْدَہٗ اَزْ مَقْصُوْرَۂ اَرْکَانْ تُوْئِیْ

شَہْسَوَارِ مَنْ چِہْ مِے تَازِیْ کِہْ دَرْگَامِ نُخُسْتُ
پَاکْ بِیْرُوْنْ تَاخْتَہٗ زِیْنْ سَاکِنُ وَ گَرْدَانْ تُوْئِیْ

تَا پَرِیْ بَخْشُوْدَۂ اَزْ عَرْشْ بَالَا بُوْدَۂ
آنْ قَوِیْ پَرْ بَازِ اَشْہَبْ صَاحِبِ طَیْرَانْ تُوْئِیْ

سَالْہَا شُدْ زِیْرِ مَہْمِیْزَ سْتُ اَسْپِ سَالِکَانْ
تَا عِنَانْ دَرْ دَسْتْ گِیْرِیْ آنْ سُوْئِے اِمْکَانْ تُوْئِیْ

## فِی کَوْنِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سِرًّا لَا یُدْرَکُ
(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ راز ہیں جس کا ادراک نہیں ہوسکتا)

اِیْنْ چِہْ شَکْلَ سْتُ اِیْنْکِہْ دَارِیْ تُوْ کِہْ ظِلِّے بَرْتَرِیْ
صُوْرَتِے بِگْرِفْتَہٗ بَرْ اَنْدَازَۂ اَکْوَانْ تُوْئِیْ (۱)

یَا مَگَرْ آئِنَۂ اَزْ غَیْبْ اِیْنْ سُوْ کَرْدَہٗ رُوْئِیْ
عَکْسْ مِے جُوْشَدْ نُمَایَانْ دَرْ نَظَرْ زِیْنْسَانْ تُوْئِیْ

یَا مَگَرْ نَوْعِے دِیْگَرْ رَا ہَمْ بَشَرْ نَامِیْدَہٗ اَنْدْ
یَا تَعَالَی اللّٰہ اَزْ اِنْسَانْ گَرْ ہَمِیْنْ اِنْسَانْ تُوْئِیْ

---

(۱) اندازہ اکوان توئی - بیین حکایت ٦٦٣ خلاصۃ المفاخر ـ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ۔

## فِی جَامِعِیَّتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لِکَمَالَاتِ الظَّاہِرِ وَالْبَاطِنِ

(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کمالات کا جامع ہیں ظاہر میں بھی، باطن میں بھی)

شَرْعٖ اَزْ رُوْیَتْ چَکَدْ، عِرْفَانْ زِ پَہْلُوْیَتْ دَمَدْ
ہَمْ بَہَارِ اِیْنْ گُلْ وُ ہَمْ اَبْرِ آنْ بَارَانْ تُوْئِیْ

پَرْدَہْ بَرْگِیْر اَزْ رُخَتْ اَیْ مَہْ کِہْ شَرْحِ مِلَّتِیْ
رُخْ بِپُوْشْ اَیْ جَانْ کِہْ رَمْزِ بَاطِنِ قُرْآنْ تُوْئِیْ

ہَمْ تُوْئِیْ قُطْبِ جَنُوْبْ وُ ہَمْ تُوْئِیْ قُطْبِ شِمَالْ
نِیْ غَلَطْ کَرْدَمْ مُحِیْطِ عَالَمِ عِرْفَانْ تُوْئِیْ (۱)

ثَابِتْ وُ سَیَّارَہْ ہَمْ دَرْ تُسْتْ وُ عَرْشِ اَعْظَمِیْ
اَہْلِ تَمْکِیْنْ اَہْلِ تَلْوِیْنْ جُمْلَہْ رَا سُلْطَانْ تُوْئِیْ (۲)

(فِیْ اِرْثِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْخُلَفَاءِ وَنِیَابَتِہٖ لَہُمْ)

آپ رضی اللہ تعالی عنہ تمام انبیاء و خلفاء انبیاء علی الانبیاء و خلفائھم صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ کا وارث و نائبِ اعظم ہیں

مُصْطَفٰی سُلْطَانِ عَالِیْجَاہْ وُ دَرْ سَرْکَارِ اُوْ
نَاظِمِ ذُوالْقَدْرِ بَالَا دَسْتْ وُ وَالَا شَانْ تُوْئِیْ

اِقْتِدَارِ کُنْ مَکُنْ (۳) حَقْ مُصْطَفٰی رَا دَادَہْ اَسْتْ
زِیْرِ تَخْتِ مُصْطَفٰی بَرْ کُرْسِیٔ دِیْوَانْ (۴) تُوْئِیْ

---

(۱) عِرْفَان تُوئِی - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الثَّامِنَۃَ وَ التَّاسِعَۃَ بعد السِّتِّ الْمِئِیْن لِخُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ

(۲) سلطان توئی - اُنْظُرْ صَفْحَۃَ ۲۷۹ و صَفْحَۃَ ۲۸۰ اَلْحِکَایَۃَ ۶۶۵ - ۶۶۶ و ۶۶۷ قُرَّۃُ النَّاظِرِ و کذا اُنْظُرْ صَفْحَۃَ ۹۵ نَقْدِ النُّصُوْصِ فِی شَرْحِ نَقْشِ الْفُصُوْصِ لِلْعَلَّامَۃِ الْجَامِیِّ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیِّ (ایرانی چھاپ)۱۲

(۳) اِقْتِدَارِ کُنْ مَکُنْ - بمعنٰی امر و نہی کہ حکومت عبارت ازان است۔

(۴) دِیْوَانْ - بِالْکَسْرِ مُعَرَّبِ دِیْوَانْ کہ بیائے مجہول است بمعنٰی جای جمع شدن مردم مَجَازًا بمعنٰی دفتر محاسبہ و کچہری و بمعنٰی دَارُالْعَدَالَۃِ و مکانِ نشستنِ ملوک و امراء و صاحب دارالعدالۃ و صاحب مسند و بمعنٰی داد فریاد و مَاجَرَا و بمعنٰی کتاب و غَزَلْہَا جمع آن دَوَاوِیْنْ بَدْوْ وَاوْ اَسْتْ ۱۲ وَانْظُرْ حِکَایَۃَ ۶۹۶ و ۶۹۸ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ۔

دَورِ آخِرْ نَشْوِ تُو بَرْ قَلْبِ اِبْرَاہِیمْ شُدْ (۱)
دَورِ اَوَّلْ ہَمْنَشِینِ مُوسیٰ عِمْرَانْ تُوئی

ہَمْ خَلِیلِ خُوَانِ رِفْقُ وْ ہَمْ ذَبِیحِ تِیغِ عِشْقْ
نُوحِ کَشْتِیِٔ غَرِیقَانْ خِضْرِ گُمْرَاہَانْ تُوئی

مُوسیٰ طُورِ جَلَالُ وْ عِیسیٰ چَرْخِ کَمَالْ
یُوسُفِ مِصْرِ جَمَالْ اَیُّوبِ صَبْرِسْتَانْ تُوئی

تَاجِ صِدِّیقِی بَسَرْ شَاہِ جَہَانْ آرَاسْتِی
تِیغِ فَارُوقِی بَقَبضَہْ دَاوَرِ (۲) گِیہَانْ (۳) تُوئی

ہَمْ دُو نُورِ جَانُ وْ تَنْ دَارِیْ وْ ہَمْ سَیفُ وْ عَلَمْ
ہَمْ تُوْ ذُوالنُّورَیْنِ وْ ہَمْ حَیْدَرِ دَوْرَانْ تُوئی

## فِیْ تَفْضِیْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الْاَوْلِیَاءِ
## (تمام اولیاء کرام سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا افضل ہیں)

اَوْلِیَاء رَا گَرْ گُہَرْ بَاشَدْ (۴) تُوْ بَحْرِ گَوْہَرِی
وَرْ بَدَسْتِ شَانْ زَرِے دَادَنْدْ زَرْ رَا کَانْ تُوئی

---

(۱) بَرْ قَلْبِ اِبْرَاہِیمْ شُدْ - ببین صفحہ ۱۶۴ دَفْتَرِ اَولْ شَرْحِ مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُومِ لِلْمَثْنَوِی و نیز ببین صفحہ ۱۰ جلد دوم فُتُوحَاتِ مَکِیَّہْ شَرِیفَہْ ۱۲-

(۲) داور - حاکم حکمران ۱۲-

(۳) گیہان - روزگار و جہان بِالْفَتْحِ وَالْکَسْرِ گہان بکاف فارسی و عربی بر دو صحیح باعتبار تغیر لہجہ و گیہان بہائے مجہول امالہ گاہان منسوب بگاہ یعنی وقت و زمانہ چو اگر اشیاء عالم تعلق باوقات دارند لہٰذا بمعنٰی جہان آید ۱۲-

(۴) قولہ اولیاء را گر گہر باشد - ببین حِکَایَتُ الْجَوْہَرِی صفحہ ۸۲ ج ۲ فُتُوحَاتِ مَکِیَّہْ شَرِیفَہْ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ-

وَاصِلَانْ رَا دَرْ مَقَامِ قُرْبِ شَانِے دَادَہْ اَنْدْ
شَوْکَتِ شَانْ شُدْ زِشَانْ وُ شَانِ شَانْ شَانْ تُوْئِیْ

قَصْرِ عَارِفْ ہَرْچِہْ بَالَا تَرْ بِتُوْ مُحْتَاجْ تَرْ
نِے ہَمِیْنْ بَنَّا کِہْ ہَمْ بُنْیَادِ اِیْنْ بُنْیَانْ تُوْئِیْ

## فَصْلٌ مِّنْہُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ التَّلْمِیْحَاتِ (۱)

(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چند کراماتِ عَالِیَہ کی جانب چند اِشارات)

آنکِہْ پَایَشْ بَرْ رِقَابِ اَوْلِیَاءِ عَالَمْ اَسْتْ
وَآنکِہْ اِیْنْ فَرْمُوْدْ وُ حَقّ فَرْمُوْدْ بِاللّٰہ اَنْ تُوْئِیْ

اَنْدَرِیْنْ قَوْلْ آنچِہْ تَخْصِیْصَاتِ بے جَا کَرْدَہْ اَنْدْ
اَزْ زَلَلْ یَا اَزْ ضَلَالَتْ پَاکْ اَزَانْ بُہْتَانْ تُوْئِیْ

بَہْرِ پَایَتْ خُوَاجۂ ہِنْدْ آنْ شَہِ کَیْوَانْ (۲) جَنَابْ
بَلْ عَلٰی عَیْنِیْ وَ رَاْسِیْ گُوْیَدْ آنْ خَاقَانْ تُوْئِیْ

دَرْ تَنِ مَرْدَانِ غَیْبْ آتِشْ زِ عَظْمَتْ مِیْزَنِیْ
بَازْ خُوْدْ آنْ کُشْتِ آتِشْ دِیْدَہْ رَا نَیْسَانْ تُوْئِیْ

آنکِہْ اَزْ بَیْتُ الْمُقَدَّسْ تَا دَرَتْ یَکْ گَامْ دَاشْتْ
اَزْ تُوْ رَہْ بے پُرْسَدْ وُ مُنْجِیْشْ اَزْ نُقْصَانْ تُوْئِیْ (۳)

رَہْرَوَانِ قُدْسْ اَگَرْ آنْجَانَہْ بِیْنَنْدَتْ رَوَاسْتْ
زَانکِہْ اَنْدَرْ حَجْلَۂ قُدْسِیْ نَہْ دَرْمِیْدَانْ تُوْئِیْ

---

(۱) تَلْمِیْح - بِحَائے مُہْمَلَہْ نگاہ سبک کردن بسوئے چیزے و باصطلاح اہل معانی اشارت کردن در کلام بقصہ یا آوردن اصطلاحات نجوم و موسیقی وغیرہ یا در کلام خود آوردن آیَاتِ قُرْآنِ مَجِیْد یا اَحَادِیْثِ شَرِیْفَہ ۱۲۔

(۲) کَیْوَانْ - اَلسَّمَاءُ السَّابِعَۃُ سَمَاءُ کَیْوَان وَھُوَ زُحَلُ وَانْظُرْ صفحہ ۲۷۸ جلد دوم اَلْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّۃِ الشَّرِیْفَۃِ ۱۲۔ (۳) و منجیش از نقصان توئی - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ ۶۶۶ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہ

سَبز خِلعَت بَاطِرَازِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ
آنْ مُکَرَّم رَا کِہْ بَخْشِیْدُ اَزْ نَہْ دَرْ اِیْوَانْ تُوْئِی (۱)

فَصْلٌ مِنْہُ فِی تَفْضِیْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلٰی مَشَائِخِہِ الْکِرَام
(اپنے مشائخ کرام پر بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فضیلت آشکارا ہے)

گُوْ شُیُوْخَتْ رَا تُوَانْ گُفْتْ اَزْ رَہِ اِلْقَاءِ نُوْر
کَافْتَابَانَنْد اِیْشَانْ وُ مَہِ تَابَانْ تُوْئِی
لِیْکْ سَیْرِ شَانْ بُوْدْ بَرْ مُسْتَقَرِّ وُ اَزْ کُجَا
آنْ تَرَقِّیِ مَنَازِلْ کَانْدَرَانْ بَرْ آنْ تُوْئِی
مَاہِ مَنْ لَایَنْبَغِیْ لِلشَّمْسِ اِدْرَاکُ الْقَمَرْ
خَاصَّہْ چُوْنْ اَزْعَادَ کَالْعُرْجُوْنِ دَرْ اِطْمِیْنَانْ تُوْئِی
کُوْرْ چَشْمِ بَدْ چِہْ مِیْ بَالِیْ بَرِیْں بُوْدِے ہِلَالْ
دِے قَمَرْ گَشْتِیْ وُ اِمْشَبْ بَدْرُ وُ بِہْتَرْ زَانْ تُوْئِی

فِی تَقْرِیْرِ عَیْشِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کی خوش خوری و خوش پوشی وخوش زِیْسْتِ زِنْدَگَانِی کے ثَبَاتُ وُ قَرَار میں اِمَام (ف) ھُمَامُ وُ ھُمَام فرماتے ہیں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)

اَصْفِیَاء دَرْ جُہْدُ وُ تُوْ شَاہَانَہْ عِشْرَتْ مِیْکُنِی (ف)
نُوْشْ بَادَتْ زَانْکِہْ خُوْدْ شَایَانِ بَرْ سَامَانْ تُوْئِی
بُلْبُلَانْ رَا سُوْزُ وُ سَازُ وُ سُوْزِ اِیْشَانْ کَمْ مَبَادْ
گُلْ خَانْ رَا زِیْبْ زِیْبَدْ زِیْبِ اِیْنْ بُسْتَانْ تُوْئِی

---

(۱) دیکھیے حکایت ۲۶۲ خُلَاصَۃُ الْمَفَاخِرِ ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَظَرَہ۔

خُوش خُور و خُوش پُوش و خُوش زِی کُوریِ چَشمِ عَدُو
شَاهِ اِقْلِیمِ تَن و سُلْطَانِ مُلْکِ جَانْ تُوئِی

کَامْرَانِی کُنْ بَکَامِ دُوسْتَانْ اَیْ مَنْ فِدَاتْ
چَشمِ حَاسِدْ کُور بَادَا نَوْشَوِ ذِیْ شَانْ تُوئِی

شَادْ زِیْ اَیْ نَوْ عَرُوسِ شَادْمَانِی شَادْ زِیْ
چُونْ بِحَمْدِ اللّٰه دَرْ مُشْکُوِیْ (۱) اِیْنْ سُلْطَانْ تُوئِی

بَلْکِهْ لَا وَاللّٰهِ کَاِیْنْهَا ہَمْ نَہْ اَزْ خُودْ کَرْدَہْ
رَفْتْ فَرْمَانْ اِیْنْ چُنِیْنْ و تَابِعِ فَرْمَانْ تُوئِی (۲)

تَرْکِ نِسْبَتْ گُفْتَمْ اَزْ مَنْ لَفْظِ مُحْیِ الدِّیْنْ مَخْوَاہْ
زَانْکِہْ دَرْ دِیْنِ رِضَا ہَمْ دِیْنْ و ہَمْ اِیْمَانْ تُوئِی

ہَمْ بَدِقَّتْ ہَمْ بَہْ شُہْرَتْ ہَمْ بَہْ نَعْتِ اَوْلِیَاءْ
فَارِغْ اَزْ وَصْفِ فُلَانْ و مِدْحَتِ بَہْمَانْ (۳) تُوئِی

## تَمْهِیْدُ عَرْضِ الْحَاجَةِ

(آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حَاجَتْ رَوَائِی کی درخواست کی تَمْہِیْدِ مُفِیْد)

بے نَوَایَانْ رَا نَوَایِ ذِکْرِ عَیْشَتْ کَرْدَہْ اَمْ
زَارِ نَالَانْ رَا صَلَائے (۴) گُوشْ بَرْ اَفْغَانْ تُوئِی

چَارَہْ کُنْ اَیْ عَطَایَ ابْنِ کَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمْ
ظَرْفِ مَنْ مَعْلُومْ و بے حَدّ وَافِرْ و جُوشَانْ تُوئِی

---

(۱) مُشْکُوْیْ - بِالضَّمِّ وَ کَافِ عَرَبِیّ حَرَامْ سَرَایِ مُلُوکْ و اُمَرَاءْ ۱۲۔ (۲) تابع فرمان تونی - وَانْظُرِ الْحِکَایَةَ السَّادِسَةَ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ صَفْحَہْ ۲۶۸ وَ ۲۶۹ قُرَّةُ النَّاظِرِ تَرْجَمَةُ خُلَاصَةِ الْمَفَاخِرِ ۱۲۔ (۳) بَہْمَانْ - اسمیست برای شخص مجهول غَیْرِ مُعَیَّنْ ۱۲۔ (۴) صَلَائے - بِفَتْحِ آواز دادن برائے طعام خورانیدن ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَضَّرَہٗ۔

بَاہمِیْں دَسْتِ کُوتَا وُ دَامَنِ کُوتَاہُ وُ تنگ
اَزْ چِہْ گِیرُمْ دَرْچِہْ بِنْہُمْ بَسکِہْ بے پَایَانْ تُوئِی
کُوہْ دَامَنْ نَدہَدْ وَقْتْ آنکِہْ پُرجُوشْ آمدِیْ
دَسْتْ دَرْ بَازَارْ نَفرُوشَنْدُ وُ بَرْ فَیْضَانْ تُوئِی

## اَلْمَطْلَعُ الرَّابِعُ فِی الْاِسْتِمْدَادِ

(مَطْلَعِ چہارم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا سے مدد مانگنے میں)

رُوْ مَتَابْ اَزْ مَا بَدَانْ چُوْنْ مَایۂ غُفرانْ تُوئِی (۱)
آیۂ رَحْمَتْ تُوئِی آئِینۂ رَحْمٰنْ تُوئِی
بَنْدَہْ اَتْ غَیْرَتْ بَرَدْ گَرْ بَرْ دَرِ غَیْرَتْ رَوَدْ
وَرْ رَوَدْ چُوْنْ بِنْگَرَدْ ہَمْ شَاہِ آنْ اِیْوَانْ تُوئِی
سَادَگِیَمْ بِیْنْ کِہْ مِیجُوْیَمْ زِ تُوْ دَرْمَانِ دَرْدْ
دَرْدْ کُوْ، دَرْمَانْ کُجَا، ہَمْ اِیْنْ تُوئِی ہَمْ آنْ تُوئِی

## اَلْاِسْتِعَانَۃُ لِلْاِسْلَامِ

(اِسْلَام کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا سے مَدَد کی درخواست)

دِیْنِ بَابَائِے خُوْدَتْ رَا اَزْ سَرِ نَوْ زِنْدَہْ کُنْ (۲)
سَیِّدَا آخِرْ نَہْ عُمَرِ سَیِّدِ الْادیان تُوئِی

(۱) اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الْحَادِیَۃَ عَشَرَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ فِیْ اِخْتِصَارِ مَنَاقِبِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَ جَمَاعَۃٍ مِّمَّنْ عَظَّمَہٗ مِنَ الشُّیُوْخِ الْاَکَابِرِ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسْعَدَ الْیَافِعِیِّ الْیَمَنِیِّ الشَّافِعِیِّ نَزِیْلِ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ ۱۲۔
(۲) زِنْدَہْ کُنْ - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الْاُوْلٰی وَ الثَّامِنَۃَ وَالتَّاسِعَۃَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

کافران تو بین اسلام آشکارا میکنند
آہ اے عزِّ مسلمانان کجا پنہان توئی

تا بیاید مہدی از ارواح و عیسٰی از فلک
جلوہ کن خود مسیحا کار و مہدی شان توئی

کشتی ملت بموجے کالجبال افتادہ است
من سرت گردم بیا چون نوح این طوفان توئی

باد ریزد موج موج، و موج خیزد فوج فوج
بر سر وقت غریبان رس چو کشتیبان توئی (۱)

## اِستِمدادُ العَبدِ لِنَفسِہٖ
### (بندہ آپ رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنّا سے مدد کس طرح مانگے)

حاش للہ تنگ گردد جاہت از ہمچون منے
یا عمیم الجود بس باوسعت داماں توئی

نامۂ خود گر سیہ گردم سیہ تر گردہ گیر
بلکہ زینسان صد دیگر ہم چون مر رخشان توئی

گم چہ شد گر ریزہ گشتم نگ (۲) بدستت مومیا (۳)
کم چہ شد گر سوختم خود چشمۂ حیوان توئی

---

(۱) کشتیبان توئی - وانظر الحکایۃ الحادیۃ عشر بعد الست المئین من حکایات خلاصۃ المفاخر للامام الیافعی الیمنی رضی اللہ تعالٰی عنہ و ارضاہ عنّا ۱۲ ۔

(۲) نگ - بالفتح و کاف فارسی مخفف نگینہ ۱۲ ۔

(۳) مومیا - نرم ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالٰی و نصرہ

سَخْتْ نَاکَسْ مَرْدَکے اَمْ گرنَہْ رَقْصَمْ شَادْ شَادْ
چُوںْ شُنِیْدَمْ ہِمْ وَ طِبْ وَ اشْطَحْ وَ غَنِّ گُویَانْ تُوئِیْ

وَقْتِ گَوہَرْ خُوشْ اَگَرْ دَرْیَاشْ دَرْ دِلْ جَائے دَادْ
غَرْقَہْ خَسْ رَا ہَمْ نَہْ بِیْنَدْ خَسْ مَنَمْ عُمَّانْ (۱) تُوئِیْ

کُوہِ مَنْ کَاہَسْتْ اَگَرْ دَسْتے دِہِیْ وَقْتِ حِسَابْ
کَاہِ مَنْ کُوہَسْتْ اَگَرْ بَرْ پَلَّۂ مِیْزَانْ تُوئِیْ

## اَلْمُبَاهَاتُ الْجَلِیَّةُ بِاِظْهَارِ نِسْبَةِ الْعَبْدِیَّةِ

(اِمَامِ ھُمَامْ و ھَمَامْ اَحْمَدْ رِضَا خَانْ اَفْغَانِیُّ الْقَرِیُّ ثُمَّ الْبَرِیلَوِیُّ کی غَوثِ اَعْظَمْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا سے اپنی نِسبتِ بندگی کا اقرار، حُسن و خوبی، تفاخر و مباہات میں نبرد آزمائی کا اظہار رہا ہے)

اَحْمَدِ ہِنْدِیْ رِضَا اِبْنِ نَقِیْ اِبْنِ رِضَا
اَزْ اَبْ وُ جَد بنده وُ وَاقِفْ زِ ہَرْ عُنْوَانْ تُوئِیْ

مَادَرَمْ بَاشَدْ کَنِیْزِ تُوْ پِدَرْ بَاشَدْ غُلَامْ
خَانَہْ زَادِ کُہْنَہْ اَمْ آقَایِ خَانْ وُ مَانْ تُوئِیْ (۲)

مَنْ نَمَکْ پَرْوَرْدَہْ اَمْ تَا شِیْرِ مَادَرْ خُورْدَہْ اَمْ
لِلّٰہِ الْمِنَّۃْ شُکْرْ بَخْشِ نَمَکْ خَوارَانْ تُوئِیْ

خَطِ آزَادِیْ نَہْ خُواہَمْ بَنْدَگِیَتْ خُسْرَوِیْ اَسْتْ
یَلَّلِے (۳) گَرْ بَنْدَہْ اَمْ خُوشْ مَالِکْ غِلْمَانْ (۴) تُوئِیْ

از صفحہ ۷۹ تا ۸۵ حصہ دوم

---

(۱) عُمَّانْ - بضم نام شہریست بہ یمن بر کنارہ بحر اعظم یعنی دریائے محیط ۱۲۔

(۲) خان و مان - مخفف خانہ ومان بمعنٰی رخت است۔ ۱۲

(۳) یَلَّلِے - بفتح اوّل و تشدیدِ لام و کسرِ لامِ دوم و یائے مجہول کلمہ ایست کہ جوانان در ہنگام نشاط گویند ۱۲۔

(۴) غِلْمَانْ - جمع غُلَامْ اَسْت ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

نیز اس بُنْیَادِی مُقَدِمَہْ عید میلاد النّبی صَلّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں شَرحِ بَحرُ العُلُوم لِلمَثنوِی دفترِ دوم کے صفحہ، پر بَدَلِ بے بَدَل مولانا روم کے بیان کردہ اَبیاتْ

اَے صِفَاتَتْ آفتابِ مَعْرِفَتْ وآفتابِ چَرخْ بَندِیگ صِفَتْ
گاہْ خُورشِیدُ وْ گہی دَریا شَوِیْ گہْ کوہِ قَافْ گَہی عَنقا شَوِی
تُو نہ اِین بَاشِی نہ آن در ذاتِ خویشْ اَیْ فزون از وَہمہَا از بیشْ بیشْ

کی ضمنی تَشرِیح اور تَلوِیح تَلمِیح بھی ہے۔

جَنَابِ اِمَامِ ہُمَامْ اَعْلیٰ حَضرتْ احمد رضا خان افغانی قُدِّسَ سِرّہ السّامی نے وحدت وجود کا مسئلہ بہتر طور پر یوں سمجھا دیا ہے۔ فرمایا:

یہاں تین چیزیں ہیں۔ توحید، وحدت، اِتّحاد۔ توحید مدارِ ایمان ہے اور اس میں شک کفر۔ اور وَحدتِ وُجُودْ حق ہے۔ قرآن عظیم و احادیث و ارشادات اَکابِرِ دین سے ثابت اور اس کے قائلوں کو کافر کہنا خود شنیع خبیث کلمۂ کفر ہے۔ رہا اتحاد وہ بے شک زندقہ و اِلْحَادْ اور اس کا قائل ضرور کافر۔ اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا۔ ؎

گرْ فَرقِ مَرَاتِبْ نَہْ کُنِی زِندِیقِی

حَاشَ لِلّٰہِ الٰہ الٰہ ہے اور عبد عبد، ہرگز نہ عبد الٰہ ہو سکتا ہے نہ الٰہ عبد اور وَحدَتِ وُجُودْ یہ کہ وہ صرف موجود واحد باقی سب ظِلال و عکوس ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (۱)۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔ سب میں زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی لَبِیْدْ کی بات ہے کہ سن لو اللہ عزّ و جلّ کے سِوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔ کُتُبِ کَثِیرہ مُفَصَّلَہْ اِصابہ نیز مُسْنَدْ میں ہے سَوَادِ بْنِ قَارِبْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے عرض کی فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰہَ لَا شَیْءَ غَیْرُہٗ۔ وَاَنَّکَ مَامُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٍ۔

---

(۱) آیت ۸۸ اَلْقَصَصْ ۲۸ - ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کچھ موجود نہیں اور حضور جمیع عُیوب پر امین ہیں۔ حضورِ اَقدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انکار نہ فرمایا۔ اقول یہاں فرقے تین ہیں۔ ایک خشک اہل ظاہر کہ حق و حقیقت سے بے نصیب محض ہیں یہ وُجُود کو اَللہ و مخلوق میں مشترک سمجھے ہیں۔ دوم اَہلِ حَقّ و حقیقت کہ بمعنی مذکور قائل وحدت وجود ہیں۔ سوم اَہلِ زَندَقَہ و ضَلَالَت کہ الہ و مخلوق میں فرق کے منکر اور ہر شخص و شئی کی اُلُوہِیَّت کے مُقِرّ ہیں ان کے خیال و اقوال اس تقریبِ مِثَال سے روشن ہوں گے۔ ایک بادشاہ اَعلیٰ جَاہ آئینہ خانہ میں جلوہ فرما ہے۔ جس میں تمام مختلف اقسام و اوصاف کے آئینے نصب ہیں۔ آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے کہ ان میں ایک ہی شئی کا عَکس کس قدر مختلف طوروں پر مُتَجَلِّی ہوتا ہے۔ بعض میں صورت خلاف نظر آتی ہے۔ بعض میں دُھندلی، کسی میں سِیدھی، کسی میں الٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی، بعض میں پتلی، بعض میں چوڑی، کسی میں خُوشنُما، کسی میں بھونڈی، یہ اختلاف ان کی قَابِلِیَّت کا ہوتا ہے ورنہ وہ صورت جس کا اس میں عکس ہے خود واحد ہے، ان میں جو حالتیں پیدا ہوئیں مُتَجَلِّی ان سے منزہ ہے، ان کے الٹے، بھونڈے، دھندلے ہونے سے اس میں کوئی قُصُور نہیں ہوتا۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی، اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تین قسم ہوئے، اَوّل نا سمجھ بچّے انہوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے یہ سب عکس بھی موجود ہیں کہ یہ بھی تو ہمیں ایسے ہی نظر آرہے ہیں جیسے وہ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ اس کے تابع ہیں جب وہ اٹھتا ہے یہ سب کھڑے ہوجاتے، وہ چلتا ہے یہ سب چلنے لگتے ہیں۔ وہ بیٹھتا ہے یہ سب بیٹھ جاتے ہیں تو عین یہ بھی اور وہ بھی مگر وہ حاکم ہے یہ محکوم اور اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہ ہی بادشاہ ہے۔ یہ سب اسی کے عکس ہیں۔ اگر اس سے حجاب ہوجائے تو یہ سب صفحہ ہستی سے معدومِ محض ہوجائیں گے۔ ہو کیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصہ ان میں نہیں۔ حقیقتاً بادشاہ ہی موجود ہے باقی سب پرتو کی نُمُود ہے۔ دوم اہل نظر و عقل کامل وہ اس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد بنائے کہ

بیشک وجود ایک بادشاہ کے لئے ہے۔ موجود ایک وہی ہے۔ یہ سب ظِلّ و عکس ہیں کہ اپنی حدِ ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے۔ اس تجلّی سے قطع نظر کرکے دیکھو کہ پھر ان میں کچھ رہتا ہے، حاشا عدم محض کے سوا کچھ نہیں اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم و فانی ہیں اور بادشاہ موجود، یہ اس نمودِ وجود میں اسی کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی، یہ ناقص ہیں وہ تامّ، یہ ایک ذرّہ کے بھی مالک نہیں اور وہ سلطنت کا مالک، یہ کوئی کمال نہیں رکھتے، حیاۃ، علم، سمع، بصر، قدرت، ارادہ، کلام سب سے خالی ہیں اور وہ سب کا جامع تو یہ اس کا عین کیوں کر ہوسکتے ہیں۔ لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وہی ہیں بلکہ وہی وہ ہے اور یہ صِرف اس تجلّی کی نمود، یہی حق و حقیقت ہے اور یہی وحدۃ الوجود۔ سوم عقل کے اندھے سمجھ کے اوندھے اُن ناسمجھ بچوں سے بھی گئے گزرے انہوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی ان کی، جو حرکت وہ کرتا ہے یہ سب بھی، تاج جیسا کہ اس کے سر پر ہے بعینہٖ ان کے سروں پر بھی۔ انہوں نے عقل و دانش کو پیٹھ دے کر بکنا شروع کیا کہ یہ سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت سے وہ تمام عیوب و نقائص (جو نقصانِ قوابل کے باعث ان میں تھی خود بادشاہ کو ان کا مورِد کردیا کہ جب یہ وہی ہیں تو ناقص عاجز محتاج الٹے بھونڈے بدنما ڈھنڈلے کا جو عین ہے قطعاً نہیں ذمائم سے متّصف ہے۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُولُ الظّٰلِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا۔ انسان عکس ڈالنے میں آئینے کا محتاج ہے اور وجودِ حقیقی احتیاج سے پاک۔ وہاں جسے آئینہ کہیئے وہ خود بھی ایک ظِلّ ہے۔ پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے جس میں انسان کے صفات مثل کلام و سمع و بصر و علم و ارادہ و حیات و قدرت سے اصلاً نام کو بھی کچھ نہیں آتا لیکن وجودِ حقیقی عزّ جلالہٗ کے تجلّی نے اپنے بہت ظِلال پر نفس ہستی کے سوا ان صفات کا بھی پرتو ڈالا۔ یہ وجوہ اور بھی ان بچّوں کی نافہمی اور ان اندھوں کی گمراہی کی باعث ہوئیں اور جن کو ہدایتِ حق ہوئی وہ سمجھ لئے کہ۔

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتوِ آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

انہوں نے ان صفات اور خود وُجُود کی دو قسمیں کیں۔ حقیقی ذاتی کہ مُتَجَلِّی کے لئے خاص ہے اور ظِلّی عطائی کہ ظِلال کے لئے ہے اور حاشا یہ تقسیم اشتراکِ معنی نہیں بلکہ مَحْض مُوَافَقَت فِی اللَّفْظِ۔ یہ ہے حَقِّ حقیقت و عَیْنِ معرفت وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ وَعَلٰی سَیِّدِھِمْ وَمَوْلَاھُمْ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔ دیکھو فتاویٰ رِضَوِیَّہ ج ٦ ص ١٣٢ تا ١٣٤۔

یہ رہا وحدتِ وُجُود کا مسئلہ جسکا انکشاف و انکشاف اِمَامِ ہُمَام احمد رِضا خان افغانی مُقری ثم البریلوی نے بطور بہتر کر دیا ہے جو اَفْہَام کے رُو سے آسان تر اور فَہْم کے لِحَاظ سے مُوَضَّح و مُنَقَّح ہے جزاہُ اللّٰہُ عنا وعن سَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ خیراً۔

وَحْدَتِ وُجُود پر عَلّامہ فضلِ حقّ خیر آبادی قدّس سرّہ السّامی نے اَلرَّوْضُ الْمَجُوْد کے نام سے کتاب لکھی ہے اور اس پر کَشْفُ وَالْہَامُ کے آئِمَّہ کا اجماع نقل کیا ہے اور یَقِیْنِیَّہ مَسْئَلَہ قرار دیا ہے۔

اپنی کتاب مُسْتَطَابْ اِمْتِنَاعُ النَّظِیْرِ میں تحریر فرمایا : جُمْہُوْرِ حضراتِ کَشْفُ وشُہُوْد بر وَحْدَتِ وُجُوْد اِجْمَاعْ دَارَنْد۔ اور فرمایا مَسْئَلَہ وَحْدَتِ وُجُوْد مَابَیْنِ حَضَرَاتِ اَئِمَّۂ کَشْفُ و شُہُوْد مُخْتَلِفٌ فِیْھَا نِیْسْتْ نیز فرما دیا : شُہُوْدُ وَ اِلْہَام اَوْلِیَاءِ کِرَام ہَم نزدِ مُحَقِّقِیْنْ اَزْ قَطْعِیَاتَ اَسْتْ دیکھو صفحہ ٢٨١-٢٨٢ اِمْتِنَاعُ النَّظِیْرِ۔ مطبع جادو پریس جونپور ١٩٠٨ء۔

حَضَرَاتِ کَشْفُ وشُہُوْد ہی سَیِّدِ دُوسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا کے وارث ہیں وہ بَرَاہِ راست سَیِّدِ عَالَمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہی اَخْبَارُ وَ اَحَادِیْثْ کا اظہار فرماتے ہیں اسی لیے انکے عُلُوْمُ خَطَاءَ سے مَحْفُوْظُ وَ مَصُوْنْ رہتے ہیں معاملات و واقعات انکے مُشاہدے میں ہوتے رہتے ہیں اور یقینی و قطعی ہوتے ہیں کیونکہ انکے ایمان تحقیقی، عَیْنی، کَشْفی، اور حقیقت پر ہی مَبْنِی ہوتے ہیں۔

مَلِکُ الْعُلَمَاءِ بَحْرُ الْعُلُوْمِ عَبْدُ الْعَلِیِّ افغانی ہَرَوِیّ ثُمَّ اللَّکْھَنَوِیُّ الْفَرَنْجِیُّ مَحَلِّی مُسَلَّمُ الثُّبُوْتِ کی اپنی شرح فَوَاتِحُ الرَّحَمُوْتِ مَطْبَعِ نولکشور کے صفحہ ۶۰۹ پر فرماتے ہیں: فَاِنَّ الْاِلْہَامَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا مَعَ خَلْقِ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ تَعَالٰی اَوْ مِنْ عِنْدِ الرُّوْحِ الْمُحَمَّدِیِّ فَحِیْنَئِذٍ لَا یَتَطَرَّقُ اِلَیْہِ شُبْہَۃُ الْخَطَاءِ وَ ھٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْعِلْمِ اَعْلٰی مِمَّا یَحْصُلُ بِالْاَدِلَّۃِ الْغَیْرِ الْقَاطِعَۃِ۔ اور اسی صفحہ پر فرماتے ہیں اَمَا سَمِعْتَ مَا کَتَبَ الشَّیْخُ قُطْبُ وَقْتِہٖ اَبُوْ یَزِیْدَ الْبِسْتَامِیُّ قُدِّسَ سِرُّہُ الشَّرِیْفُ لِبَعْضٍ مِّنَ الْمُحَدِّثِیْنَ اَنْتُمْ تَاْخُذُوْنَ عَنْ مَّیِّتٍ فَتَنْسِبُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَاْخُذُ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔ پھر فرماتے ہیں وَ اِنْ تَاَمَّلْتَ فِیْ مَقَامَاتِ الْاَوْلِیَاءِ وَ مَوَاجِیْدِھِمْ وَ اَذْوَاقِہِمْ کَمَقَامَاتِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ وَ قُطْبِ الْوَقْتِ السَّیِّدِ مُحْیِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ السَّیِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ الَّذِیْ قَدَمُہٗ عَلٰی رِقَابِ کُلِّ وَلِیٍّ وَالشَّیْخِ سَہْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ التُّسْتَرِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ مَدْیَنَ الْمَغْرِبِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ یَزِیْدَ الْبِسْطَامِیِّ وَ سَیِّدِ الطَّائِفَۃِ جُنَیْدِ (۱) الْبَغْدَادِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ بَکْرِ الشِّبْلِیِّ (۲) وَالشَّیْخِ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ وَالشَّیْخِ اَحْمَدَ النَّامِقِیِّ الْجَامِیِّ وَغَیْرِھِمْ قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ عَلِمْتَ عِلْمَ یَقِیْنٍ اَنَّ مَا یُلْھَمُوْنَ بِہٖ لَا یَتَطَرَّقُ اِلَیْہِ احْتِمَالٌ وَّ شُبْہَۃٌ بَلْ ھُوَ حَقٌّ حَقٌّ مُطَابِقٌ لِمَا فِیْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَ یَکُوْنُ مَعَ خَلْقِ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی لٰکِنْ لَّا یَنَالُوْنَ ھٰذَا الْوِعَاءَ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا بِالْمَدَدِ الْمُحَمَّدِیِّ وَ تَاْیِیْدِہٖ لَا بِالذَّاتِ مِنْ غَیْرِ وَسِیْلَۃٍ اَصْلًا وَ اِنْ تَاَمَّلْتَ فِیْ کَلَامِ الشَّیْخِ الْاَکْبَرِ خَلِیْفَۃِ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِیْنَ خَاتَمِ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ مُحْیِ الْمِلَّۃِ

---

(۱) جُنَیْد - کَزُبَیْر سُلْطَانُ الصُّوْفِیَّۃِ اَبِی الْقَاسِمِ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ است ۱۲۔

(۲) اَبُوْبَکْرٍ - اَبُوْبَکْر شبلی تِلْمِیْذِ جنید است و نام او جعفر بن یونس عالم و فَقِیْہ بودہ مذہبِ مالکؒ۔ داشت و موطا را حفظ کردہ ۱۲ مُنْتَھَی الْاَرَبِ۔

وَالدِّينِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَرَبِيِّ (۱) قُدِّسَ سِرُّہٗ وَوَفَّقَنَا لِفَهْمِ كَلِمَاتِهِ الشَّرِيفَةِ

---

(۱) وَ هُوَ سَيِّدِي خَاتَمُ الْفَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَاتِمِيُّ مِنْ وُلْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ اَخِي عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يُكْنٰى اَبَابَكْرٍ وَ يُلَقَّبُ بِمُحْيِ الدِّيْنِ وَ يُعْرَفُ بِالْحَاتِمِيِّ وَ بِابْنِ عَرَبِيٍّ بِدُوْنِ اَلِفٍ وَّ لَامٍ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ اَوْ لَيْلَتَهٗ سَابِعَ عَشَرَ رَمَضَانَ سَنَةَ ٥٦٠ فِيْ مُرْسِيَّةَ تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِدِمَشْقَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ الثَّامِنَ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ ٦٣٨ وَ دُفِنَ بِسَفْحِ قَاسِيُوْنَ وَ قَدْ اَرَّخَ مَوْتَهُ الْكَلْنَشِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ بِقَوْلِهٖ :

اِنَّمَا الْحَاتِمِيُّ فِي الْكَوْنِ فَرْدٌ — وَّ هُوَ غَوْثٌ وَّ سَيِّدٌ وَّ اِمَامٌ
كَمْ عُلُوْمٍ اَتٰى بِهَا مِنْ غُيُوْبٍ — مِنْ بِحَارِ التَّوْحِيْدِ يَا مُسْتَهَامُ
اِنْ سَاَلْتُمْ مَتٰى تُوُفِّيَ حَمِيْدًا — قُلْتُ اَرَّخْتُ مَاتَ قُطْبٌ هُمَامٌ

٨٦ + ١١١ + ٤٤١

= ٦٣٨

صفحہ ۵۵۴ اور صفحہ ۵۶۱ فتوحاتِ مکیّہ جلد ۴۔

وَقَدْ اَثْنٰى صَاحِبُ الْقَامُوْسِ عَلَيْهِ (قَالَ) اِنَّهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ شَيْخُ الطَّرِيْقَةِ حَالًا وَّ عِلْمًا وَّ اِمَامُ الْحَقِيْقَةِ حَقِيْقَةً وَّ رَسْمًا وَّ مُحْيِ رُسُوْمِ الْمَعَارِفِ فِعْلًا وَ اِسْمًا - كَذَا فِيْ دُرِّمُخْتَارٍ وَ رَدِّالْمُحْتَارِ صفحہ ۳۲۲ مطبع مِصر۔

عَبْدُہٗ خَاتِمِ فَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ شَيْخُ الْحَدِيْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُ اللّٰهِ خَانُ الْاَفْغَانِيُّ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْقَوِيُّ وَ نَصْرُهٗ

لَمَا بَقِيَ لَکَ شَائِبَۃٌ وَہمٍ وَّ شَکٍّ فِیْ اَنَّ مَا یُلْہَمُوْنَ بِہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ مِمَّا یَصْلُحُ ھٰھُنَا اَنَّہٗ عِلْمٌ ضَرُوْرِیٌّ مِّنَ الدِّیْنِ اَنَّ اَوْلِیَاءَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَفْضَلُ مِنْ اَوْلِیَاءِ الْاُمَمِ السَّابِقِیْنَ کَمَا اَنَّ نَبِیَّھُمْ اَفْضَلُ مِنْ نَبِیِّ السَّابِقِیْنَ وَلَا شَکَّ اَنَّ الْاَوْلِیَاءَ الَّذِیْنَ کَانُوْا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مِثْلَ مَرْیَمَ وَ اُمِّ مُوْسٰی وَ زَوْجَۃِ فِرْعَوْنَ کَانَ یُوْحٰی اِلَیْھِمْ وَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ اِلْھَامًا وَلَا یَکُوْنُ اِلْاَمْعُ خَلْقِ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ حُجَّۃٌ قَاطِعَۃٌ وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ الْفَاضِلَۃِ مِنْھُمْ اَفْضَلُ فِیْ تَحْصِیْلِ الْعِلْمِ الْقَطْعِیِّ فَتَکُوْنُ مَفْضُوْلَۃً عَنْھُمْ غَایَۃَ الْمَفْضُوْلِیَّۃِ لِاَنَّ التَّفَاضُلَ لَیْسَ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَ الْفَضْلُ بِمَا عَدَاہُ غَیْرُ مُعْتَدٍّ (۱) بِہٖ وَلَا خُلْفَ اَشْنَعُ مِنْ ھٰذَا اللَّازِمِ فَافْھَمْ اِنْتَھٰی صفحہ ۶۰۹ مطبع نولکشور۔

چنانچہ خاتم فص الولایۃ المحمدیۃ سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وَ لَسْتُ بِنَبِیٍّ وَّلَا بِرَسُوْلٍ وَّ لٰکِنِّیْ وَارِثٌ وَ لِاٰخِرَتِیْ حَارِثٌ۔ فصوص الحکم صفحہ ۴ ۔ اور فرمایا امام شعرانی قدس سرہ السامی نے وَقَالَ الشَّیْخُ فِی الْبَابِ السَّابِعِ وَالسِّتِّیْنَ وَ ثَلٰثِمِائَۃٍ لَیْسَ عِنْدِیْ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَقْلِیْدٌ لِاَحَدٍ غَیْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعُلُوْمُنَا کُلُّھَا مَحْفُوْظَۃٌ مِّنَ الْخَطَاءِ۔ اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِرُ صفحہ ۲۴ ج ۱۔

اور فرمایا فَکَیْفَ مَنْ عِنْدَہُ الْکَشْفُ الْاِلٰھِیُّ وَ الْعِلْمُ اللَّدُنِّیُّ (۲) الرَّبَّانِیُّ فَیَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ الْمُنْصِفِ (۳) اَنْ یُّسَلِّمَ (۴) لِھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ مَا یُخْبِرُوْنَ بِہٖ دیکھو اَلْبَابُ الْعَاشِرُ صفحہ ۱۳۶ ج ۱ فتوحاتِ مکیہ اور فرمایا فَھٰذَا حَظُّ اَھْلِ الْکَشْفِ فَھُمُ الَّذِیْنَ اَعْطَاھُمُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ وَ قَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

---

(۱) مُعْتَدٌّ - کُمُکَرَّمٌ آمادہ کردہ و موجود۔ تَعْتِیْدٌ امادہ کردن ۱۲۔ (۲) لَدُنْ - بِالْفَتْحِ وَ بِضَمِّ الدَّالِ وَ فَتْحِھَا سَاکِنَۃُ النُّوْنِ وَ رُبَیْعَۃٌ تَکْسِرُ با نزد- وَھُوَ ظَرْفٌ زَمَانِیٌّ وَ مَکَانِیٌّ غَیْرُ مُتَمَکِّنٍ بِمَنْزِلَۃِ عِنْدَ ۱۲۔ (۳) اَلْمُنْصِفُ - انصاف دادنی ۱۲۔ (۴) تَسْلِیْمٌ اِلٰی - گردن دادن بحکم قضا و راضی بودن وسلام کردن و یُعَدّٰی بِعَلٰی ۱۲۔

اَنْ نُّعْطِی کُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّہٗ دیکھو صفحہ ۴۵۶ ج ۳ فتوحاتِ مکیہ باب ۳۷۳ نیز فرمایا وَلَسْنَا مِنْ اَھْلِ التَّقْلِیْدِ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَلِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا کَمَا اٰمَنَّا بِہٖ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا شَھِدْنَاہُ عِیَانًا (۱) دیکھو ۳۵۲ ج ۳ فتوحات مکیہ باب ۳۶۷۔

نیز فرمایا : فَوَاللّٰہِ مَا کَتَبْتُ مِنْہُ حَرْفًا اِلَّا عَنْ اِمْلَاءٍ اِلٰھِیٍّ وَّ اِلْقَاءٍ رَبَّانِیٍّ اَوْ نَفْثٍ (۲) رُوْحَانِیٍّ فِیْ رُوْعٍ کِیَانِیٍّ دیکھو صفحہ ۴۵۶ فتوحاتِ مکیہ ج ۳ باب (۳۷۳)

اور فرمایا : جَمِیْعُ مَا کَتَبْتُہٗ وَ اَکْتُبُہٗ اِنَّمَا ھُوَ عَنْ اِمْلَاءٍ اِلٰھِیٍّ وَ اِلْقَاءٍ رَبَّانِیٍّ اَوْ نَفْثٍ رُوْحَانِیٍّ فِیْ رُوْعٍ کِیَانِیٍّ کُلُّ ذٰلِکَ لِیْ بِحُکْمِ الْاِرْثِ لَا بِحُکْمِ الْاِسْتِقْلَالِ فَاِنَّ النَّفْثَ فِی الرُّوْعِ مُنْحَطٌّ عَنْ رُتْبَۃِ وَحْیِ الْکَلَامِ وَ وَحْیِ الْاِشَارَۃِ وَالْعِبَارَۃِ فَفَرِّقْ یَا اَخِیْ بَیْنَ وَحْیِ الْکَلَامِ وَ وَحْیِ الْاِلْھَامِ تَکُنْ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ۔ دیکھو اَلْیَوَاقِیْتُ وَ الْجَوَاہِرُ صفحہ ۲۴ ج ۱ لِلْاِمَامِ الشَّعْرَانِیِّ (۳) قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ اَلْمَطْبُوْعُ بِمِصْر

اور فرمایا : وَ وَاللّٰہِ مَا قُلْتُ وَلَا حَکَمْتُ اِلَّا عَنْ نَّفْثٍ فِیْ رُوْعٍ مِّنْ رُّوْحٍ اِلٰھِیٍّ قُدْسِیٍّ دیکھو صفحہ ۱۰۱ ج ۳ فتوحاتِ مکیہ۔ (باب ۳۲۷)

---

(۱) عِیَانًا - بِالْکَسْرِ یقین در دیدار یُقَالُ لَقِیْتُہٗ عِیَانًا مُعَایَنَۃً لَمْ نَشُکَّ فِیْ رُؤْیَتِہٖ اِیَّاہُ ۱۲

(۲) نَفْثٌ - بِالْفَتْحِ در دمیدن (ض ن) وَھُوَ اَقَلُّ مِنَ التَّفْلِ ۱۲۔

(۳) شَعْرَان - بِالْفَتْحِ چراگاہ شورہ گیاہے کہ از سبزی بہ تیرگی زَنَدْ و کوہیست نزدیک موصل بسیار گیاہ و بسیار فواکہ و طیور دران باشند ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

اور فرمایا: تمامی ربانی القاآت، الٰہی املاآت اور نفس رحمانی میں روحانی نفثات یا فصل الخطاب و حکم یا الٰہی کشف اور ربانی لدنی علوم ہمارے تو کیا بلکہ تمامی کائنات اولین و آخرین متاخرین و متقدمین کے تمامی القاآت، املاآت، نفثات، فصل الخطاب، اور الٰہی کشف و ربانی لدنی علوم اللہ تعالیٰ سے براہِ راست نہیں ملتے بلکہ وہ تو بوسیلہ و بواسطۂ سیدِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء (سے) ہی ملے ہیں اور ملتے ہیں اور ملتے رہیں گے آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا فرماتے ہیں: اِنَّ مُسْتَمَدَّ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مِنْ رُّوْحِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ ھُوَ قُطْبُ الْاَقْطَابِ کَمَا سَیَاْتِیْ بَسْطُہٗ فِیْ مَبْحَثِ کَوْنِہٖ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ فَھُوَ مُمِدٌّ لِجَمِیْعِ النَّاسِ اَوَّلًا وَّ آخِرًا فَھُوَ مُمِدٌّ کُلِّ نَبِیٍّ وَّ وَلِیٍّ سَابِقٍ عَلٰی ظُھُوْرِہٖ حَالَ کَوْنِہٖ فِی الْغَیْبِ وَ مُمِدٌّ اَیْضًا لِکُلِّ وَلِیٍّ لَاحِقٍ بِہٖ فَیُوْصِلُہٗ بِذٰلِکَ الْاِمْدَادِ اِلٰی مَرْتَبَۃٍ کَمَا لِہٖ فِیْ حَالِ کَوْنِہٖ مَوْجُوْدًا فِیْ عَالَمِ الشَّھَادَۃِ وَ فِیْ حَالِ کَوْنِہٖ مُنْتَقِلًا اِلَی الْغَیْبِ الَّذِیْ ھُوَ الْبَرْزَخُ وَالدَّارُ الْاٰخِرَۃُ فَاِنَّ اَنْوَارَ رِسَالَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ مُنْقَطِعَۃٍ عَنِ الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ۔ دیکھو اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِرُ صفحہ ۲۰ تا ۲۱ اَلْمَطْبُوْعُ بِمِصْرَ۔

اور: ھٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکْ آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا یوں فرماتے ہیں ھٰذَا عَطَاؤُنَا الْمَحْضُ فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکْ اَیْ اَطْلِقْ اِرَادَتَکَ وَ اِخْتِیَارَکَ فِی الْحَلِّ وَالْعَقْدِ وَالْاِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ عِنْدَ الْکَمَالِ التَّامِ وَالْعَطَاءِ الصِّرْفِ اَیِ الْوُجُوْدِ الْمَوْھُوْبِ حَالَ الْبَقَاءِ بَعْدَ الْفَنَاءِ کَمَا شِئْتَ بِغَیْرِ حِسَابٍ عَلَیْکَ فَاِنَّکَ قَائِمٌ بِنَا مُخْتَارٌ بِاِخْتِیَارِنَا مُتَحَقِّقٌ بِذَاتِنَا وَ صِفَاتِنَا وَ ذٰلِکَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حُسْنَ مَاٰبٍ (آیۃ ۳۹ سورۃ ص ۳۸) دیکھو تفسیر شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۷۵ ج۔ ۲

سہ جان و دلِ من بادفدائے شہِ بطحا ؎ بادا امر ایں خستہ و بلا

اور فرمایا: فَاِذَا اَعْطَی (اَلْخَلِیْفَۃَ الرَّسُوْلَ) السَّیْفَ وَ اَمْضَی الْفِعْلَ حِیْنَئِذٍ یَکُوْنُ لَہُ الْکَمَالُ فَیَظْھَرُ بِسُلْطَانِ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰھِیَّۃِ فَیُعْطِیْ وَ یَمْنَعُ وَ یُعِزُّ وَ یُذِلُّ وَ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ یَضُرُّ وَ یَنْفَعُ وَ یَظْھَرُ بِاَسْمَاءِ التَّقَابُلِ مَعَ النُّبُوَّۃِ لَا بُدَّ مِنْ ذٰلِکَ۔ فتوحاتِ مکیہ دیکھو صفحہ ۲۷۲ ج ۲۔ (اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ وَ مِائَۃٌ فِیْ مَعْرِفَۃِ کِیْمِیَاءِ السَّعَادَۃِ)

ازیں غم تو یارب برسانم بسرائے شہ بطحا

بقیہ بر صفحہ آئندہ باید دید۔

اور فرمایا : اَلْاِنْسَانُ الْکَامِلُ اَقَامَہُ الْحَقُّ بَرْزَخًا بَیْنَ الْحَقِّ وَالْعَالَمِ فَیُظْھِرُ بِالْاَسْمَاءِ الْاِلٰہِیَّۃِ فَیَکُوْنُ حَقًّا وَّ یَظْھَرُ بِحَقِیْقَۃِ الْاِمْکَانِ فَیَکُوْنُ خَلْقًا۔ دیکھو صفحہ ۳۹۱ ج ۲ (باب ۱۹۸) فُتُوْحَاتِ مَکِیَّہ شَرِیْفَہ

اور فرمایا : اِعْلَمْ اَنَّ الْبَرْزَخَ (۱) عِبَارَۃٌ عَنْ اَمْرٍ فَاصِلٍ بَیْنَ اَمْرَیْنِ لَا یَکُوْنُ مُتَطَرِّفًا اَبَدًا کَالْخَطِّ الْفَاصِلِ (۲) بَیْنَ الظِّلِّ وَ الشَّمْسِ ۔ صفحہ ۳۰۴ باب ۶۳ ج ۱ فتوحات مکیہ۔

اور فرمایا اَلبرزخ مِرْآۃٌ لِلطَّرفَیْنِ فَمَن ابصرہ ابصر فِیْہِ الطَّرفَیْنِ لَابُدَّ مِنْ ذٰلِکَ۔ دیکھو صفحہ ۱۳۹ فتوحات مکیہ ج ۳ (باب ۳۳۶) فِیْ مَعْرِفَۃِ مَنْزِلِ مُبَایَعَۃِ النَّبَاتِ الْقُطْبَ صَاحِبَ الْوَقْتِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ وَّھُوَ مِنَ الْحَضْرَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ۔

---

(۱) قولہ البرزخ ھُوَ اَمْرٌ فَاصِلٌ بین امرین لَایَکُوْنُ مُتَطَرِّفًا اَبَدًا وَّ لَیْسَ ھُوَ عَیْنَ اَحَدِھِمَا وَلَہٗ مِنْ طَرَفَیْہِ حُکْمٌ وَھُوَ الْمَانِعُ الْمَعْنَوِیُّ الَّذِیْ یَمْنَعُ کُلًّا مِّنْ طَرَفَیْہِ اَنْ یَّنفِرَ الْاٰخَرَ اَوْ یَذْھَبَ بِہٖ وَ یَتَلَقّٰی طَرَفَیْہِ بِذَاتِہٖ فَیَکْتَسِبُ بِھٰذَا التَّلَقِّیْ مِنْ کُلٍّ مِّنْ طَرَفَیْہِ مَا یُوْصَفُ بِہٖ فَھُوَ مَحْفُوْظٌ مِنَ الطَّرَفَیْنِ وَ وِقَایَۃٌ لِلطَّرَفَیْنِ کَالْخَلْقِ بَیْنَ النُّوْرِ وَ الظُّلْمَۃِ اَنَّہٗ بَرْزَخٌ لَایَتَّصِفُ بِالظُّلْمَۃِ لِذَاتِہٖ وَلَا بِالنُّوْرِ لِذَاتِہٖ فَھُوَ الْبَرْزَخُ وَالْوَسَطُ الَّذِیْ لَہٗ مِنْ طَرَفَیْہِ حُکْمٌ۔ وَالتَّشْرِیْحُ النَّقِیْحُ فِی الْبَابِ الْمُوَفّٰی السِّتِّیْنَ وَ ثَلٰثِمِائَۃِ (۳۶۰) مِنَ الْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّۃِ صفحۃ ۲۷۴ ج ۳ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

(۲) قَوْلُہٗ کَالْخَطِّ الْفَاصِلِ بَیْنَ الظِّلِّ وَ الشَّمْسِ اِلَخْ۔ اَوْ کَالْخَلْقِ بَیْنَ النُّوْرِ وَالظُّلْمَۃِ اَوِ الْمُمْکِنِ بَیْنَ الْوُجُوْدِ وَ الْعَدَمِ کُلُّھَا بَرَازِخُ وَالتَّشْرِیْحُ الْوَضِیْحُ عَلٰی صَفْحَۃِ ۲۷۴۔ ج ۳۔ (باب ۳۶۰) مِنَ الْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّۃِ فَانْظُرْ ھُنَاکَ ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔ (بقیہ ابیات صفحۂ سابقہ لاحقہ) داغ وتپش وسوز

اور فرمایا: اَلْبَرْزَخُ كُلُّ اَمْرَيْنِ يَفْتَقِرُ اِنْ اِذَا تَجَاوَرَا اِلٰى بَرْزَخٍ لَيْسَ هُوَ عَيْنُ اَحَدِهِمَا وَفِيْهِ قُوَّةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الخ۔ دیکھو صفحہ ۳۰۴ ج ۱ فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّةِ شَرِيْفَه۔ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ (۶۳) فِىْ مَعْرِفَةِ بَقَاءِ النَّاسِ فِى الْبَرْزَخِ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْبَعْثِ۔

اور فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّه ج ۳ کے صفحہ ۱۴۲ باب ۳۳۷ پر فرمایا: وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَمَّا جَعَلَ مَنْزِلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّيَادَةَ فَكَانَ سَيِّدًا وَ مَنْ سِوَاهُ سُوْقَةً (۱) عَلِمْنَا اَنَّهٗ لَا يُقَاوَمُ فَاِنَّ السُّوْقَةَ لَا تُقَاوِمُ مُلُوْكَهَا فَلَهٗ مَنْزِلٌ خَاصٌّ وَ لِلسُّوْقَةِ مَنْزِلٌ وَ لَمَّا اُعْطِىَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ وَ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ عَلِمْنَا اَنَّهُ الْمُمِدُّ لِكُلِّ اِنْسَانٍ كَامِلٍ مَّنْعُوْتٍ بِنَامُوْسٍ اِلٰهِيٍّ اَوْ حُكْمِيٍّ وَ اَوَّلُ مَا ظَهَرَ مِنْ ذٰلِكَ فِىْ اٰدَمَ حَيْثُ جَعَلَهُ اللّٰهُ خَلِيْفَةً عَنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَدَّهٗ بِالْاَسْمَاءِ كُلِّهَا مِنْ مَّقَامِ جَوَامِعِ الْكَلِمِ الَّتِىْ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَهَرَ بِعِلْمِ الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا عَلٰى مَنِ اعْتَرَضَ عَلَى اللّٰهِ فِىْ وُجُوْدِهٖ وَ رَجَّحَ نَفْسَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ تَوَالَتِ الْخَلَائِفُ فِى الْاَرْضِ اِلٰى اَنْ وَصَلَ زَمَانُ وُجُوْدِ صُوْرَةِ جِسْمِهٖ لِاِظْهَارِ حُكْمِ مَنْزِلَتِهٖ بِاجْتِمَاعِ نَشْاَتَيْهِ فَلَمَّا بَرَزَ كَانَ كَالشَّمْسِ اِنْدَرَجَ فِىْ نُوْرِهٖ كُلُّ نُوْرٍ فَاَقَرَّ مِنْ شَرَائِعِهِ الَّتِىْ وَجَّهَ بِهَا نُوَّابَهٗ (۲) مَا اَقَرَّ وَ نَسَخَ مِنْهَا مَا نَسَخَ وَ ظَهَرَتْ عِنَايَتُهٗ بِاُمَّتِهٖ لِحُضُوْرِهٖ وَ ظُهُوْرِهٖ فِيْهَا وَ اِنْ كَانَ الْعَالَمُ الْاِنْسَانِىُّ وَ النَّارِىُّ كُلُّهٗ اُمَّتَهٗ وَلٰكِنْ لِهٰؤُلَاءِ خُصُوْصُ وَصْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ هٰذَا الْفَضْلَ اَعْطَاهُ ظُهُوْرُهٗ بِنَشْاَتَيْهِ فَكَانَ مِنْ فَضْلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلَى الْاُمَمِ اَنْ اَنْزَلَهَا مَنْزِلَةَ خُلَفَائِهٖ فِى الْعَالَمِ قَبْلَ ظُهُوْرِهٖ اِذْ كَانَ اَعْطَاهُمُ التَّشْرِيْعَ فَاَعْطٰى هٰذِهِ الْاُمَّةَ الْاِجْتِهَادَ فِىْ نَصْبِ الْاَحْكَامِ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّحْكُمُوْا

---

(۱) قَوْلُهٗ سُوْقَةٌ - بِالضَّمِّ رعیّت و مَرْدُم فرومایہ واحد و جمع و مُذَکَّر و مُؤَنَّث دَرْ وَیْ یکسان است۔ وَ قَدْ يُجْمَعُ عَلٰى سُوَقٍ كَصُرَدٍ ۱۲۔

(۲) قولہ نُوَّابَهٗ - نُوَّابٌ و نُوَّاب و نُوَّاب ہر سہ صحیح اند۔ نَابَ عَنْهُ نَوْبًا بِالْفَتْحِ وَ مَنَابًا بَرْجایِ وَیْ اِیْسْتَادْ وَ قَائِمِ مَقَامِ شُدْ۔ صِيْغَهٗ مُبَالَغَهْ نَابَ اِلَى اللّٰهِ بَازْ گَشْتْ اَزْ گُنَاهْ۔ نَائِب - قائم مقام (ن) ۱۲۔ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهٗ۔

بِمَا اَدَّاهُمْ اِلَيْهِ اِجْتِهَادُهُمْ فَاَعْطَاهُمُ التَّشْرِيْعَ فَلَحِقُوْا بِمَقَامَاتِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِیْ ذٰلِکَ وَ جَعَلَهُمْ وَرَثَةً لَّهُمْ لِتَقَدُّمِهِمْ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ الْمُتَاَخِّرَ يَرِثُ الْمُتَقَدِّمَ بِضَرُوْرَةٍ فَيَدْعُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَلٰی بَصِيْرَةٍ الخ۔

اور فرمایا : فَخَلَقَ الْاِنْسَانَ الْكَامِلَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ وَ مَكَّنَهٗ بِالصُّوْرَةِ مِنْ اِطْلَاقِ جَمِيْعِ اَسْمَائِهٖ عَلَيْهِ فَرْدًا فَرْدًا وَ بَعْضًا بَعْضًا لَا يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ مَجْمُوْعُ الْاَسْمَاءِ مَعًا فِی الْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ لِيَتَمَيَّزَ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ الْكَامِلِ فَمَا مِنْ اِسْمٍ مِّنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَ كُلُّ اَسْمَاءِ اللّٰهِ حُسْنٰی اِلَّا وَ لِلْعَبْدِ الْكَامِلِ اَنْ يَّدَّعِیَ بِهَا كَمَا لَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ سَيِّدَهٗ بِهَا۔ صفحہ ۴۰۹ جلد ۳ فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّہ۔ (اَلْبَابُ السَّبْعُوْنَ وَ ثَلٰثُمِائَةٍ)

اور فرمایا : فَلَا يُسَمّٰی خَلِيْفَةً اِلَّا بِكَمَالِ الصُّوْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ فِيْهِ اِذَا الْعَالَمُ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اِلَيْهَا۔ صفحہ ۱۵۶ - ۱۵۷ ج ۳ فتوحات مکیہ۔ (اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ وَ ثَلٰثُمِائَةٍ ۳۴۰)

اور فرمایا : فَالْاِنْسَانُ ذُوْ نِسْبَتَيْنِ كَامِلَتَيْنِ : نِسْبَةٌ يَدْخُلُ بِهَا اِلَى الْحَضْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ وَ نِسْبَةٌ يَدْخُلُ بِهَا اِلَى الْحَضْرَةِ الْكِيَانِيَّةِ فَيُقَالُ فِيْهِ "عَبْدٌ" مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ مُكَلَّفٌ وَ لَمْ يَكُنْ ثُمَّ كَانَ كَالْعَالَمِ وَ يُقَالُ فِيْهِ "رَبٌّ" (۱) مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ خَلِيْفَةٌ وَ مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ وَ مِنْ حَيْثُ اَحْسَنِ التَّقْوِيْمِ وَ لِذٰلِكَ اَیْ لِكَوْنِ اٰدَمَ لَهٗ جِهَةٌ رُبُوْبِيَّةٌ بِهَا يُنَاسِبُ الْحَقَّ سُبْحَانَهٗ وَجِهَةٌ عُبُوْدِيَّةٌ بِهَا يُنَاسِبُ الْخَلْقَ جَعَلَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ خَلِيْفَةً فِیْ خَلِيْقَتِهٖ لِيَاْخُذَ بِجِهَةِ الرُّبُوْبِيَّةِ

---

(۱) قَوْلُهٗ وَ يُقَالُ فِيْهِ "رَبٌّ" - اَلرَّبُّ بِالْفَتْحِ پروردکار و خداوند وَهُوَ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا يُطْلَقُ عَلٰی غَيْرِ اللّٰهِ وَ لَا يُقَالُ لِغَيْرِهٖ اِلَّا بِالْاِضَافَةِ اَوْ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ وَ قَدْ قَالُوْا فِی الْجَاهِلِيَّةِ لِلْمَلِكِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ حِلِّزَةَ فِیْ مُعَلَّقَتِهٖ

وَهُوَ الرَّبُّ وَ الشَّهِيْدُ عَلٰی يَوْمِ الْحَيَارَيْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَاءٌ

بقیہ بر صفحہ آئندہ -----

وَ نَشْأَتِہٖ الرُّوْحَانِيَّةِ عَنِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مَا يَطْلُبُهُ الرَّعَايَا وَ يُبَلِّغُهٗ بِجِهَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ بِنَشْأَتِہٖ الْجِسْمَانِيَّةِ اِلَيْهِمْ فَبِهَاتَيْنِ الْجِهَتَيْنِ يَتِمُّ اَمْرُ خِلَافَتِہٖ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهٗ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ۔ آیۃ ۹ الانعام ۶ لِيُجَانِسَكُمْ فَيُبَلِّغَكُمْ اَمْرِیْ۔ دیکھو نقش الفصوص شریف۔

اور علّامہ عبدالرّحمن جامی افغانی قدّس سرّہ السّامی نقد النصوص کے صفحہ ۱۰۲ پر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں : "آدم بہ اعتبارِ آنکہ تربیّت عَالَم میکند اَزْ مَرْتَبۂ خِلَافَتْ مَظْهَرِیْسْتْ جَامِعْ مَرْ اَسْمَآءْ و صِفَاتِ اِلٰهِيَّہْ را و مِرْآتِ هُوِيَّةَ اسْتْ پس بہ این اعتبار رَبّ باشد و بہ اعتبار آنکہ اُونِیْز مَرْبُوْبِ ذات است و بہ صفتِ عُبُوْدِيَّتْ مَوْصُوْفْ، عَبْدْ بَاشَدْ" اِنْتَهٰی۔

پچھلے صفحے کا حاشیہ

---

اَرَادَ بِہِ الْمَلِکَ وَ هُوَ الْمُنْذِرُ مَآءِ السَّمَآءِ و گاہی مُخَفَّفْ آید و نیز گاہی باء دوم را بیا بدل کنند دَرْ قَسَمْ وَ مِنْهُ قَوْلُهُمْ لَاوَرَبِيْكَ لَااَفْعَلُ كَذَا یعنی قسم پروردگار تو است۔ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ مَالک و مستحق آن چیز و صَاحب و یار آن است و برادر کلان قولہ تعالٰی يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّادَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ ای انت و ھارون و بادشاہ و منعم و مولٰی و سیّد وَ مِنْهُ حَدِيْثُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا يَعْنِیْ اَنَّ الْاَمَةَ تَلِدُ لِسَيِّدِهَا وَلَدًا فَيَكُوْنُ لَهَا كَالْمَوْلٰى لِاَنَّهٗ فِى الْحَسَبِ كَاَبِيْهِ اَرَادَ كَثْرَةَ السَّرَارِیْ ۱۲ لہ کنیزکان بِكَثْرَةِ السَّبْيِ وَ ظُهُوْرِ النِّعْمَةِ یا مراد آنست کہ کنیزکان ملوک را زایند پس مادر از جملہ رعایا باشد یا مراد از فساد زمانست از جِهَتِ کثرتِ اُمَّهَاتِ اولاد و شُيُوْعِ فروخت آنہا پس گاہ افتد کہ شخصے نادانستہ مادرِ خود را خرید کند یا مراد عقوق اولاد است یعنی پسران با مادران بطورے پیش آیند اَزْ اِہَانَتْ وَ سِتَمْ کِہْ سَیِّدَانْ بَاَوْهَانْ ـ وَ يُرْوٰى رَبَّتَهَا وَالتَّاْنِيْثُ بِاِعْتِبَارِ النَّسَمَةِ لِيَشْمُلَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى اَرْبَابٌ وَ رُبُوْب جمع ۱۲۔ منتہی الارب و صراح۔ (ن ض)

ع وَانْظُرْ كِتَابَ الْاِيْمَانِ ص ۱۲ وَ كِتَابَ التَّفْسِيْرِ ص ۷۰۴ صَحِيْحِ الْبُخَارِيْ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ

عہ خرج البخاری فی العجم عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ انہ تداولہ بضعۃ عشر من ربّ الی ربّ صفحہ ۵۶۲ بخاری ج ۱

حضرتِ شیخِ اکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نقد النصوص کے فصِّ آدمی کے صفحہ ۱۰۷ پر فرماتے ہیں:

وَمِنْ ھٰھُنَا اَیْ مِنْ ھٰذَا الْمَقَامِ حَیْثُ یُفْھَمُ مِنْہُ کَوْنُ الْاِنْسَانِ رَبًّا (۱) مِنْ حَیْثُ بَاطِنِہٖ، عَبْدًا مِنْ حَیْثُ ظَاہِرِہٖ، یُعْلَمُ اَنَّہٗ اَیِ الْاِنْسَانَ نُسْخَۃٌ مُّنْتَسِخَۃٌ مِّنَ الصُّوْرَتَیْنِ مُطَابِقَۃٌ لَّھُمَا: صُوْرَۃِ الْحَقِّ الْمُشْتَمِلِ عَلَیْھَا نَشْاَۃٌ

---

(۱) قولہ رَبًّا - رَبَّ (ن) فراہم آوردن و افزون کردن ولازم گرفت و آرام نمود و اِقَامَتْ و رزید و مِہتَرِیْ کرد بر قومے و رَبَّ الْاَمْرَ نیکو کرد کار را و تمام کامل گردانید آن را وَ کَذَا رَبَّ ضَیْعَتَہٗ اَیْ اَصْلَحَھَا وَ رَبَّ الدُّھْنَ خوشبو کرد روغن را وَ رَبَّ الشَّیْءَ مَالِکِ آن چیز گردید وَ کَذَا رَبَبْتُ الْقَوْمَ اَیْ سُسْتُھُمْ وَ کُنْتُ فَوْقَھُمْ ۱۲۔ منتہی الارب و صراح۔

اِبْنِ شَاہِیْنْ سَیِّدِنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ جَعْفَرْ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رَاوِیْ کہ سَیِّدِ دُوْسَرا نَبِیِّ کَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْصَارْ کے ایک باغ میں داخل ہوئے دیکھا کہ اُس باغ میں ایک اونٹ ہے پس جب اُس نے نَبِیِّ پَاکْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ لیا تو نَالَہ و گِرْیَہ شروع کرلیا۔ اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہے تو نَبِیِّ کَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس اونٹ کے پاس آئے اور اُس کے دونوں ذِفْرُوْں پر یعنی ان جگہوں پر دَسْتِ اَقْدَسْ پھیر لئے جن پر آنسو بہتے ہیں تو اسی وقت اونٹ کو سُکُوْن ہُوا تو قرار آیا۔ پھر سَیِّدِ دُوْسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نے آواز دی مَنْ رَّبُّ ھٰذَا الْجَمَلِ (ن) لِمَنْ ھٰذَا الْجَمَلُ اس اونٹ کا رَبّ کون ہے۔ یہ اونٹ کس کا ہے تو اَنْصَارْ میں سے ایک جوان آیا اور عرض کیا یہ میرا ہے اے اللہ کے رسول۔ تو رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تو اللہ سے اس چوپائے کے حق میں جس کا اللہ نے تجھے مالک بنادیا کیوں نہیں ڈرتا۔ اس نے مجھ سے شِکَایَتْ کی کہ تو اسے بھوکا

بقیہ بر صفحہ آئندہ ------

عہ قولہ ربّبت القوم ۱ھ قال بحر العلوم ملک العلماء ابو العیاش عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد الانصاری الافغانی الہروی ثم اللکنوی المتوفی سنہ ۱۲۲۵ خمس وعشرین بعد الالف والمائتین ......

جمعیتہ الباطنۃ، وصورۃ العالم المشتمل علیہا نشاۃ تفرقتہ الظاہرۃ، وھاتان الصورتان
ھما یدا الحق اللتان خلق بہما آدم انتہی۔

پچھلے صفحے کا حاشیہ

رکھتا ہے اور کام، محنت اس سے زیادہ لیتا ہے۔ سند کے لحاظ سے مصابیح میں
اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث پاک کے کلمات یوں ہیں:

عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل حائط
رجل من الانصار فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن و ذرفت عیناہ
(ض) فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکن ثم قال من رب ھذا الجمل لمن
ھذا الجمل فجاء فتی من الانصار فقال ھذا لی یارسول اللہ فقال الا تتقی اللہ فی
ھذہ البہیمۃ التی ملکک اللہ ایاھا فانہ شکا الی انک تجیعہ و تدئبہ - قال فی
المصابیح و ھو حدیث صحیح دیکھیے ۲۸۰ الانوار المحمدیۃ۔

داب (ف) دابا و دؤوبا رنج دینا مدد کار ۱۲ منہ غفرلہ

وعن عبد اللہ بن جعفر (رضی اللہ تعالی عنہ) اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خلفہ ذات یوم فاسر الی حدیثا لا احدث بہ احدا من الناس و کان احب ما
استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ھدفا (ای بناء مرتفعا) او حائش (
ھو النخل الملتف المجتمع) نخل قال فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا جمل
فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن (ای بکی) و ذرفت عیناہ (ای سالت) فاتاہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ (مقصورۃ والفہا للتانیث) فسکت فقال من
رب ھذا الجمل لمن ھذا الجمل فجاء فتی من الانصار فقال لی یارسول اللہ قال
افلا تتقی اللہ فی ھذہ البہیمۃ التی ملکک اللہ ایاھا فانہ شکا الی انک تجیعہ و تدئبہ،
(ای تتعبہ) ۱۲ ـ صفحہ ۳۴۵ ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب ما یؤمر بہ من القیام علی
الدواب والبہائم۔

ای تعاہد او ادا حقوقہا

اور فرمایا : قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ لِاَنَّہٗ لَا یَنْطِقُ اِلَّا عَنِ اللّٰہِ بَلْ لَا یَنْطِقُ اِلَّا بِاللّٰہِ بَلْ لَا یَنْطِقُ اِلَّا اللّٰہُ مِنْہُ فَاِنَّہٗ صُوْرَتُہٗ۔ صفحہ ۱۲۲ ج ۴ باب ۴۸۶ فتوحات مکیہ شریف۔ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَ الثَّمَانُوْنَ وَاَرْبَعُمِائَۃٍ۔

اور فرمایا : وَلٰکِنَّ الْخِلَافَۃَ لَمَّا کَانَتْ رُبُوْبِیَّۃٌ فِی الظَّاھِرِ لِاَنَّہٗ یَظْھَرُ بِحُکْمِ الْمَلِکِ فَیَتَصَرَّفُ فِی الْمُلْکِ بِصِفَاتِ سَیِّدِہٖ ظَاہِراً وَ اِنْ کَانَتْ عُبُوْدِیَّتُہٗ لَہٗ مَشْھُوْدَۃً فِیْ بَاطِنِہٖ فَلَمْ تَعُمَّ عُبُوْدِیَّتُہٗ جَمِیْعَہٗ عِنْدَ رَعِیَّتِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ اَتْبَاعُہٗ وَ ظَھَرَ مُلْکُہٗ بِھِمْ وَ بِاِتِّبَاعِھِمْ وَ الْاَخْذِ عَنْہُ فَکَانَ فِیْ مُجَاوَرَتِھِمْ بِالظَّاھِرِ اَقْرَبُ وَ بِذٰلِکَ الْمِقْدَارِ یَسْتَتِرُ عَنْہُ مِنْ عُبُوْدِیَّتِہٖ فَاِنَّ الْحَقَائِقَ تُعْطِیْ ذٰلِکَ وَ لِذٰلِکَ کَثِیْراً مَّا یَنْزِلُ فِی الْوَحْیِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ (آیۃ ۱۱۰ الکھف ۱۸ و ۶ فُصِّلَتْ ۴۱) وَ ھٰذِہٖ آیَۃٌ دَوَاءٌ لِھٰذِہِ الْعِلَّۃِ فَبِھٰذَا الْمِقْدَارِ کَانَتْ اَحْوَالُ الْاَنْبِیَاءِ الرُّسُلِ فِی الدُّنْیَا الْبُکَاءُ وَ النَّوْحُ فَاِنَّہٗ مَوْضِعٌ تُتَّقٰی فِتْنَتُہٗ۔ صفحہ ۵۰ ج ۳ فتوحات مکیہ۔ (اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ وَ ثَلٰثُمِائَۃٍ فِیْ مَعْرِفَۃِ مَنْزِلِ الْبُکَاءِ وَ النَّوْحِ مِنَ الْحَضْرَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ) فَانْظُرْ فِیْ ھٰذَا الْمَعْنٰی۔ وَصْلٌ (ن) فِیْ فَصْلِ مَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ الْمُعْتَکِفُ الخ صفحہ ۶۶۳ فتوحات مکیہ ج ۱

۱۴۴ دفترِ چہارم شرح مثنوی (سَیِّدُ الْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کے اِستغفار کے حِکَم و اَسْرار) اور جناب سَیِّدُنَا مَلِکُ الْعُلَمَاءِ بَحْرُ الْعُلُوْمِ حدیث نبوی (عَلٰی مُحَدِّثِہٖ اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃِ وَ الثَّنَاءِ) اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً کا مرادی ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بَدُرُسْتیکہ مَنْ اِسْتِغْفَارْ مِیکُنَمْ اَللّٰہْ رَا ہَفْتَادْ بَارْ مُرَادْ اَزْ ہَفْتَادْ عَدَدِ مُعَیَّنْ نِیْسْتْ بَلْکِہْ مُرَادْ کَثْرَتْ اَسْتْ دَرْتَوْجِیْہِ اِسْتِغْفَارْ عُلَمَاءِ ظَاہِرْ آنْچِہْ گُفْتَنْدْ گُفْتَنْدْ وَظَاہِرْ آنَسْتْ کِہْ اَزْ عُرُوْضِ اَحْوَالِ مُتَتَالِیَہٖ اُوْصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَایِنْ حال می آورد کِہ بربُوبِیَّۃ ظاہر شود پس استغفار میکرد و طَلَبِ مَغْفِرَتْ میکرد یعنی سِتْرِ رُبُوْبِیَّتِ خُوْدْ بَہْ رُبُوْبِیَّتِ حَقّ ظَاہِرْ بَاشَدْ و عُبْدِیَّتِ اُوْصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ ظَاہِرْ بَاشَدْ۔

منقول از سیدِ زمان کہ قدم او بر قلبِ کُلِّ ولیِّ اللہ داشت غوث و قطبِ اکبر الشیخ محی المِلّۃ والدین ابنِ رسولِ اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم در نسب و حسب سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وعن محبیہٖ (۱)

---

(۱) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب غوث کے محبّ کو محبوب رکھتا ہے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے۔ یہ بھی یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ وہی کرتا ہے جو اس کے محبوب کو محبوب ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو بقدر اِتّباع و بقدرِ نصیبِ محبت، روشن استعداد عطا فرمادیتا ہے اور اسی طرح کے علمی، عملی تامّہ کمالات دیتا ہے اور فوقِ تامّہ بھی اَعنی بیہ تکمیلی قدرت بھی۔

اِمام ہمام احمد رضا خان افغانی مُقری ثمّ البریلوی غوثِ پاک کے مدح کرتا آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنّا سے اپنا اِنتساب کرتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنّا کے بابِ عالی کے سگان سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنّا سے حاجت روائی کی درخواست کرتا ہے۔ اس مدحیہ نظم یا نظم میں آپ اِمام ہمام کے علمی و عملی کمالاتِ تامّہ اور تکمیلی قدرتِ عطایّہ اور روشن اِستعدادِ عداد نیز غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے مقام و مقام الذی لا یرام و لا یدام الّا بالمددِ المحمّدیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم لِمن شاء کا بہتر و تامّہ اندازہ بخوبی لگا سکیں گے۔ آپ کے اشعار یوں فیض بار ہیں:

اور فرمایا! اِنتسابُ المدّاحِ اِلیٰ کِلابِ البابِ العالیّ

برسرِ خوانِ کرم محروم نگزارند سگ
مَن سگ و ابرار مہمانان و صاحب خوان توئی

سگ بیان نتواندو جودت نہ پابندِ بیان
کامِ سگ دانی و قادر برعطائے آن توئی

گر بسنگے میزنی خود مالکِ جان و تنی
ورنہ نعمت می نوازی منّتِ منّان توئی

کہ بود آن سرور صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلم کہ منتقل مے شد در احوال و سیر میکرد در منازل قرب پس اورا صلی اللہ علیہ و آلہٖ و سلم ظاہر میشد نزد عروض حال آخر کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ ________________

پارہ نانے بفرما تا سوئے من افگنند
ہمت سگ اینقدر دیگر نوال افشان توئی
منکہ سگ باشم زکوئے تو کجا بیرون روم
چون یقین دانم کہ سگ را نیز وجہ نان توئی
در کشادہ، خوان نہادہ، سگ گرسنہ، شہ کریم
چیست حرف رفتن و مختار خوان و زان توئی
دور بنشینم زمین بوسم رفتم لا بہ کنم
چشم در تو بندم و دانم کہ ذوالاحسان توئی
للہ العزۃ سگ ہندی و در کوئے تو بار
آرے ابن رحمۃ للعالمین ای جان توئی
ہر سگے را بردر فیضت چنان دل می دہند
مرحبا خوش آو بنشین سگ نہ مہمان توئی
گر پریشان گرد وقت خادمانت عو عوم
خامش اہل درد را میسند چون درمان توئی
وای من گر جلوہ فرمائی و "من" ماند بمن
"من" زمن بستان و جایش در دلم بنشان "توئی"
قادری بودن رضا را مفت باغ خلد داد
من نمی گفتم کہ آقا مایہ غفران توئی

---

بینی وبینک "انی" ینازعنی فارفع بفضلک "انی" من البین۔ قالہ الحلاج قدس سرہ

دَرْ اِیفائے حُقُوقْ وَ حُدُوْدِ آن حَالْ قُصُوْرِی (۱) وَاقِعْ شُدْ پس اِسْتِغْفَارْ میکرد۔ اِنْتَہٰی

واین ظہورِ تقصیر بسبب کمالِ اوبود درمقام عَبدِیَّتْ کہ این مَقام اقتضائے میکرد کہ معترف بتقصیر باشد وَرنہ اُوصَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ حَکِیمِ کامِل بود کہ اِیفائے حُدُوْدْ وْ حُقُوْقِ بر حال بَوَجْہِ اَتَمّ میکرد و آنچہ کہ سابق گفتہ شد قریبِ این منقول است بلکہ اگر تحقیق کردہ شود عَیْنِ اوست کہ تَبَیُّنِ تقصیر درایفائے حدود ہمین خوف ظہورْ بَرْکُوبِیَۃْ اَسْتْ کہ مقامِ کامِلِ او صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ حُکْمْ میکرد بانیکہ اِسْتِغْفَارْ اَزُو ظُہُورْ کُنَدْ۔

وَاَزْ کلامِ مَوْلَوِی قُدِّسَ سِرَّہٗ

ہَمْچُوْ پَیْغَمْبَرْ زِگُفْتْ وْ اَزْ نِثَارْ
تَوْبَہ آرَمْ رُوْزِ مَنْ ہَفْتَادْ بَارْ

ظاہر میشود کہ اِسْتِغْفَارْ ازاِظْہَارِ اَسْرَارْ بود کہ حالت گاہی عارض میشد کہ جان اومست شد کہ اسرار را ازین مستی ظاہر کند چنانکہ دَرْوَقْتِ مَرَضْ قِرْطَاسْ طَلَبِیْدْ تا اَسْرَارْ را بَوَجْہِ اَتَمّ اِظْہَارْ کُنَدْ لِہٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنْ عُمَرْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَعْرُوْضْ داشتند کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا پس اَزِیْنْ اِظْہَارِ اَسْرَارْ، اِسْتِغْفَارْ مے کرد و درقِصّہٗ قرطاس نیز ہمچنین وَاقِعْ شد کہ در رِوَایَتِ مُسْلِمْ درصَحِیْحِ وَیْ واقع است کہ چون امیر المؤمنین معروض داشتند کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا آنسَرْوَرْ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَرمُوْدْ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ بگذارید مرا پس آنکہ من دران ہستم بہتر است پس تَصْوِیْبْ فرمود رَایِ آنکسان را کہ تَوَقُّفْ کردند در اِسْتِکْتَابْ و قولِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنْ عُمَرْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ را کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا واین بسبب آن بُوْدْ کہ آنسَرْوَرْ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ بَکَشْفِ اَسْرَارِ اَنْوَارْ مَاْمُوْرْ نَبُوْدْ مگر بَوَجْہِیکہ دَرْکِتَابُ اللّٰہِ اَسْتْ وَاَزْکَشْفِ مَافَوْقِ آنْ اِجْتِنَابْ مِیکَرْدْ اگرچہ کَشْفْ

---

(۱) قُصُوْرِیْ - قَصَرَ عَلٰی (ن) قَصْراً وَ قَصَرَ عَنِ الْاَمْرِ قُصُوْراً باز اِیْسْتَادْ از کار ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ۔

بوقتِ عروضِ حال مُباح بود لیکن مقامِ او میخواست ترک آن پس تصویب فرمود قولِ امیر المؤمنین عُمر را۔ باستغفار مشغول شد و فرمود اَللّٰھُمَّ اَنتَ الرَّفِیقُ الاَعلٰی اِینْ وَجہ باوجہینِ اَوَّلِین مُنافات ندارد کہ جائز است کہ وجودِ استغفار ہمہ جا باشد۔ ۱۴۴

دفترِ چہارم شرح مثنوی بحر العلوم ملک العلماء ابو عیاش عبد العلی افغانی ہروی ثم اللکھنوی الفرنجی محلی۔

اور خاتم فصّ الولایۃ المحمدیۃ الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنّا آیۃ کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (الآیۃ ۳۱ - آل عمران ۳) کی تشریح صحیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

لَمَّاکَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ حَبِیْبَہٗ فَکُلُّ مَنْ یَدَّعِی الْمَحَبَّۃَ لَزِمَہٗ اِتِّبَاعُہٗ لِاَنَّ مَحْبُوْبَ الْمَحْبُوْبِ مَحْبُوْبٌ فَتَجِبُ مَحَبَّۃُ النَّبِیِّ وَ مَحَبَّتُہٗ اِنَّمَا تَکُوْنُ بِمُتَابَعَتِہٖ وَ سُلُوْکِ سَبِیْلِہٖ قَوْلاً وَّ عَمَلاً وَّ خُلُقاً وَّ حَالاً وَّ سِیْرَۃً وَّ عَقِیْدَۃً وَلَا تَمَشّٰی دَعْوَی الْمَحَبَّۃِ اِلاَّ بِھٰذَا فَاِنَّہٗ قُطْبُ الْمَحَبَّۃِ وَ مَظْھَرُہٗ وَ طَرِیْقَتُہٗ طِلْسِمُ الْمَحَبَّۃِ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنْ طَرِیْقَتِہٖ نَصِیْبٌ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنَ الْمَحَبَّۃِ نَصِیْبٌ وَ اِذَا تَابَعَہٗ حَقَّ الْمُتَابَعَۃِ نَاسَبَ بَاطِنُہٗ وَ سِرُّہٗ وَ قَلْبُہٗ وَ نَفْسُہٗ بَاطِنَ النَّبِیِّ وَ سِرَّہٗ وَ قَلْبَہٗ وَ نَفْسَہٗ وَھُوَ مَظْھَرُ الْمَحَبَّۃِ فَلَزِمَ بِھٰذِہِ الْمُنَاسَبَۃِ اَنْ یَّکُوْنَ لِھٰذَا الْمُتَابِعِ قِسْطٌ مِّنْ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی بِقَدْرِ نَصِیْبِہٖ مِنَ الْمُتَابَعَۃِ فَیُلْقِی اللّٰہُ تَعَالٰی مَحَبَّتَہٗ عَلَیْہِ وَ یَسْرِیْ مِنْ بَاطِنِ رُوْحِ النَّبِیِّ نُوْرُ تِلْکَ الْمَحَبَّۃِ اِلَیْہِ فَیَکُوْنُ مَحْبُوْبًا لِلّٰہِ مُحِبًّا لَّہٗ وَ لَوْلَمْ یُتَابِعْہُ لَخَالَفَ بَاطِنُہٗ بَاطِنَ النَّبِیِّ فَبَعُدَ عَنْ وَّصْفِ الْمَحْبُوْبِیَّۃِ وَ زَالَتِ الْمُحِبِّیَّۃُ عَنْ قَلْبِہٖ اَسْرَعَ مَایَکُوْنُ اِذْ لَوْلَمْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَمْ یَکُنْ مُحِبًّا لَّہٗ۔

وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ کَمَا غَفَرَ لِحَبِیْبِہٖ حَیْثُ قَالَ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَاتَاَخَّرَ وَ ذَنْبُہُ الْمُتَقَدِّمُ ذَاتُہٗ وَ الْمُتَاَخِّرُ صِفَاتُہٗ فَکَذَا ذُنُوْبُ الْمُتَابِعِیْنَ کَمَاقَالَ تَعَالٰی لَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ یَمْحُوْ ذُنُوْبَ صِفَاتِکُمْ وَ ذَوَاتِکُمْ رَحِیْمٌ یَھَبُ لَکُمْ وُجُوْدًا وَ صِفَاتٍ حَقَّانِیَّۃً خَیْرًا مِّنْھَا

ثُمَّ نَزَلَ عَنْ هٰذَا الْمَقَامِ لِاَنَّہٗ اَعَزُّ مِنَ الْکِبْرِیْتِ الْاَحْمَرِ وَ دَعَاھُمْ اِلٰی مَاھُوَ اَعَمُّ مِنْ مَقَامِ الْمَحَبَّۃِ وَ ھُوَ مَقَامُ الْاِرَادَۃِ فَقَالَ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ اَیْ اِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا مُحِبِّیْنَ وَ لَمْ تَسْتَطِیْعُوْا مُتَابَعَۃَ حَبِیْبِیْ فَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ تَکُوْنُوْا مُرِیْدِیْنَ مُطِیْعِیْنَ لِمَا اُمِرْتُمْ بِہٖ فَاِنَّ الْمُرِیْدَ یَلْزَمُہٗ مُتَابَعَۃُ الْاَمْرِ وَ اِمْتِثَالُ الْمَاْمُوْرِ بِہٖ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ اَیْ اِنْ اَعْرَضُوْا عَنْ ذٰلِکَ اَیْضًا فَھُمْ کُفَّارٌ مُنْکِرُوْنَ مَحْجُوْبُوْنَ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ کَافِرًا فَبِتَرْکِ الطَّاعَۃِ یَلْزَمُ الْکُفْرُ وَ بِتَرْکِ الْمُتَابَعَۃِ لَا یَلْزَمُ لِاَنَّ تَارِکَ الْمُتَابَعَۃِ یُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ مُطِیْعًا بِمُتَابَعَۃِ الْاَمْرِ وَ مَعْنٰی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ۔ اَطِیْعُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ ۸۰ النساء ۴ صفحہ ۱۰۸ - ۱۰۹ ج-۱ تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا۔

اور مَلِکُ الْعُلَمَاءِ عَبْدُ الْعَلِیِّ بَحْرُ الْعُلُوْمِ الْاَفْغَانِیُّ الْھَرَوِیُّ ثُمَّ اللَّکْھْنَوِیُّ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ (آیت ۱ - ۲ الفتح ۴۸) آیت کریمہ کے مرادی معانی کے اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں : و حق آنست کہ غُفْرَانْ درلغت بمعنی سِتْر(۱) اسْت وَازْ ذَنْب مُرادْ تَعَیُّنِ بَشَرِی اسْت پَسْ اَللّٰہ تَعَالٰی مِیْ فَرْمَایَدْ مَسْتُوْرْ گَرْدَانِیْدِیْم ذَنْبِ تَعَیُّنِ تُو کِہ مُقَدَّمْ اسْت کہ درین دَارِ دنیا است و مُتَاخِّرْ کہ در دَارِ عُقْبٰی است دَرْ ذَاتِ حَقّ پَسْ کَرْدَۂ تُو کَرْدَۂ مَنْ اسْت وَ قَوْلِ تُو قَوْلِ مَنَ اسْت وَ اِتِّبَاعِ تُو اِتِّبَاعِ مَنْ وَ عِصْیَانِ تُو عِصْیَانِ مَنْ ' انتہی۔ دیکھو ۱۶۱ دفتر اوّل شرح بحر العلوم للمثنویّ الرومیّ قدّس سرّھما۔

اور حضرت شیخ عَبْدُ الْحَقّ مُحَدِّث دہلوی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا اپنی کتاب مستطاب مَدَارِجُ النُّبُوَّۃِ کے صفحہ ۶۱۲ ج ۲ پر فرماتے ہیں : و مخفی نیست کہ جمع نکردہ است ہیچ یکی از خَلْقِ خُدَا چنانکہ بود بران مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ

---

(۱) سِتْر - بالفتح پوشیدن وَالْفِعْلُ مِنْ نَصَرَ وَ بِالْکَسْرِ پردہ سُتُوْر و اَسْتَار جمع ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ از مَکارِمِ اَخْلاقُ وُ مَحامِدِ صِفَاتْ کہ از وی پیدا شدہ و ناشی گشتہ و بوی ختم شدہ و اِتْمَامْ یافتہ وَلِھٰذَا گفتہ است حَقّ جَلّ وَ عَلٰی درحَقِّ وَیْ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (آیة ۴ - القلم ٦٨) وَ کُتُبِ سِیَرْ وْ اَحَادِیْثِ مَرْوِیَّۃْ مَشْحُوْنَ اسْتَ بدان وَلَاتُعَدُّ وَلَاتُحْصٰی است۔ و گفت شیخ عَارِفِ کامِل عَبْدُالْکَرِیْم جَبَلِی صاحب کتاب نَامُوْسِ اَعْظَمْ وَ قَامُوْسِ اَقْدَمْ واین کلمات مُلْتَقِطْ ازان جا است کہ مَکَارِمِ اَخْلَاقِ مَذْکُوْرَہْ در کُتُبْ قَطْرَہ ایست نِسْبَتْ بَدَرْیَا ازان چہ وارد نہ شدہ و حکایت کردہ نشدہ و آنچہ وارد نشدہ جمع نکردہ آنرا ہیچ یکی سِوَائِے وَیْ وَ مَخْصُوْصْ نگشت بدان ہیچ اَحَدِے غَیْرِ وَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و معلوم گشتہ بَوَیْ کَمَالِ مَعْنَوِی خُلُقِیْ وَےْ بَاکَمَالِ حَقِّیْ کہ بخشیدہ است آنرا حَقّ سُبْحَانَہٗ و مخصوص گردانیدہ است زِیَادَہْ از آن کہ دَرْکْ کَرْدَہْ شَوَدْ وَ دَرْیَافْتَہْ شَوَدْ غَوْرِ آنْ وَ شُنَاخْتَہْ شَوَدْ مر آنرا غَایَتِیْ وَ نِہَایَتِیْ زِیْرَا کِہْ بُوْدُوَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَحَقِّقْ بَجَمِیْعِ اَخْلَاقِ اِلٰہِیَّہْ وَ صِفَاتِ رُبُوْبِیَّہْ و اوردہ است شَیْخْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صِفَتْ، صِفَتْ وَ اِسْمْ، اِسْمْ دَرْ کِتَابِ مَوْسُوْمْ بِکَمَالَاتِ اِلٰہِیَّہْ دَرْ صِفَاتِ مُحَمَّدِیَّہْ وَ ذِکْرْ کَرْدَہْ اَسْتْ ازان آنچہ دَلَالَتْ کردہ است کِتَابِ عَزِیْزْ بَرَانْ تَصْرِیْحاً وَ اِشَارَۃً وَ تَلْوِیْحاً وَ اَزْ اَنْجُمْلَہْ اِسْمِ "اَللّٰہ" است دلیل بر آنکہ آن حَضْرَتْ مَظْہَرِ این اِسْمَ است قَوْلِ وَیْ سُبْحَانَہٗ است وَمَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (١٧ اَلْاَنْفَال ٨) وَقَوْلِ وَیْ تَعَالٰی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (٨٠ اَلنِّسَاء ۴) وَاِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ (١٠ اَلْفَتْح ۴٨) وَ گُفْتَہْ اَسْتْ شَیْخْ قُدِّسَ سِرُّہٗ و این است مَعْنٰی قَوْلِ وَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ وَ اِیْنْ عُبُوْدِیَّتِ خَاصْ عِبَارَتَ اسْتْ از تَسْمِیَّۃْ وَیْ بَاِسْمِ پَرْوَرْدِگَارِ وَیْ اَزْ جِہَتِ تَخَلُّقِ وَیْ بَاَخْلَاقِ پَرْوَرْدِگَارْ۔ مِیْگُوْیَدْ شَیْخْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مُسْتَبْعَدْ مَدَارْ اِیْنْ اَمْرْ رَا دَرْ تَعْظِیْمِ حَقّ مَرْ اُوْرَا چِہ اِیْنْ طَعْنْ نَمِیْکُنَدْ دَرْ نَزَاہَتِ اَللّٰہُ تَعَالٰی وَ چِہْ نُقْصَانْ

مِیکُنَدْ اِیْنْ دَرْ کَمَالِ اِلٰہِیّ وَیْ تَعَالٰی گُفْتْ بَنْدَہْ مِسْکِیْنْ خَصَّہُ اللّٰہُ بِمَزِیْدِ الْعِلْمِ وَ
الْیَقِیْنِ عَجَبْ اسْتْ اَزْ شَیْخْ کِہْ اِعْتِذَارْ مِیکُنَدْ اَزِیْنْ مَعْنٰی کِہْ گُوْیَا دَرْ تَعْظِیْمِ شَانْ بَایِیْنْ
مِقْدَارْ اِیْہَامْ بَنَقْصِ کَمَالِ اِلٰہِی اسْتْ وَ اِیْنْ چِہْ مَعْنٰی دَارَدْ وَ اِیْنْ خُوْدْ عَیْنِ کَمَالِ
اِلٰہِی اسْتْ کِہْ اِیْنْ چُنِیْنْ ذَاتِے اِبْرَازْ نَمُوْدَہْ وَ اِظْہَارْ کَرْدَہْ وَ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدْ اَزْ اَکْمَلِ
شُیُوْنَاتِ اِلٰہِی وَ مَظْہَرِ کَمَالِ نَا مُتَنَاہِی اسْتْ بَتَحْقِیْقْ تَسْمِیَّہْ کَرْدہ اَسْتْ اُوْرَا بَاَسْمَآءِ
کَثِیْرَہْ و مشہور آنست کہ در تَمَامَہْ اَسْمَآءِ حُسْنٰی اِلٰہِیْ تَخَلُّقْ و تَحَقُّقْ بَرْ دُوْ مُمْکِنَ
اَسْتْ اِلَّا دَرِیْنْ اِسْمِ جَلِیْلْ جُزْءِ تَعَلُّقْ حاصل نیست وَ تَحَقُّقْ مُمْکِنْ نہ وَ کَلَامِ شَیْخْ
نَاظِرْ دَرَانَ اسْتْ کِہْ آنحَضْرَتْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ رَا تَحَقُّقْ بَدَانْ نِیزْ حَاصِلْ، دَرْ
مَفْہُوْمِ اِیْنْ اِسْمْ اِسْتِجْمَاعْ بَجَمِیْعْ صِفَاتِ کَمَالْ مَاْخُوْذْ اسْتْ وَ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیْ
رَاحَاصِلَ اسْتْ جَمِیْعْ کَمَالَاتْ چُنَانْکِہْ اَزْ بَیَانِے کِہْ کَرْدَہْ شُدْ وَاضِحْ گَشْتْ اَمَّا شَکَّ
نِیْسْتْ کِہْ مَرْتَبَۂ اُلُوْہِیَّۃْ مَخْصُوْصْ اسْتْ بَذَاتِ اِلٰہِیْ خُدَا نہ بَنْدَہْ، خُدَا خُدَا اسْتْ وَ
بَنْدَہْ مُحَمَّدْ وَ شَیْخْ مِیگُوْیَدْ اِیْنْ بَنْدَگِیْ خَاصّْ کِہْ مَخْصُوْصِ ذَاتِ شَرِیْفِ اُوْسْتْ
تَقَاضَا مِیکُنَدْ اِتِّصَافِ اُوْرَا بَجَمِیْعْ صِفَاتِ کَمَالْ وَ تَسْمِیَّہْ (۱) اُوْ رَا بَاِسْمِ پَرْوَرْدِگَارْ
وَ گُوْیَا اِیْنْ مَبْنِی اسْتْ بَرْ مَعْنٰی فَنَا وَ بَقَا وَ چُوْنْ وَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَانِیْ شُدَہْ
اَسْتْ دَرْ ذَاتْ وَ صِفَاتِ اِلٰہِی لَا جَرَمْ بَاقِیْ بَاشَدْ بَانْ وَ مُتَّصِفْ گَرْدَدْ بَدَانْ اِنْتَہٰی۔ وَ
شَیْخْ دَرْ دَرْیَائے فَضْلِ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیْ کِہْ وَحْدَتْ عِبَارَتْ اَزَانَ اسْتْ چُنَانْ غَرْقْ
شُدَہْ اَسْتْ کِہْ نَفْسِ دُوْئِیْ اَزْ نَظَرِ بَصِیْرَتِ وَیْ مَحْوْ شُدَہْ اَسْتْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

---

(۱) تَسْمِیَّہ - قَالَ الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا - وَ اَسْمَآءُ الْحَقِّ (
اَیْ سِوَی اِسْمِ اللّٰہِ) اَلْبَاقِیَۃُ مُرَکَّبَۃٌ مِّنْ رُّوْحٍ وَّ صُوْرَۃٍ فَمِنْ حَیْثُ صُوْرَتِہَا تَدُلُّ بِحُکْمِ
الْمُطَابَقَۃِ عَلَی الْاِنْسَانِ (اَیِ الْکَامِلِ) وَ مِنْ حَیْثُ رُوْحِہَا وَ مَعْنَاہَا تَدُلُّ بِحُکْمِ
الْمُطَابَقَۃِ عَلَی اللّٰہِ۔ اَلْفُتُوْحَاتُ الْمَکِّیَّۃُ الشَّرِیْفَۃُ صفحہ ۲۶۶ باب ۳۵۸ جلد ثالث۔
۱۲ مِنْہ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

مَلِکُ الْعُلَمَاءِ بَحْرُالْعُلُوْم اَفْغَانِی ہَرَوِیْ ثُمَّ اللَّکْھَنَوِی فَرَنْگِی مَحَلّی شرح مثنوی کے دَفْتَرِ اَوَّل صفحہ ۳۹ پر رَقمطراز ہیں۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ (آیت ۳۶ الْاَنْعَام ٦) پس ہَرْ گاہ تاریک شد شب بَرْ اِبْرَاہِیْمُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ اٰلِہٖ وَ عَلَیْہِ السَّلَام دید کوکبی را گفت اینست رَبِّ مَنْ پس ہر گاہ غروب کرد گفت دوست نمیدارم آفِلاَنْ را تحقیقش آنست کہ اِبْرَاہِیْمْ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَبّ را مُشَاہَدَہْ کردہ بود دَرْ مَظْھَرِ کَوْکَبْ پس فرمود اینست رَبِّ من وَ مُشَارٌ اِلَیْہ گردانید رَبِّ ظَاہِرْ را نہ مَظْھَرْ را و بعد غروب گفت من مَظْھَرِ آفِلْ را دوست نمیدارم بَلْکِہْ دَرْ مُشَاہَدَہْ رَبّ مُقَیِّد بَمَظْھَرْ دُوْنَ مَظْھَرْ نیستم و حاصِلِ بیت (اَنْدَرِیْنْ وَادِیْ مَرَوْبے این دَلِیْلُ۔ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْن گوچون خَلِیْلْ) آنست کہ مَوْلَوِی اِرْشَاد میفرمایند کہ در وادیٔ سُلُوْک بِدُوْنِ دَلِیْلْ کہ مُرْشِدِ کامِل ست مَرَوْ و در مَظَاہِر کہ درین وادی اند اگر حَقّ بِبِیْنِیْ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ مِثْلِ خَلِیْلْ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِگُوْ وَ مُقَیَّدْ بَمَظْھَرِیْ مَبَاشْ وَ عُبُوْرْ از مَظَاہِرْ کردہ فَانِیْ در حَقّ شَوْ۔ اِنْتَھٰی عِبَارَتُہُ الشَّرِیْفَۃُ۔

اور اِمَامُ الْاَئِمَّۃْ کَاشِفُ الْغُمَّۃْ مُجَلِّی الظُّلْمَۃْ مُوْلِیْ الرَّحْمَۃ اِمَامْ اَعْظَمْ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانُ بْنُ الثَّابِتْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا اپنے کلام بَلَاغَتْ نِظَامْ میں خالص سچا عقیدہ دیتے ہیں اور مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُوْمْ اسکی شرح کرتے ہیں وَلَا يَبْلُغُ الْوَلِيُّ دَرَجَةَ النَّبِيِّ دَرَجَةَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ اَلْفِقْهُ الْاَكْبَرُ۔

مَلِکُ الْعُلَمَاءِ ترجمہ اور تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں وَ نَمِیْ رَسَدْ وَلِیْ دَرَجَۂ اَنْبِیَاءَ را عَلَیْھِمُ السَّلَامُ واین عبارت در نُسْخَۂ مُلَّا عَلِی قَارِی نیست بدانکہ این از قَطْعِیَّات است و اِجْمَاعِ مِلَّت است وبر ان احتیاج برہان نیست وَ قَوْلِ تَسَاوِیّ وَلِیْ ہَرْ نَبِی را کُفْرْ وْ ضَلَالْ اسْتْ لیکن این باید دید کہ نُبُوَّتْ

افضل است یا ولایت بعد ازاں کہ نبی جامع ہر دو مرتبہ پس بدانکہ خلیفۃ
الرحمٰن شیخ ابن عربی در فصوص الحکم میفرماید کہ ولایت افضل است
از نبوت بمعنی آنکہ ولایت نبی از نبوت او افضل است و این تفسیر بآن
اشعار دارد کہ مطلق ولایت افضل نیست از نبوت بلکہ ولایت نبی و بعضی
شراح فصوص الحکم ظن کردند کہ مطلق ولایت افضل است از نبوت و بہ
این صوب بعضے مشائخ نیز رفتہ اند بدلیل آنکہ ولایت عبارت از قرب الٰہی
است و نبوت عبارت از پیغامبری اللہ تعالیٰ سوی خلق و قرب الٰہی البتہ
افضل است از پیغامبری لیکن ازین تفضیل ولی بر نبی لازم نمی آید چہ
ولایت نبی افضل است از ولایت جمیع اولیاء و معہذا نبی موصوف است
بہ نبوت پس فضیلت نبی بر ولی بدو درجہ شد و ہر کہ نسبت کرد سوی
شیخ کہ اوشاں میگویند کہ ولی افضل است از نبی خالی از جہل نیست۔
دیکھو شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۴ مصنفہ ملک العلماء بحر العلوم مطبع فخر المطابع - ہند ۱۲۔

اور فرید دہر، وحید عصر علامہ شہاب الدین و الملۃ احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب
القسطلانی اپنی کتاب مستطاب المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ کے پہلے صفحہ پر خطبہ
میں سید دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کے دربارِ دربار میں مندرجہ ذیل اشعار فیوض بار لکھتے
ہوئے یوں عرض پرداز ہیں :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فانت رسول اللہ اعظم کائن — وانت لکل الخلق بالحق مرسل
علیک مدار الخلق اذ انت قطبہ — وانت منار الحق تعلو و تعدل
فؤادک بیت اللہ دار علومہ — وباب علیہ منہ للحق یدخل

يَنَابِيعُ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُ تَفَجَّرَتْ ۔ فَفِی کُلِّ حَیٍّ مِّنْہُ لِلّٰهِ مُنْهِلُ
مَنَحتَ بِفَیضِ الْفَضْلِ کُلَّ مُفَضَّلٍ ۔ فَکُلٌّ لَہٗ فَضْلٌ بِہٖ مِنْکَ یُفْضَلُ
نَظَمْتَ نِثَارَ الْاَنْبِیَاءِ فَتَاجُهُمْ ۔ لَدَیْکَ بِاَنْوَاعِ الْکَمَالِ مُکَمَّلُ
فَیَا مُدَّةَ الْاِمْدَادِ نُقْطَةَ خَطِّهٖ ۔ وَ یَا ذِرْوَةَ الْاِطْلَاقِ اِذْ یَتَسَلْسَلُ
مُحَالٌ یَحُوْلُ الْقَلْبُ عَنْکَ وَ اِنَّنِیْ ۔ وَ حَقِّکَ لَا اَسْلُوْ وَلَا اَتَحَوَّلُ
عَلَیْکَ صَلَاةُ اللّٰهِ مِنْہُ تَوَ اصَلَتْ ۔ صَلٰوةَ اتِّصَالٍ عَنْکَ (ن س) لَا تَتَنَصَّلُ

عُلَمَاءِ اَعلَامُ وَ اَولِیَاءِ کِرَامُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ اَرضَاهُمْ عَنَّا کے مذکورہ مزبورہ بالا نیز آیندہ آتیہ اقوالِ مُلْھَمَہ اور کلماتِ قُدْسِیَّہ ہی ہمارے اس بنیادی مُقَدِّمَہ عِیدِ مِیلَادِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ کے اَبْنِیَہ وُ مَبَانِی ہیں اور یہی بنیادی مقدّمہ عیدِ مِیلَادُالنَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ انہیں قُدْسِیَّہ کلمات اور مُلْھَمَہ اَقْوَالِ زَرِّیْن کی زَبَانِ بَیَان بھی اور بیانِ کَلَام بھی ہے اور اس فقیرِ اِلٰی حَبِیْبِ رَبِّہِ الْمُنِیْر نے اس بنیادی مقدّمہ عیدِ مِیلَاد النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ میں تمام مَفَاہِیْم کے جُمْلَہ اُصُول، حُرُوف وُ مَعَانِی، ظُرُوف وُ مَغَانِی کو مدِّنظر رکھا ہے کسی بھی جُمْلَہ اِسْمِیَّہ کے مَفْہُوم کی اداء کیلئے جُمْلَہ فِعْلِیَّہ اِختِیَار نہیں کیا ہے اور جملہ فعلیہ کے مفہوم کو جملہ فعلیہ میں ہی ادا کر دیا ہے اور شِبْہِ جُمْلَہ کے مفہوم کو شِبْہِ جُمْلَہ میں ہی رَکھا ہے اسکے ساتھ ساتھ لکھتے وقت آیَاتِ مُبَیِّنَات، اَحَادِیْثِ نَبَوِیَّہ عَلٰی قَائِلِهَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃ اور اَئِمَّہ اَوْلِیَاءِ کِرَام کے مُلْھَمَہ اَقْوَال کے مَفَاہِیْم، انکے ظُرُوف وُ کَلِمَاتِ اَدَاء کا خوب خیال رکھا ہے۔ حَصْر وُ قَصْرِ مُصْطَلَح کے ساتوں ذَرَائِع کو مَلْحُوظِ خَاطِر وُ زِیرِ نَظَر رکھا ہے۔ مُخْتَصَر وُ دُسُوقِی، تَلْخِیص وُ پُورا مُطَوَّل کو مدِّ نظر رکھا ہے اِسْ کا ہر جُمْلَہ مُسْتَنَد یا بَاسَنَد ہے۔ اِسْ میں اَیْسَا کوئی جملہ نہیں جو بُغَیرِ سَنَد یا لَاسَنَد ہے۔ لِہٰذَا اِسْ بُنْیَادِی مُقَدِّمَہ عِیدِ مِیلَادُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کے کسی جُمْلِے یا بَیَان کردہ عَقِیْدِے پُر گُمَان

خطاء خطاء ہی ہے اور راہِ صواب سے دُوری بھی (۱) ۔ پس تمامی مستفیدین و مستفیضین سے واثق اُمید یہی ہے کہ وہ مصنّف کی جانب وضعُ الشَّیءِ فی غیرِ موضوعہٖ کی ناکارہ نسبت روا نہ رکھیں گے اور اِس مقدّس، مستطاب کتاب سے بھرپور استفادہ و استفاضہ حاصل کر لیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ وَ عَلٰی سَیِّدِهِمْ وَ مَوْلَاهُمْ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ۔ هٰذَا

اَلْفَقِیْرُ اِلٰی حَبِیْبِ رَبِّهِ الْمُنِیْرِ

شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُ اللّٰه خان

الافغانیُّ الْخَرُوْتِیُّ السَّرُوْضَوِیُّ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ نَضَّرَهٗ۔

**Shaikh-ul-Hadeeth**
**Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan**
**The Chief Jurist**
**of**
**Supreme Court of Afghanistan**

شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

SUPREME COURT

---

(۱) کُوْرِیْ بُهْیٰ - فَلْیَسْعَدْ بِهَا کُلُّ ذَکِیٍّ وَلْیُضَنَّ بِهَا کُلُّ شَقِیٍّ وَ غَبِیٍّ و غَوِیٍّ وَ لَئِنْ رَدَّهَا الْقَاصِرُوْنَ فَیَقْبَلُهَا الْمَاهِرُوْنَ وَ اِنْ ذَمَّهَا الْجَهَلَةُ فَسَوْفَ یَمْدَحُهَا الْکَمَلَةُ هٰذَا وَ عَلَی اللّٰهِ التُّکْلَانُ اِنَّهٗ خَیْرُ مَنْ اَعَانَ - صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۱۲ـ اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُ اللّٰهِ الْاَفْغَانِیُّ نَصَرَهُ اللّٰهُ الْقَوِیُّ وَ نَضَّرَهٗ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

## "تَنْبِيْهِ نَبِيْه"

ہر کتاب کا مُقَدِّمہ اُس کتاب کی تفصیل کا اِجْمال وخاکہ ہوتا ہے اور تفصیلِ کتاب کے لِحَاظ سے وہ مقدمہ مُجْمَل و مُغْلَق رہتا ہے۔ عِیدِ مِیلادُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو وہ مُفَصَّل کتابِ مُسْتَطاب ہے جسکی تَفْصِیل و تَبْیِین کیلئے کَثْرَتِ اَسْبَاب کے باوجود ہزار سالہ عُمْرِ سَلَامَت بھی کم۔ لَاجَرَم عِیدِ مِیلادُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ مُقَدِّمہ مُجْمَل رہیگا اور اسکے اِجْمَال کا بَیَان بھی بَطَورِ اِجْمَال رہیگا پر یہ بات مَلْحُوظِ خَاطِرِ عَاطِر رہے کہ آیندہ آتِیَہ بَیَان کردہ آیَاتِ بَیِّنَہ بھی وہ ہیں جو اِس بُنْیَادِی مُقَدِّمہ عِیدِ مِیلادُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے فَہمِ اَسْرَار و مَعَانِی کیلئے مَبَانِی ہیں اور اُنکے تَفْہِیم و اِفْہَام کے بھی اور وہ یوں ہیں:

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَاناً لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ (۸۹ اَلنَّحل ۱۶) اور (یٰسین ۳۶ کی آیت کریمہ ۶۹) وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِی لَہٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ اور یہ بھی مَلْحُوظِ خَیَال رہے کہ اِن مَذْکُورَہ آیَاتِ بَیِّنَہ کے رُمُوز و اَسْرَار کے حُصُول و دَرْیَافْت کیلئے فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہ ج ۱ صفحہ ۵۶ اور صفحہ ۱۴۵ دفترِ پنجم شرح فارسی لِلْمَثْنَوِی لِبَحْرِ الْعُلُوم مَلِکِ الْعُلَمَاءِ عَبْدِ الْعَلِیِّ اَفْغَانِی ہَرَوِی ثُمَّ اللَّکْھَنَوِیّ فرنگی مَحَلِّی کا مُطَالَعَہ اَزْ بَس مُفِید و کَافِی ہے۔ اِمَام اَحْمَد رِضَا خَانْ اَفْغَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیّ نے ان آیتوں کے رموز کا خُلَاصَہ بَطَورِ اجمال مُنْدَرِجَہ ذَیْل اَشْعَارِ فُیُوض بَار میں یوں بَیَان فرمادیا ہے:

کَہنَا نہ کَہنے وَالے تھے جَب سے تو اِطِّلَاع ۔۔۔ مَولیٰ کو قَول و قَائِل و ہر خُشک و تَر کی ہے
اُن پر کِتَاب اُتری بَیَاناً لِّکُلِّ شَیْء ۔۔۔ تَفْصِیل جِسمیں مَاعَبَر و مَا غَبَر کی ہے

فضلِ خدا ہے غیب شہادت ہوا انھیں     اِس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں     ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

اِس بنیادی مقدمۂ عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغازِ سفر بھی یہیں سے رہا ہے اور ہمارے لیے معیار ماٹو (Motto) اور ہمارا شعار بھی یہی اشعارِ فیوض بار ہیں۔ واللہ کالئنا و ناصرنا و مبصرنا و بہ الحول و التوفیق۔

منصور یم دینی او نصر اللہ یمہ نامی     خوش کیارم دہ ابی او خدای نظرم دہ عمی

رنگہ م دہ حکیم او غور رنگہ م دہ شادی     پہ قوم خروتی یم قبیلہ م درے پلاری

ورخیل م مماکان دی او شہرت ئے دائمی     مشہور پہ سرروضہ کی دی عیرت ئے دہ نامی

افغان ئے دہ وطن، خہ ہر دم ئے یادوی     سرروضے ئے دہ مسکن او قبیلہ ئے درے پلاری

کلی م مقاصد دی نظریات م یقینی     ثواب کی دی شامل خوک خہ یاری دماکوی

پاک، ہند م یادوی او بنگالی اقرار کوی     تدریس م دیر منی او تصانیف م قبلوی

بدن کی لرم ذوق او زہ لہ زرہ یمہ شوقی     ذاکر یم ہمیشہ دخپل حبیب یم مداحی

سودا لرم پہ سر کی زہ ہر وخت دپاک نبی     حقا یم سودائی دخپل آقا یم سودائی

بے حب نبوی ہیخ خوک اللہ نہ قبلوی     مقبول ایمان ھغہ دہ خہ حبیب ئے قبلوی

مدحت او ملاحت بیانہ وم دخپل نبی     صفت بیانہ وم او شہ خلقت دخپل نبی

لہجہ م د سروضے دہ خہ کوی ترجمانی     مدحت بیانہ وی او ملاحت بیانہ وی

مذہب م دہ سنت او جماعت دخپل نبی     قرآن او احادیثو دہ را کری روشنی

شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

سابق رئیس دار الافتاء سترہ محکمہ دولتِ اسلامیہ افغانستان

**Shaikh-ul-Hadeeth**
**Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan**
**The Chief Jurist**
**of**
**Supreme Court of Afghanistan**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید میلادالنبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور

شیخِ طریقت، عالم و عامل، قائل و فاعل، ولی و فاضل، تقی و نقی

الدقتور بروفیسر محمد مسعود احمد

بن علامہ مفتی جلیل وجلی شہیر وتقی مظہراللہ دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی تقریظ و تبصرہ!

## تقدیم

فاضل جلیل، محدث کبیر، شارح شیخ اکبر حضرت علامہ مفتی ابوالفتح محمد نصراللہ خان افغانی دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اقوال محدثین، فقہاء و عرفاء کی روشنی میں حقیقت محمدیہ، فیضان محمدیہ، مقامات و کمالات محمدیہ، مشاہدہ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) پر سیر حاصل اور دل نشیں گفتگو کی ہے اور بعض اہم نکات بیان فرمائے ہیں۔ اس بنیادی مقدمہ کے مطالعہ سے مسلمانوں کے دل پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت کا نقش مرتسم ہو جاتا ہے جو اس مقدمہ کا مطلوب اور اسلام کا مقصود ہے۔ اس لئے اس کا نام "عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ" رکھا ہے۔ جب تک دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و الفت اور عظمت و شوکت نہ ہو ظہور قدسی کا مبارک دن منانے کا خیال آ ہی نہیں سکتا۔ امید ہے کہ علامہ موصوف عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بھی اپنے افکار عالیہ سے سرفراز فرمائیں گے۔

مولیٰ تعالیٰ آپ کا علمی و روحانی فیض جاری و ساری رکھے۔ آمین!

○

حضرت علامہ ابوالفتح مفتی محمد نصراللہ خاں افغانی مدظلہ العالی منقولات و معقولات کے ماہر اور سلف صالحین کی یادگار ہیں، فقیر نے ان کے مبارک چہرے پر وہ انوار دیکھے جو اکابرین اہل سنت رحمہم اللہ تعالی کے مبارک چہروں پر دیکھے۔۔۔

آپ کے استاد محترم حضرت علامہ مفتی نظام الدین مدظلہ العالی (مدرسہ خیریہ، ضلع رھتاس، بہار انڈیا)

کے مکتوب گرامی (محررہ ۲ فروری ۱۹۸۹ء) کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۳۳ سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد آپ کے عادات و اطوار، رفتار و گفتار، لب و لہجہ، انداز بیان اور اسباق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی سب کچھ استاد گرامی کی نظروں کے سامنے ہے...... اس سے بڑھ کر ایک طالب علم کی اور کیا سعادت ہو گی کہ وہ اپنے استاد کے دل میں گھر کرلے۔

حضرت علامہ موصوف ایک عرصے درس و تدریس میں مصروف رہے اور اب تصنیف و تالیف اور بیعت و ارشاد میں ہمہ تن مشغوف ہیں۔ ان کا حلقہ عقیدت و محبت بہت وسیع ہے......پاکستان اور بیرونی ممالک میں ان کے چاہنے والے موجود ہیں......فقیر پر بڑا کرم فرماتے ہیں اور ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ کرم بالائے کرم اس کتاب پر تقریظ قلم بند کرنے کا حکم دیا، فقیر خود کو اس لائق نہیں پاتا......ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے فقیر اس کتاب کے بعض مباحث کا خلاصہ پیش کرے گا کیوں کہ حضرت علامہ موصوف کے افکار بھی عالی ہیں، زبان بھی عالی اور بیان بھی عالی، عام قاری کی رسائی سے بہت بلند ہے، علماء کرام اور محققین اس کتاب سے ضرور مستفید ہو سکیں گے۔ فقیر گویا حضرت علامہ کے دامن سے موتی سمیٹ کر آپ کے دامن میں ڈال رہا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کوشش کو مقبول و مشکور فرمائے۔ آمین!

O

مقدمہ کتاب میں حضرت علامہ فرماتے ہیں کونین کی ہر شئے کے وجود کا منبع اور ہر فیض کا منشاء حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تمام مخلوق کو آپ کے ہی واسطے سے فیض پہنچتا ہے......ساری خدائی کی مالکیت آپ کو عطا کی گئی ہے......آیات قرانی میں آپ کو ایمان والوں کا ان کی جانوں سے زیادہ محبوب و مالک اور زیادہ قریب و مددگار بتایا گیا ہے (۱)......حدیث پاک بھی اس حقیقت کی تائید کررہی ہے...... بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نقطہ عروج پر ہیں جہاں امت کی رسائی ممکن نہیں...... حقیقی مومن وہ ہے جس کے دل میں ہر نعمت سے زیادہ آپ کی محبت و الفت ہو......خود سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرمارہے ہیں۔ (۲)

مقدمہ کے بعد حضرت علامہ نے "حقیقت محمدیہ کی حقیقت" پر گفتگو کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ وجود باری، وجود مطلق ہے جو مظاہر و تعینات کے جلوؤں میں جلوہ ریز ہے جن کا مرکز اعلیٰ روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔......خود فرمایا......سب سے پہلے اللہ نے میری روح یا میرا نور پیدا فرمایا۔ (۳)......روح

---

(۱) سورۃ نساء: ۶۴ (۲) بخاری شریف، لاہور، ج ۱، ص ۱۱۲

(۳) مصنف عبدالرزاق ابوبکر بن همام۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، زرقانی، ج ۱ ص ۴۲

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر حق سے واصل اور ادھر خلق میں شامل۔..... مخلوق کو جو کچھ ملتا ہے آپ ہی کے وسیلے سے ملتا ہے......

اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت علامہ نے "انسان کامل" پر گفتگو کی ہے جس کا حاصل یہ ہے..... تخلیق کی اصل غایت و مقصود "انسان کامل" ہے اور وہ آپکا وجود گرامی ہے، جو قدیم سے واصل اور حادث میں شامل ہے۔ جب تخلیق کا مقصود و مطلوب آپ ہیں تو بروایت حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ تخلیق کا اول و آخر بھی ہیں اور ظاہر و باطن بھی ہیں۔ (۱)..... آپ انسان کامل ہیں، آپ خلیفہ اعظم ہیں، آپ مخلوق کے مربّی ہیں..... مگر آپ انسان کامل اور خلیفہ رب الارباب ہوتے ہوئے بھی عبد ہیں..... ایسے عبد جسکی حقیقت کا ادراک سوائے پروردگار عالم کے کسی کو نہیں۔

○

حضرت علامہ نے اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے اس گفتگو پر قرآن کریم سے شھادتیں پیش کی ہیں..... امتیوں کا مشقت میں پڑنا آپ پر سخت گراں (۲) ہے جیسے کسی شخص کا اپنے عضو کا تکلیف میں مبتلا ہونا گراں ہوتا ہے..... آپ عالمین کے لئے رحمت ہیں (۳) اور رحمت کا تقاضا ہے کہ ہر فریادی کی دادرسی کی جائے..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمایا (۴) اور خیر کی اتنی انواع و اقسام ہیں جس کی کوئی گنتی نہیں گویا آپ کو وہ کچھ دے دیا گیا جو انسان کے احاطہ سے باہر ہے..... وہ کریم تو بے نیاز ہے اور بے نیاز کے پاس جو کچھ ہوتا ہے دینے ہی کے لئے ہوتا ہے تو عطا کا محبوب سے زیادہ کون مستحق ہو گا؟..... اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ دے دیا......

آپ اہل کائنات کی ہر صفت سے برتر ہیں..... تمام کمالات میں آپ کا کوئی عدیل و نظیر نہیں......

عالم امکاں میں جو مرتبہ تھا آپ پر ختم کردیا اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں (۵)..... ساری خدائی آپ کے مشاہدے میں ہے..... آپ کو کثرت کی معرفت اور توحید کا تفصیلی علم عطا فرمایا گیا..... علوم ما کان ومایکون کا نظارہ کرادیا گیا..... الم تران اللہ یعلم مافی السموت والارض (۶)..... کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اللہ جانتا ہے۔..... آپ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے تو پھر کیوں علوم ماکان ومایکون سے نہیں نوازے گئے؟..... یہ بات اس دنیا میں ہماری سمجھ میں نہیں آتی جس دنیا میں ہم ایک درخت کے ایک ننھے سے بیج کی بہار درختوں میں، شاخوں میں، پتوں میں،

---

(۱) علی قاری شرح للشفاء بروایت علامہ تلمسانی (۲) سورۃ توبہ : ۱۲۸

(۳) سورۃ انبیاء : ۱۰۷ (۴) سورۃ کوثر : ۱ (۵) سورۃ احزاب : ۴۰ (۶) سورۃ مجادلہ : ۷

پھولوں میں اور پھلوں میں دیکھتے ہیں...... یہ درخت کہاں سے آیا، یہ شاخ کہاں سے آئی، یہ پتا کہاں سے آیا، یہ پھول کہاں سے آیا، یہ پھل کہاں سے آیا؟...... کوئی باہر سے نہیں آیا، سب اندر سے آئے ہیں...... ایک درخت کا بیج اور ایسا پُربہار......! تو جب یہ محیرالعقول مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں تو علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیوں سمجھ میں نہیں آتی؟...... یقیناً سمجھ میں آنی چاہیئے...... نور سے پیدا ہونا کوئی سرسری سی بات نہیں، بہت بڑی بات ہے، بہت بڑی بات!...... بیشک خدائی آپ کے مشاہدے میں ہے...... اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحدت و کثرت دونوں کا بیک وقت شاہد و مشاہد بنایا ہے...... آپ حق کا مشاہدہ خلق میں اور خلق کا مشاہدہ اسماء و صفات اور شیون و تجلیات میں براہِ راست فرما رہے ہیں...... بلاشبہ حقیقت محمدیہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا مظہر ہے......

O

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدے کی کیا بات...... آپ ہر نمازی کے رکوع و خشوع سے باخبر ہیں (۱)...... رکوع کا تعلق ظاہر سے ہے اور خشوع کا تعلق باطن سے تو گویا آپ ہر نمازی اور مقتدی کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہیں...... خود فرمارہے ہیں اور سچ فرمارہے ہیں......

حضرت علامہ گفتگو کو اور آگے بڑھاتے ہوئے دو نکات کا ذکر فرمایا ہے جن کو "مقاصد" سے تعبیر فرمایا گیا ہے......

پہلا نکتہ:- جمالِ رب کے مشاہدے میں کوئی آپ کا شریک ہے نہ ہو گا۔

دوسرا نکتہ:- مخلوق میں ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق سب سے زیادہ مشاہدہ رب آپ کی ذات گرامی میں کرسکتا ہے جس کا بہترین محل نماز اور پھر قعدہ و تشہد ہے......

پہلے نکتے کو سمجھنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کیجئے کہ تجلی تین قسم کی ہے...... تجلی ذاتی، تجلی صفاتی، تجلی افعالی...... پھر تجلی ذاتی دو قسم کی ہے...... ایک قسم یہ ہے کہ سالک فانی ہونے کے باوجود خود کو پائے...... دوسری قسم یہ کہ سالک فانی ہونے کے بعد خود کو نہ پائے، وہی وہ نظر آئے...... یہی سالک فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہے...... یہی وہ خلعت ہے جس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نوازا گیا۔ یہی وہ تاج ہے جو آپ کے فرق اقدس پر رکھا گیا......

تجلی صفاتی کا اثر سالک کے خشوع و خضوع میں نظر آتا ہے اس صورت میں وہ واحد قہار، صفت جلال کے ساتھ تجلی فرماتا ہے...... اور جب صفات جمال کے ساتھ تجلی فرماتا ہے تو سالک کو سرور و کیف

---

(۱) بخاری شریف، ج ۱، ص ۵۹

محسوس ہوتا ہے......

تجلی افعالی کی تاثیر یہ ہے کہ سالک مخلوق سے قطع نظر کرلیتا ہے اور مجرد فعل الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے پھر خلق کی جانب افعال کی اضافت معزول کردی جاتی ہے.....نظروں میں وہ ہی وہ سما جاتا ہے......

سب سے پہلے تجلی افعالی ظاہر ہوتی ہے جس کو اصطلاح تصوف میں "مُحَاضَرہ" کہتے ہیں......

پھر تجلی صفاتی جس کو اصطلاح تصوف میں "مکاشفہ" کہتے ہیں......پھر تجلی ذاتی ظاہر ہوتی ہے جس کو اصطلاح تصوف میں "مشاہدہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے......حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجلی ذاتی سے سرفراز ہو کر وہ مقام پایا جو کسی نے نہ پایا......اسی لئے مشاہدہ ربّ میں آپ کا کوئی شریک و سہیم نہیں......

دوسرے نکتے کو ذہن نشین کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کرلی جائے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مومنین کی معراج قرار دیا ہے (۱)......دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا......اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا (۲)......یعنی روحانی مشاہدے، قلبی حضور، نفسانی انقیاد اور بدنی اطاعت کے ساتھ......اس نماز میں ایک عمل قابل توجہ ہے جو واجب ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندی سے کیا اور کرنے کا حکم بھی دیا......اور وہ عمل قعدہ میں تشہد کا پڑھنا ہے......اور یہ پڑھنا صرف لفظاً نہیں بلکہ معناً اور حقیقتاً ہے......پڑھنے والا اللہ کے حضور ہدایا اور تحفے پیش کرنے کے بعد کہتا ہے:

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین

یعنی اے نبی جنسِ سلام آپ پر ہے، آپ سے ہے، آپ کی جانب ہے اور آپ کے لئے ہے......

علیک خطاب ہے جو حضوری پر دلالت کرتا ہے یعنی پڑھنے والا دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہے اور سلام پیش کررہا ہے......آپ کو دیکھ رہا ہے اور یہ سمجھ رہا ہے کہ مشاہدہ رب کے مظہر اتم آپ ہی ہیں، جس نے آپ کو دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا......ہاں سلام کا یہ سلیقہ، حضوری کا یہ طریقہ سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھایا (۳)......خود فرمایا کہو السلام علیک ایھاالنبی!......جب نماز میں نبی کے حکم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا جائز ہے تو نماز کے باہر کیوں جائز نہ ہو گا؟......یقیناً جائز ہو گا......جب نبی کہہ کر پکارنا جائز ہے تو پھر سروردوعالم صلی اللہ

---

(۱) مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ (۲) متن قمرالاقمار و شرحہ نورالانوار (۳) ص ۵۹۱ عینی شرح ہدایہ ج ۱ و ص ۶۷۱ عینی ج

علیہ وسلم کے اور صفاتی ناموں سے بھی پکارنا جائز ہوگا...... آپ کو نہیں پکاریں گے تو کس کو پکاریں گے!....... آپ ہی حق اور خلق کے درمیان وسیلہ اتصال ہیں...... اسی لئے قرآن کریم میں گنہ گاروں اور سیہ کاروں کو آپ کے در پر حاضری کا حکم دیا گیا اور آپ کی شفاعت سے توبہ قبول ہونے کی ضمانت دی گئی۔ (۱)

○

تشہد میں سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے خطاب کیا گیا کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے تمام ذروں میں جاری و ساری ہے تو نمازی کے وجود میں بھی جاری و ساری ہے...... نمازی کو اس حضور و شہود سے غافل نہ رہنا چاہیئے تاکہ قرب و معیت حق کے اسرار اس پر کھلیں...

جب آنکھیں مناجات سے ٹھنڈی ہوگئیں تو نمازی کو متوجہ کیا گیا کہ یہ رحمت جلیلہ تو آپ ہی کے وسیلے اور پیروی کے صدقے ملی ہے، آپ پر سلام بھیجو...... بیشک جہاں اللہ تعالیٰ کا حضور ہے وہاں سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاضر ہیں...... آپ اللہ کی رحمت ہیں (۲) اور رحمت حق سے کبھی جدا نہیں ہوتی...... نماز کے قعدہ میں اسی حضوری کی تربیت فرمائی گئی ہے...... جب نمازی مشاہدہ حق اور حبیب حق صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوتا ہے تو خود کو اس کا مستحق پاتا ہے کہ اپنی ذات پر بھی سلام بھیجے اور ان صالحین پر بھی سلام بھیجے جو مشاہدہ رب اور مشاہدہ جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے...... یہی صالحین ہیں، اصلاح عالم اور ضبط نظام عالم جن کی ذوات عالیہ سے وابستہ کردیا گیا ہے.......

اور اگر دیکھا جائے تو نمازی کا اپنی ذات اور صالحین پر سلام بھیجنا حقیقت میں سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی سلام بھیجنا ہے کیوں کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے ذرے ذرے میں جاری و ساری ہے....... تشہد میں توحید کے راز کھول دیئے گئے اور بندگی کا ادب سکھا دیا گیا...... نمازی پہلے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، پھر اپنی ذات کی طرف اس کے بعد اللہ کے محبوب صالحین کی طرف...... یہاں اشارہ یہ ملتا ہے جب ہم کو یاد کرو تو ہمارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یاد کرو، احساس بندگی کو فراموش نہ کرو اور ہمارے محبوبوں کو یاد رکھنا...... صرف ہم کو یاد کرنا اور ہمارے محبوبوں سے پیٹھ پھیر لینا ہرگز توحید نہیں، شیطانی عمل ہے...... کہ ابلیس نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے پیٹھ پھیر کر گستاخی و بے ادبی کا آغاز کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوا....... اس نے حضرت آدم علیہ السلام میں نقص تلاش کیا (۳)، تم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہرگز ہرگز نقص و عیب تلاش نہ کرنا...... وہ ہر نقص و عیب سے مبراء ہیں......وہ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے نور

---

(۱) سورۂ نساء : ۶۴ (۲) سورۂ اعراف : ۵۶ ، سورۂ انبیاء : ۱۰۷ (۳) سورۂ مائدہ : ۱۵

ہیں ......جو ان میں عیب نکالتا ہے وہ حقیقت میں اللہ میں عیب نکالتا ہے......آپ حق جل مجدہ کے مظہر اتم ہیں، نقص و عیب سے پاک۔

O

حضرت علامہ نے نبوت کی بحث میں ولایت و رسالت کا بھی ذکر فرمایا ہے ممکن ہے کسی کو اس بحث میں التباس ہو....اس بحث میں حضرت علامہ نے ولایت سے مراد ولایت خاصہ لی ہے یعنی وہ ملکہ راسخہ موہوبہ جو نبوت و رسالت کے لئے لازمی ہے....

O

حقیقت یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادراک سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا دمساز و یار غار بھی قاصر تھا......آپ کی حقیقت کو آپ کے پروردگار کے سوا کسی نے نہ جانا......ہم میں کچھ لوگ بڑی بے باکی اور بے ادبی سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، ایسی گفتگو کا تصور بھی کسی صحابی کے حاشیہ خیال نہ آیا ہوگا......ہم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بشر جانا جس طرح کفار و مشرکین نے جانا تھا....عارف کامل شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز فرماتے ہیں......جس نے آپ کو بشریت کے حوالے سے مانا، اس نے مانتے ہوئے بھی نہ مانا، اور جس نے آپ کو رسالت کے حوالے سے مانا بیشک اس نے آپ کو مانا (۱)......

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حوالے سے معرفت کرارہا ہے، ہر رسول اللہ کا محبوب ہے اور آپ رسولوں کے رسول، محبوبوں کے محبوب ہیں......ہر مسلمان کو اس حقیقت کا ادراک ہونا چاہیئے، حضرت علامہ نے اسی ادراک کو بیدار کرنے کے لئے یہ مقدمہ تحریر فرمایا ہے......ہم امید رکھتے ہیں کہ حضرت علامہ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سیر حاصل تحریر فرمائیں گے......سارا عالم میلاد پاک کی خوشی میں سجایا گیا ہے......ہم مانیں نہ مانیں ان کے وجود مبارک سے ہمارا وجود ہے......وہ سارے عالم کے سرتاج ہیں......ان کے ظہور قدسی کا جشن عالم بالا میں اس وقت منایا گیا جب وہ دنیا میں تشریف نہ لائے تھے......کم و بیش ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء علیھم السلام اس جشن میں شریک تھے (۲)......پھر نبی نے اپنی اپنی امتوں میں جشن ولادت باسعادت منایا......اور آخری جشن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے منایا اور بھری محفل میں اس طرح آپ کی آمد آمد کا اعلان فرمایا:

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ( )(۳)

---

(۱) مکتوبات امام ربانی، ج ۳، مکتوب نمبر ۶۴ صفحہ ۴۱۵

(۲) سورۃ آل عمران : ۸۱ (۳) سورۃ الصف : ۶

پھر جب سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو جشن ولادت منایا گیا......سن ۹ ہجری میں غزوہ تبوک سے واپسی پر سرورِدوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آپ کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے بھری محفل میں عربی میں منظوم مولود نامہ پیش کیا (۱)......حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھایا، آپ نے نعتیہ قصائد پیش کئے (۲)، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں سے نوازا......یہ ساری باتیں احادیث میں موجود ہیں......انھیں مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے جلیل القدر علماء و عرفاء نے جشن منایا......

محدث جلیل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے تھے (۳)......عارف کامل حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز نے جس روز سرورِدوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمائی اس روز اہل خانہ کو جشن منانے اور قسم قسم کے کھانے پکانے کا حکم دیا (۴) بیشک محفل عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قائم کرنا سنت الہٰی بھی ہے، سنت رسول بھی، سنت انبیاء بھی ہے، سنت صحابہ بھی ہے، سنت علماء و عرفاء بھی ہے......اس سے کس کو انکار ہوسکتا ہے؟......جو اللہ کو نہیں مانتا، جو رسولوں کو نہیں مانتا، جو علماء و صلحاء کو نہیں مانتا وہی انکار کرسکتا ہے......مولیٰ تعالیٰ ہم کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال فرمائے ہمارا ظاہر و باطن سنت کے رنگ میں رنگ جائے، بیشک یہی اللہ کا رنگ ہے اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے؟ آمین بجاہ سیدالمرسلین رحمۃ للعالمین علیہ وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔





(۱۰ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ، ۹ جون ۱۹۹۵ء)

شب جمعۃ المبارک

۱۷/۲- سی، پی-ای-سی-ایچ-سوسائٹی

کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

---

(۱) ابن کثیر: میلاد مصطفےٰ ترجمہ اردو، ۲۹-۳۰ (۲) ابوداؤد شریف: ج ۲، ص ۳۳۶

(۳) اخبارالاخیار، کراچی، ص ۶۲۴ (۴) مکتوبات امام ربانی: دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۰۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

عِیۡدِ مِیۡلَادُ النَّبِیِّ ﷺ کا بُنۡیَادِیۡ مُقَدِّمَہ اور اُس پَر

اَلۡعَلَّامَۃُ الۡحَسِیۡبُ النَّسِیۡبُ صَاحِبُ النُّطۡقِ وَالتَّمۡکِیۡنِ سَحۡبَانُ الزَّمَانِ وَاصِفُ الۡحَقِّ

## مَوۡلنَا السَّیِّدُ الشَّاہ تُرَابُ الۡحَقّ

بِنُ الۡمَوۡلٰی السَّیِّد شَاہ حُسَیۡنِ بِنُ الۡمَوۡلٰی السَّیِّد شَاہ مُحۡیِ الدِّیۡن

بِنُ الۡمَوۡلٰی السَّیِّد شَاہ عَبۡدِاللّٰہ بِنُ السَّیِّد شَاہ مِیۡرَان الۡحَسَنِیُّ وَالۡحُسَیۡنِیُّ

الۡحَیۡدَر آبَادِیُّ الدَّکَنِیُّ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ کی تَقۡرِیۡظ وَتَبۡصِرَہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاضل جلیل حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی ابوالفتح محمد نصر اللہ خان صاحب افغانی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ" کا میں نے مطالعہ کیا جس میں مُتَّفِقَہ عَقَائِدِ حَقَّہ ہیں۔ جس میں ہر جملہ نور کا لمعہ اور ہر لمعہ نور کا بقعہ ہے۔ یہ مقدمہ تفصیلی عشق محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا اِجمال ہے۔ یہ مقدمہ انوارِ لَمَعَاتِ مُحَمَّدِیَّہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا جمال ہے۔ یہ ہر مومن کے ایمان کو چمکا دینے کا ایک خاکہ ہے جس میں مومن کے دل کو جِلا دینے کا سامان ہے۔ عیدِ میلاد النبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سے متعلق ایسے ایمان افروز نکات کا مجموعہ کبھی کسی کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ محققین کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان کی ایسی راہیں کھولتا ہے جس سے اس دور میں اَہلِ علم بھی واقف نہیں۔ فاضلِ جلیل نے اس کتاب میں وہ بحرِ ذخّار جمع کردیا جس کا جواب نہیں۔ اس کے ایک ایک ورق سے تحقیق کی نا ختم ہونے والی راہیں کھلتی ہیں، ایک ایک ورق سے عِشقِ مُحَمَّدِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا

دریا بہتا نظر آتا ہے۔

سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ عنہ و علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جگہ جگہ استدلال اور ان کے اشعار مبارکہ کو کتاب کے مضمون سے اس خوش اسلوبی سے ہم آہنگ کیا کہ جس میں علامہ موصوف کی ذات منفرد نظر آتی ہے۔

کتاب کے پڑھنے سے قاری کو اندازہ ہوگا کہ علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی پر علامہ موصوف کی جو گرفت اور مطالعہ ہے اس کا کما حقہ قاری کو جگہ جگہ احساس ہوگا۔

خدا کرے کہ موجودہ دور کے محققین، علماء اس کتاب کو اپنا رہنما اصول بنا کر مزید وہ راہیں کھولیں کہ جس کی طرف علامہ موصوف نے اشارے دیئے ہیں۔

آخر میں، میں یہ کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ محدث کبیر علامہ موصوف کی ایک ایسی نادر کتاب پر تبصرہ کرنے کے لائق نہیں۔ مجھ جیسے ہیچمدان کی دسترس سے باہر ہے۔ یہ حضرت علامہ کی شفقت و مہربانی کہ مجھے حکم فرمایا تو چند سطریں میں نے لکھیں۔

حضرت علامہ اس فقیر پر نہایت مہربان اور نہایت شفیق و کریم ہیں۔ باکمال شفقت و مہربانی کے باوجود اس بلند مقام کے دارالعلوم امجدیہ تشریف لاتے ہیں اور اپنی بے شمار مستجاب دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کا سایہ ہم پر سلامت رکھے، علم و فضل میں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔

احقر

ناظم دارالعلوم امجدیہ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

## مُقَدِّمَہ عِیدِ مِیلادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور اُس کی نَوِیدِ مَجِید

کے بعض مَضَامِین، نِکَات و رُمُوز جسکو وَاصِفُ الْحَق سحبانُ الزَّمَان
اَلسَّیِّدُ الشّاہ تُرابُ الْحَقِّ الْقَادِرِی سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْمُقِیتُ الْقَوِی نے مُفَہْرَس کر دیا ہے حسبِ قرارِ ذیل ہے


------- مُشَاہَدَہ، مُکَاشَفَہ، مُحَاضَرَہ کی تعریف ۵۷
------- اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایک اَہَم تاریخی قِطْعَہ ۶۰
------- قعدہ نماز میں کلماتِ مَشْہُودَہ کی تعریف ۶۱
------- کلماتِ تَشَہُّد کو حکایت کہنے کا رَدّ ۶۲
------- تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہنے پر نفیس تحقیق ۶۳
------- تَشَہُّد کے بعض کلمات کی ترکیب و تحقیق ۶۶
------- تَشَہُّد میں کلمہ نِدا پر تحقیق ۶۷
------- تَشَہُّد میں اِسْتِمْدَاد کا تصوّر ۶۹
------- تشہد میں لفظ اَلنَّبِیّ کی حِکْمَت ۷۰
------- وِلَایَت و نُبُوَّت سے متعلق حضرت شیخ اکبر کے حوالے سے بعض حکمتیں ۷۱
------- اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پر ایک نفیس بحث ۷۲
------- اَنْبِیَاءِ بنی اسرائیل کا حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے
دین کے مطابق دعوت دینا ۷۴
------- مَقَامِ نُبُوَّت پر نفیس تحقیق ۷۵
------- صَالِحِین کون لوگ ہیں، اس کی تعریف ۷۶
------- حَقِیقَتِ مُحَمَّدِیَّہ پر شیخ محقق کا نفیس کلام ۷۷

| | | |
|---|---|---|
| ------- | حالتِ تشہد پر امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ کی تحقیق | ۷۹ |
| ------- | رسول اور نبی میں فرق، شیخ اکبر اور مصنف کی نفیس تحقیق | ۸۱ |
| ------- | مقام مصطفیٰ (نعت) اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے عمدہ نکات | ۸۷ |
| ------- | خطبۂ نکاح | ۸۸ |
| ------- | حضرت علی مرتضیٰ و حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہما کا نکاح اور خطبے کی حکمتیں | ۸۹ |
| ------- | اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی ایک نعت (اہم رموز) | ۹۰ |
| ------- | چند دعائیں اور اُن کی حکمتیں | ۹۱ |
| ------- | شیخ الحدیث مؤلف کا شجرۂ نسب و مختصر سوانح | ۹۲ |
| ------- | شیخ الحدیث مؤلف کے بارے میں شمس العلماء حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم خط | ۹۶ |
| ------- | شیخ الحدیث مؤلف کا تذکرہ، محدث اعظم پاکستان سے تعلق | ۹۸ |
| ------- | شیخ الحدیث مؤلف سے متعلق جامعہ احمدیہ سنیہ چاٹگام کا ایک خط | ۱۰۱ |
| ------- | شیخ الحدیث مولف سے متعلق جامعہ علیمیہ اسلامیہ کراچی کا ایک خط | ۱۰۲ |
| ------- | تمہید مجید اور بنیادی مقدمۂ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابنیہ و مبانی کی نوید مجید | ۱۰۳ |
| ------- | تم پہ کروڑوں درود    اعلی حضرت فاضل بریلوی کی معروف نعت | ۱۰۴ |
| ------- | زمین و زمان تمہارے لیے بارگاہِ رسالت میں اعلی حضرت فاضل بریلوی کا نذرانۂ عقیدت | ۱۰۵ |
| ------- | سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے    ایضاً | ۱۰۸ |
| ------- | نارِ دوزخ کو چمن کردے بہارِ عارض    ایضاً | ۱۰۹ |
| ------- | مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | ۱۱۰ |

اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی کا معروف سلام

------- محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا- بارگاہِ رسالت میں ۱۱۱

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نذرانۂ عقیدت

------- شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ امکاں میں ایضاً ۱۱۲

------- انہیں کی بو مایۂ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے ایضاً ۱۱۳

------- وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصلِ عالم و دھر ہے ایضاً ۱۱۴

------- وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں ایضاً ۱۱۷

------- وصفِ رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس ضحٰی کرتے ہیں ایضاً ۱۱۸ تا ۱۱۹

------- مصطفٰی خیر الورٰی ہو ایضاً ۱۲۰ تا ۱۲۱

------- راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں ایضاً ۱۲۲

------- رخ دِن ہے یا مہرِ سما یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں ایضاً ۱۲۳

------- پھرکے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں ایضاً ۱۲۴

------- پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفٰی کہ یوں ایضاً ۱۲۵ تا ۱۲۶

------- بکارِ خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ - بارگاہ رسالت میں ۱۲۶ تا ۱۲۷

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا استغاثہ

------- حضرتِ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ۱۳۲ تا ۱۳۳

اعلیٰ حضرت کا نذرانۂ عقیدت

------- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت ۱۳۳

------- اعلیٰ حضرت اور مسئلہ وحدۃ الوجود ۱۴۸ تا ۱۵۱

------- علومِ لدنی کا حصول ۱۵۳ - ۱۵۵ - ۱۵۷ - ۱۵۸

------- فتوحاتِ مکیہ سے چند رموز ۱۵۷ تا ۱۵۸

| | | |
|---|---|---|
| -------- | مَقامِ غَوثِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ | ۱۵۵ |
| -------- | مَدحِ غَوثِ پاک ۔ اَعلیٰ حضرت فَاضِلِ بَریلوی | ۱۶۳ |
| -------- | فاضل بریلوی کا دربار غوثیت میں اِستِغاثہ | ۱۶۵ |
| -------- | حَدِیثِ قِرطَاس (کِتَابُ اللّٰہِ حَسبُنَا اور حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) | ۱۶۶ |
| -------- | قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ کی حکمت اور شیخ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ | ۱۶۷ |
| -------- | لِیَغفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَاتَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ پر نفیس کلام | ۱۶۸ |
| -------- | مَلِکُ العلماء بَحرُ العُلُومِ عَبدُ العلی کا نفیس کلام | ۱۶۸ |
| -------- | مَدَارِجُ النُّبُوَّتِ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی نفیس تحقیق | ۱۶۸ تا ۱۷۰ |
| -------- | ملک العلماء، شرح مثنوی سے اقتباس | ۱۷۱ |
| -------- | علامہ قسطلانی کا نفیس کلام | ۱۷۲ تا ۱۷۳ |
| -------- | شیخُ الحَدِیثِ مُوَقِّف کی تنبیہ | ۱۷۵ تا ۱۷۶ |
| -------- | حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ کی تقریظ، تبصرہ، تقدیم | ۱۷۷ تا ۱۸۴ |
| -------- | سید شاہ تراب الحق قادری رضوی کا شیخ الحدیث موقف کے بارے میں اظہار خیال | ۱۸۵ تا ۱۸۶ |



سَیِّد شاہ تراب الحق قادری

ناظم اعلیٰ دارالعلوم امجدیہ

وخطیب میمن مسجد، مصلح الدین گارڈن، کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عِیْدِ مِیْلادِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مُقَدِّمہ اور اس پر
وَاصِفُ الرَّسُوْل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جَنَاب عَلَّامہ فہامہ قائل و فاعل عَالِمٌ وَعَامِلٌ فَاضِلٌ وَکَامِلٌ

شیخ الحدیث والتفسیر **فیض احمد اُوَیسی** سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْقَوِیُّ

(مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بھاولپور والے)

کی تقریظ و تبصرہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اما بعد ! کتاب عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ تصنیف لطیف جامع المعقول و المنقول حاوی الفُرُوع وَالاُصُول علامہ الشیخ مولانا محمد نصر اللہ خان صاحب (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) بَاصِرَہ نواز ہوئی۔ متعدد مقامات کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ اسمیں عقائد حقہ کا بھی بیان ہے۔ گویا اس کا ہر جملہ نور کا لَمعہ اور ہر لَمعہ نور کا بُقعہ ہے۔ تفصیلی عشق کا اجمال اور یہ مقدمہ اَنْوَارِ لَمعَاتِ مُحَمَّدِیَہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا اجمال ہے جیسا کہ اس کے آغاز میں ہے۔ واقعی یہ ایک حقیقت ہے کہ عَلَّامَہ مَمْدُوْحُ الصَّدْرِ نے اُصُولِ تَصَوّف کو سامنے رکھ کر یہ مجموعہ تیار فرمایا ہے۔ علمی نکات و فنی تحقیقات سے پُر ہے۔

لطف یہ ہے کہ ہر مضمون کو قرآنی آیات اور احادیث کریمہ سے مزین کیا گیا ہے۔ مسئلہ وحدۃ الوجود کی جھلکیاں خوب سمجھائی گئی ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے اشعار موقعہ بموقعہ خوب لگتے ہیں پھر ان کی تشریح علامہ موصوف نے فرمائی سونے پر سہاگہ کا کام کرگئی۔ فقیر کو یکفندا نسخے (کتاب ھذا) حضرت موصوف مدظلہ نے

ارسال فرمائے۔ فقیر نے اہل علم و فضل کو تحفے کے طور پر جب یہ نسخہ پیش کیا تو اس کی ظاہری نفاست دیکھ کر گویا کہہ اٹھے۔

هٰذَا كِتَابٌ لَوْ يُبَاعُ بِوَزْنِهٖ
ذَهَبًا لَكَانَ الْبَائِعُ مَغْبُوْنًا
أَوَ مَا مِنَ الْخُسْرَانِ اَنَّكَ آخِذٌ
ذَهَبًا وَ تَتْرُكُ جَوْهَرًا مَكْنُوْنًا

پھر جب ان حضرات سے ملاقات ہوئی تو کتاب کے مطالعہ سے متاثر ہو کر حضرت مصنف مدظلہ کے علمی کمالات کی داد دی اور تحسین و آفرین کے کلمات بار بار دہرائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ بفضل حبیب اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصَنِّف مدّظلّہ کے علم و عمل و عمر میں برکت دے اور آپ کی اولاد کو علمی، عملی دولت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
بہاولپور۔ پاکستان ۔ ۲ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ
یوم الخمیس

بہاولپور، پاکستان
۲ صفر المظفر ۱۴۱۷
یوم الخمیس

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مُقَدِّمَۂ عیدِ مِیلادالنّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے شیخ جَامِعَہ فَیضُ الْقُرآن کراچی
مفتی عَلّامَہ مولانا اَبُوالحسان محمد رمضان گل تر چشتی قادری سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْقَوِیُّ

کے تاثرات عالیہ اور

مُصَنِّفُ الْمُقَدِّمَہ شیخُ الْحَدِیْث اَبُوالْفتح مُحَمَّد نَصرُاللّٰہ خان

کے حق میں آپ کے اظہار خیالات کا مَنْظُوْمْ و مُنَظَّمْ تَبْصِرَہْ!

(مکتوب در خدمت شیخ الحدیث سراپا برکت مفتی مولانا
محمد نصر اللہ خان افغانی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِیْ

اِی بو الفتح مَخْدُوْم ما سَرتاجِ اَصْفِیاءَ — اَیْ مَخْزَنِ رِضَا و وَفَا، مَعْدِنِ عَطَا
دلدادگانِ دین را درمان و غمگسار — ارباب بغض و کین را شمشیر برقبار
بحر العلوم قلذم (۱) حسنات و طیبات — شیخ الحدیث، شیخ تصوف و خوش صفات
ای پیکر جمال و مجسم کمال عشق — مردِ خدا، غَیُوْر وْ جَسُوْر وْ جَلَالِ عشق
ای پیر راہ حق و فقاہت (۲) کے ارجمند، — شاہین صفت فقیر، امیرون میں سربلند
ہو نائب محدث اعظم ابوالفضل — اس مولانا سردار کے انوار کی شکل
ملت کے دردمندوں کے تم ہی حبیب ہو — احمد رضا کے ذوق میں اَکْمَلْ طبیب ہو،
لَارَیْب سالکوں کے اِمَامِ زمان ہو — اَسْلَاف صوفیا کے حقیقت نشان ہو
جامی و ابن عربی کے بے باک ترجمان — ہو ملحدوں کے سر پہ تم تلوار بے گمان
سوز درون عشق و جنون کے امین ہو — لاریب پیر روم کے تم جانشین ہو
تم راہ نما ہو غَوْثِ وَرٰی (۳) کے صحیح غلام — اور مسلک توحید کے لاشبہ ہو امام

---

(۱) قلہذم - دریا، بزرگ -- قلذم - بفتحات چاہ (۲) فقاہت - علم شریعت کا دانا

(۳) وری - مخلوق-

تم سر دلبران ہو حسینوں کے تاجدار — تم عاشق رسول ہو عظمت کے شاہ سوار
ان ظلمتوں کے دور میں شمع اصول ہو — تم مفتی و محدث، ولی (۱) رسول ہو
سنگلاخ سرزمین پہ غنیمت تیرا وجود — کرتی ہیں تیرے ارتقاء کو رفعتیں سجود
دیباچہ میلاد دیکھا دنگ کردیا — جویان حق کے سینوں میں اک رنگ بھردیا
ای تاجدار صوفیت، سردار شرع دین — تم رازدان راہ حقیقت ہو بالیقین
بدر (۲) المدرسین ہو علوم و فنون کے — اور صدر عارفین ہو جذب و جنون کے
شیر جماعت حقا، شرافت کے پاسبان — افغان و پاک و ہند میں مذہب کے دردمان
سرمایہ اسلاف و دلوں کا سرور ہو — محبوب و دلربا ہو تم نور و حضور ہو
ای سایہ کرم تیرا دائم کرم رہے — ای میر محترم تیرا شادان حرم رہے
ہر دم تیرا گلستان دور از خزان رہے — ہر طالب خیرات پہ فیض رسان رہے
ای مرشد عظیم تیرے آستان کی خیر — ای مفتی علیم تیرے خاندان کی خیر
نظرم کرم سے خار کو گل تر بنائے — ٹوٹے ہوؤں کو کرم سے قربت میں لائے
بچھڑے ہوؤں کو راستہ رب کا دکھائے — ای ناخدائے قوم یہ کشتی ترائے
تم میر کاروان ہو سلامت رہو سدا — تم بحر بیکران ہو صدبار مرحبا

ابوالحسان محمد رمضان گلشن چشتی قادری

از گلشن چشتی قادری

شیخ جامعہ فیض القرآن سیکٹر ۴ - ایس ٹی نارتھ کراچی۔

یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۷ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ

یوم الثلثاء بعد العشاء، کراچی۔

---

قولہ ولی : رسول - ترکیب اضافی ہے۔ ولی بمعنی نزدیک یقال دارہ ولی داری ۱۲۔

(۲) بدر - چودھویں رات کا چاند۔ منہ نصرہ اللہ تعالی و نضرہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُصَنِّفُ الْمُقَدِّمَۃ کا اَلْقَصِیْدَۃُ اَلْیَائِیَّۃُ جسمیں آپ نے آیاتِ کریمہ "فَاَمَّنْ اَوَامْسِکْ" و "فَاتَّبِعُوْنِیْ" (جنکی تشریح اَلْمُقَدِّمَۃ کے صفحہ ۱۵۶ اور ۱۶۷ پر ہے) کے تشریحی مَعَانی کو اپنے اُمِّی مَادرِی لَہجہ میں مُنظّم فرمادیا ہے۔

مُصَنِّفُ الْمُقَدِّمَہ کے نزدیک یہ لَہجہ افغانستان کے تمام لَہجَات میں فصیح و شیرین رہا تھا۔

هَرْ څوکْ څهٔ اِمْدَادْ کړِیْ اَوْ دَیْ حَاجَتْ رَوَا کړِیْ ... اِمْدَادْ ئِے مُنْطَبِقْ وِیْ پهٔ سُنَّتْ دِنَبَوِیْ

هَغَهٔ دَهٔ څهٔ اِمَامْ دَیْ اَوْ وَاجِبْ ئِے پَیْرَوِیْ ... عَرَبْ وْ عَجَمْ وَارَهٔ اِتِّفَاقْ پهٔ دِے کړِیْ

مَشْهُوْرَهٔ مَقُوْلَهٔ دَهٔ دِعَرَبُوْ وَاوْرَهٔ مَنْ ... لَیْسَ لَکَ بِقُدْوَۃٍ لَاتَاتَسِیْ

مَحَبَّتْ وْ اِتِّبَاعْ بهٔ کړِے هَرْدَمْ دِهغهٔ سَرِیْ ... مُشْکِلْ څهٔ حَلْ کَوِیْ دَیْ اَوْ حَاجَتْ رَوَا کَوِیْ

هَرْ څوکْ څهٔ اِمَامْ جُوْړِسِیْ اَوْ مُشْکِلْ نهٔ حَلْ کَوِیْ ... بَاوَرْ وَ کړَهٔ څهٔ حَقّ دِاِمَامَتْ دَیْ نهٔ لَرِیْ

اَیْ وَرُوْرَهٔ څوکْ څهٔ تَاتهٔ هِیْڅْ رِنَا نهٔ دَرْکَوِیْ ... تهٔ وَاوْرَهٔ لَهٔ مَا وَاوْرَهٔ څهٔ وِے نهٔ کړِے پَیْرَوِیْ

نَازِلْ څکهٔ آیَتْ شُهٔ پهٔ حَبِیْبْ نَبِیْ وَفِیْ ... تهٔ وَاوْرَهٔ لَهٔ مَا وَاوْرَهٔ دَا آیَتْ دَهٔ قُرْآنِیْ

آیَتْ دَهٔ فُرْقَانِیْ څهٔ نَازِلْ سَوِیْ دَیْ لَقَدْ ... قَسَمْ سَرَهٔ دَهٔ وِیْلِیْ دِیْ دَا لَامْ دَهٔ قَسَمِیْ

څهٔ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ ... حَسَنَۃٌ رَاغَلِے دَهٔ بِیَا دَا وَحِیْ جَلِیْ

آیَتْ دَهٔ یُوْبِسْتَمْ څهٔ پهٔ اَحْزَابْ کِیْ دَهٔ جَائِیْ ... هَرْ دَمْ ئِے تِلَاوَتْ کړَهٔ څهٔ تهٔ وَ ګرزے وَلِیْ

اُسْوَهٔ کهٔ وګورِے تهٔ پهٔ صِرَاحْ اَوْ قِرَاحْ کِیْ ... پِیْشَوَا دَرْ مُهِمَّاتْ ئِے مَعْنٰی کړِے دَهٔ ذَکِیْ

څُدَائِیْ څکهٔ مُؤْمِنَانُوْ تهٔ دَا حُکْمْ وَرْ کَوِیْ ... نَبِیْ دِ تَاسِیْ وَاړُوْ هَرْ حَاجَتْ رَوَا کَوِیْ

طَاعَتْ پهٔ تَاسِیْ فَرْضْ دَهٔ دِدِے پَاکْ نَبِیْ صَفِیْ ... لهٔ کُفْرَ هَغَهٔ خَلَاصْ دَهٔ څهٔ فَرْمَانْ دِدَهٔ مَنِیْ

هَرْ څوکْ څهٔ نَبِیْ نهٔ کړِیْ مُشْکِلْکُشَا وَلِیْ ... مُنْکِرْ دِدِے آیَتْ دَهٔ څهٔ مَعْنٰی ئِے نهٔ مَنِیْ

بِیَا ګرَانْ هَغَهٔ کَسَانْ دِیْ څهٔ ئِے حَقّ پهٔ جَائِیْ کَوِیْ ... رَاغَلِیْ پهٔ قُرْآنْ کِیْ دَغهٔ نَصّ دَهٔ رَبَّانِیْ

اِمَامْ دِ کَائِنَاتُوْ دَیْ دِمُوْږْ نَبِیْ حَنِفِیْ ... نُوْ څکهٔ دَیْ دِ وَاړُوْ هَرْ حَاجَتْ رَوَا کَوِیْ

اَوْ څکهٔ مُؤْمِنَانْ تَوْلْ پَیْرَوِیْ دِدَهٔ کَوِیْ ... مَحْبُوْبْ دِدُوِیْ اِمَامْ دَیْ اَوْ سُنَّتْ دِخَپَلْ نَبِیْ

محبوب ته د خدای وے ویلی دی یا ایها النبی
امت ته خبر ورکړه څه هر یو م امتی

نازل په ما قرآن دی څه کلام ده رباني
نو هر یو م امت ده او هر یو م مقتدی

قل یا حبیبه دوی ته وویا دا وحی ربي
ان کنتم تحبون الله فاتبعوني

که تاسی محبت د الله غواړئ دائمي
نو فرض ده پیروي په تاسی فاتبعوني

حبیب د خدای حبیب دی او حبیب یې وي صفي
هر څوک څه خدای حبیب کړي حبیب یې حبیب وي

حبیب بیا د حبیب خپل اتباع په شوق کوي
کم څوک څه اتباع نه کوي کله حب لري

یحببکم الله بیا محکه وے ویلی دی ربي
بے حب اتباع کله ممکن ده ای حفي

دا شرط د اتباع یې ده فرض کړی ای ذکي
وجود د مشروط چا لیدلی بے شرطه حتمي

بیا شرط د اتباع ده محبت د پاک نبي
بے حب نبوي اتباع کله څوک لري

هر څه څه نعمتونه دي پیدا یا پیداسي
مالک د نعمتو دی پاک نبي او پاک نبي

عطاء د خدای ده فامنن او امسک مے ده وحي
نبي ته دا وحي ده او غني ته دا وحي

عطاءنا هذا څه فرمایلي دي ربي
آیت فرقاني ده او سورت یې ده صادي

یو کم خلویښت، خلویښت دوه ایتونه قرآني
په صاد کې بیان کړی دي کلام الهي

یا ایها النبي دام عطاء ده ایثاري
در کړی م اختیار تاته کلي ده او جزئي

څه فامنن او امسک یې ده انعام ایثاري
اختیار و ارادت یې ده بغیر حساب

هر څه څه ور کوے چاته هر څه ای نبي
یا هر څه څه نه اخلے له هر چا څه ای صفي

یا هر څه څه حاجت روا کوے د هر کم شي
یا هر څه څه ته غواړے له هر چا څه بندسي

دا کل دتا اختیار ده ته مالک یې د هر شي
خدای هیڅ کله له تا څه هیڅ هڅته نه کوي

دا کل څه کائنات دي که کلیات دي که جزئي
مالک د کل عالم یې که جزئیات دي که کلي

وان له عندنا بیا لام قسمي
شاهد یے لزلفی ده بیا و حسن مآب

نصیر اعلان کوي هر څوک څه مینه زیاته وي
او د حبیب مینه لري دما حضور ته د راځي

ایمان م ده حقي او دما علم ده غیني
مشرب م ده قصي بیا رفاعي او قادري

آستان م ده افغان او دما قوم افغاني
اوباد د وي آباد د وي شاداب و دائمي

بلبل یې نصر الله که ته نغمه سرا طوطي
نه دائے ته نه ها بلکه حامد دخپل نبي

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عُنوان :

ہاں، یہ تو ہے کہ روزے کی مثل نہیں
پر یہ نہیں کہ کوئی شئ روزے کی مثل نہیں
روزے کے راز اور روزے دار کے راز و نیاز کا اِبراز

# "اَسرارُ الصَّوم"



اِعلَمْ اَیَّدَکَ اللّٰہُ اَنَّ الصَّومَ ھُوَ الْاِمْسَاکُ (۱) وَ الرِّفْعَۃُ یُقَالُ صَامَ النَّہَارُ اِذَا ارْتَفَعَ قَالَ امْرَؤُالْقَیْس * اِذَا صَامَ النَّہَارُ وَ ھَجَرَا * اَیْ اِرْتَفَعَ وَ لَمَّا ارْتَفَعَ الصَّوْمُ عَنْ سَائِرِ الْعِبَادَاتِ کُلِّھَا فِی الدَّرَجَۃِ سُمِّیَ صَوْمًا وَ رَفَعَہٗ سُبْحَانَہٗ بِنَفْیِ الْمِثْلِیَّۃِ عَنْہُ فِی الْعِبَادَاتِ کَمَا سَنَذْکُرُہٗ وَ سَلَبَہٗ عَنْ عِبَادِہٖ مَعَ تَعَبُّدِھِمْ (۲) بِہٖ وَ اَضَافَہٗ اِلَیْہِ

---

(۱) قَوْلُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھُوَ الْاِمْسَاکُ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ ھُوَ الْاِمْسَاکُ عَنْ کُلِّ قَوْلٍ وَّ فِعْلٍ وَّ حَرَکَۃٍ وَّ سُکُوْنٍ لَیْسَ بِحَقٍّ لِلْحَقِّ اھ ۱۲ اُنْظُرْ صفحہ ۴۷ ج ۱ تَفْسِیْر الشَّیْخِ الْاَکْبَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا ۱۲۔

(۲) قولہ تَعَبُّدِھِمْ - یُقَالُ تَعَبَّدَ تَعَبُّدًا پرستش نمود خدای را تَعَبَّدَ فُلَانًا بندۂ خود ساخت او را و تَعَبَّدَ فُلَانٌ اَیْ تَکَلَّفَ فِی الْعِبَادَۃِ - اِسْتِعْبَادٌ بہ بندگی گرفتن و مانند بندہ گردانیدن ۱۲۔

سُبْحَانَهُ وَ جَعَلَ جَزَاءَ مَنِ اتَّصَفَ بِهِ بِيَدِهِ مِنْ اٰنَايَتِهِ وَ اَلْحَقَهُ بِنَفْسِهِ فِی نَفْیِ الْمِثْلِيَّةِ وَهُوَ فِی الْحَقِيْقَةِ تَرْکٌ لَا عَمَلٌ وَ نَفْیُ الْمِثْلِيَّةِ نَعْتٌ سَلْبِیٌّ فَتَفُوْتُ الْمُنَاسَبَةُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللّٰهِ قَالَ تَعَالٰی فِی حَقِّ نَفْسِهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَیْءٌ (١١ الشّوری - ٤٢) فَنَفٰی اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلٌ فَهُوَ سُبْحَانَهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ بِالدَّلَالَةِ الْعَقْلِيَّةِ وَ الشَّرْعِيَّةِ۔

١۔ وَ خَرَّجَ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِیْ بِاَمْرٍ اٰخُذُهٗ عَنْکَ قَالَ عَلَيْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ فَنَفٰی اَنْ يُّمَاثِلَهٗ عِبَادَةٌ مِّنَ الْعِبَادَاتِ الَّتِیْ شَرَعَ لِعِبَادِهٖ وَمَنْ عَرَفَ اَنَّهٗ وَصْفٌ سَلْبِیٌّ اِذْ هُوَ تَرْکُ الْمُفْطِرَاتِ عَلِمَ قَطْعًا اَنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ اِذْ لَا عَيْنَ لَهٗ تَتَّصِفُ بِالْوُجُوْدِ الَّذِیْ يُعْقَلُ وَلِهٰذَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلصَّوْمُ لِیْ فَهُوَ عَلَی الْحَقِيْقَةِ لَا عِبَادَةٌ وَّ لَا عَمَلٌ وَ اسْمُ الْعَمَلِ اِذَا اُطْلِقَ عَلَيْهِ فِيْهِ تَجَوُّزٌ كَاِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْمَوْجُوْدِ عَلَی الْحَقِّ الْمَعْقُوْلِ عِنْدَنَا تَجَوُّزًا اِذْ مَنْ كَانَ وُجُوْدُهٗ عَيْنُ ذَاتِهٖ لَا تُشْبِهُ نِسْبَةُ الْوُجُوْدِ اِلَيْهِ نِسْبَةَ الْوُجُوْدِ اِلَيْنَا فَاِنَّهٗ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ۔

## اِيْرَادُ حَدِيْثٍ نَبَوِیٍّ اِلٰهِیٍّ :

٢۔ خَرَّجَ مُسْلِم فِی الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِهٖ (١) وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَ لَا يَسْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ

---

(١) یعنی روزه ازانِ منست و به جزای آن من اَولی ترم۔ جزاء بمعنی پاداش - صله و عوض است و بمعنی مکافات و مُعَاوَضَہ نیز مے آید ١٢۔ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ نَصَرَهٗ۔

فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ (١) بِفِطْرِهٖ وَ اِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ عَزَّ وَ جَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ وَ اعْلَمْ اَنَّهٗ لَمَّا نَفَى الْمِثْلِيَّةَ عَنِ الصَّوْمِ كَمَا ثَبَتَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ حَدِيْثِ النَّسَائِيِّ وَ الْحَقُّ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ لَقِيَ الصَّائِمُ رَبَّهٗ عَزَّ وَ جَلَّ بِوَصْفٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ فَرَآهُ بِهٖ فَكَانَ هُوَ الرَّائِيُّ الْمَرْئِيُّ فَلِهٰذَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ وَ لَمْ يَقُلْ فَرِحَ بِلِقَاءِ رَبِّهٖ فَاِنَّ الْفَرَحَ لَا يَفْرَحُ بِنَفْسِهٖ بَلْ يُفْرَحُ بِهٖ وَ مَنْ كَانَ الْحَقُّ بَصَرَهٗ عِنْدَ رُؤْيَتِهٖ وَ مُشَاهَدَتِهٖ فَمَا رَاٰى نَفْسَهٗ اِلَّا بِرُؤْيَتِهٖ فَفَرِحَ الصَّائِمُ لُحُوْقُهٗ بِدَرَجَةِ نَفْيِ الْمُمَاثَلَةِ وَ كَانَ فَرْحُهٗ بِالْفِطْرِ فِي الدُّنْيَا مِنْ حَيْثُ اِيْصَالُ حَقِّ النَّفْسِ الْحَيَوَانِيَّةِ الَّتِيْ تَطْلُبُ الْغِذَاءَ لِذَاتِهَا فَلَمَّا رَاَى الْعَارِفُ اِفْتِقَارَ نَفْسِهِ الْحَيَوَانِيَّةِ النَّبَاتِيَّةِ اِلَيْهِ وَ رَاٰى جُوْدَهٗ بِمَا اَوْصَلَ اِلَيْهَا مِنَ الْغِذَاءِ اَدَاءً لِحَقِّهَا الَّذِيْ اَوْجَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَامَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ بِصِفَةِ حَقٍّ فَاَعْطٰى بِيَدِ اللّٰهِ كَمَا يَرَى الْحَقَّ عِنْدَ لِقَائِهٖ بِعَيْنِ اللّٰهِ فَلِهٰذَا فَرِحَ بِفِطْرِهٖ كَمَا فَرِحَ بِصَوْمِهٖ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ۔

## بَيَانُ مَا يَتَضَمَّنُهٗ هٰذَا الْخَبَرُ :

وَ لَمَّا كَانَ الْعَبْدُ مَوْصُوْفاً بِاَنَّهٗ ذُوْ صَوْمٍ وَ اسْتَحَقَّ اسْمَ الصَّائِمِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ ثُمَّ بَعْدَ اِثْبَاتِ الصَّوْمِ لَهٗ سَلَبَهُ الْحَقُّ عَنْهُ وَ اَضَافَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ فَقَالَ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ اَيْ صِفَةٌ

---

(١) قَوْلُهٗ فَرِحَ كَكَتِفٍ شادان و فيرنده فَرُوْحٌ كَصَبُوْرٍ فيرنده و شادان فَرْحَانُ كَسَكْرَان شادان و فيرنده فُرْحَةٌ بِالضَّمِ شادمانی وفيريدگی فَرَحٌ محركة مِثْلُهٗ و مژدگانی - (زيرئی بہ پشتو زبان)۔ يُقَالُ لَكَ عِنْدِيْ فُرْحَةٌ اِنْ بَشَّرْتَنِيْ وَ يُفْتَحُ فِيْهِمَا ١٢ منتهی الارب و صراح - مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهٗ۔

الصَّمَدَانِيَّةِ وَ هِيَ التَّنْزِيْهُ عَنِ الْغِذَاءِ لَيْسَ اِلَّا لِيْ وَ اِنْ وَصَفْتُكَ بِهٖ فَاِنَّمَا وَصَفْتُكَ
بِاِعْتِبَارِ تَقْيِيْدٍ مَّا مِنْ تَقْيِيْدِ التَّنْزِيْهِ لَا بِاِطْلَاقِ التَّنْزِيْهِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِجَلَالِيْ فَقُلْتُ وَ
اَنَا اُجْزٰى بِهٖ فَكَانَ الْحَقُّ جَزَآءَ الصَّوْمِ لِلصَّائِمِ اِذَا انْقَلَبَ اِلٰى رَبِّهٖ وَ لَقِيَهٗ بِوَصْفِ لَا
مِثْلَ لَهٗ وَ هُوَ الصَّوْمُ اِذْ كَانَ لَا يَرٰى مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اِلَّا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ
كَذَا نَصَّ عَلَيْهِ اَبُوْ طَالِبِ نِ الْمَكِّيُّ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الذَّوْقِ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ
جَزَآؤُهٗ (۷۵ يوسف - ۱۲) مَآ اَوْجَبَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ ثُمَّ قَوْلُهٗ وَالصِّيَامُ
جُنَّةٌ وَهِيَ الْوِقَايَةُ مِثْلُ قَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيْ اِتَّخِذُوْهُ وِقَايَةً وَ كُوْنُوْا لَهٗ اَيْضًا وِقَايَةً
فَاَقَامَ الصَّوْمَ مَقَامَهٗ فِي الْوِقَايَةِ وَهُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ -۱۱
الشورٰى ۳۶) وَ الصَّوْمُ مِنَ الْعِبَادَاتِ لَا مِثْلَ لَهٗ وَ لَا يُقَالُ فِي الصَّوْمِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ
شَيْءٌ فَاِنَّ الشَّيْءَ اَمْرٌ ثُبُوْتِيٌّ اَوْ وُجُوْدِيٌّ وَالصَّوْمُ تَرْكٌ فَهُوَ مَعْقُوْلٌ عَدَمِيٌّ وَ
وَصْفٌ سَلْبِيٌّ فَهُوَ لَا مِثْلَ لَهٗ لَا اَنَّهٗ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ فَهٰذَا الْفَرْقُ بَيْنَ نَعْتِ الْحَقِّ
فِيْ نَفْيِ الْمِثْلِيَّةِ وَ بَيْنَ وَصْفِ الصَّوْمِ بِهَا ثُمَّ اِنَّ الشَّارِعَ نَهَى الصَّائِمَ وَ النَّهْيُ تَرْكٌ
وَ نَعْتٌ سَلْبِيٌّ فَقَالَ لَا يَرْفُثْ (۱) وَ لَا يَسْخَبْ (۲) فَمَا اَمَرَهٗ بِعَمَلٍ بَلْ نَهَاهُ اَنْ
يَّتَّصِفَ بِعَمَلٍ مَّا وَالصَّوْمُ تَرْكٌ فَصَحَّتِ الْمُنَاسَبَةُ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ بَيْنَ مَا نُهِيَ عَنْهُ
الصَّائِمَ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَنْ سَابَّهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ اِنِّيْ صَائِمٌ اَيْ تَارِكٌ لِّهٰذَا الْعَمَلِ الَّذِيْ
عَمِلْتَهٗ اَنْتَ اَيُّهَا الْمُقَاتِلُ وَ السَّابُّ فِيْ جَانِبِيْ فَنَزَّهَ نَفْسَهٗ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ عَنْ هٰذَا
الْعَمَلِ فَهُوَ مُخْبِرٌ اَنَّهٗ تَارِكٌ اَيْ لَيْسَ عِنْدَهٗ صِفَةُ سَبٍّ وَ لَا قِتَالٍ لِمَنْ سَابَّهٗ وَ قَاتَلَهٗ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ يُقْسِمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ

---

(۱) قَوْلُهٗ لَا يَرْفُثْ - رَفَثٌ مُحَرَّكة جِمَاعٌ وَ فُحْشٌ گُفْتَنْ و سخن زنان در جِمَاعٌ اَلْفِعْلُ مِنْ سَمِعَ ۱۲ـ (۲) سَخَبٌ محركة بانگ و فرياد ۱۲ـ

وَهُوَ تَغَيُّرُ رَائِحَةِ فَمِ الصَّائِمِ الَّتِیْ لَا تُوْجَدُ اِلَّا مَعَ التَّنَفُّسِ وَ قَدْ تَنَفَّسَ بِهٰذَا الْكَلَامِ الطَّيِّبِ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُهٗ اِنِّیْ صَائِمٌ فَهٰذِهِ الْكَلِمَةُ وَ كُلُّ نَفَسِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ فَجَآءَ بِالْاِسْمِ الْجَامِعِ الْمَنْعُوْتِ بِالْاَسْمَآءِ كُلِّهَا فَجَآءَ بِاسْمٍ لَا مِثْلَ لَهٗ اِذْ لَمْ يَتَّسِمْ اَحَدٌ بِهٰذَا الْاِسْمِ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فَنَاسَبَ كَوْنُ الصَّوْمِ لَا مِثْلَ لَهٗ وَ قَوْلُهٗ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ فَاِنَّ رِيْحَ الْمِسْكِ اَمْرٌ وُجُوْدِیٌّ يُدْرِكُهُ الشَّامُّ وَ يَلْتَذُّ بِهِ السَّلِيْمُ الْمِزَاجُ الْمُعْتَدِلُ فَجَعَلَ الْخُلُوْفُ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْيَبَ مِنْهُ لِاَنَّ نِسْبَةَ اِدْرَاكِ الرَّوَائِحِ اِلَى اللّٰهِ لَا تُشْبِهُ اِدْرَاكَ الرَّوَائِحِ بِالْمَشَامِّ فَهُوَ خُلُوْفٌ عِنْدَنَا وَ عِنْدَهٗ تَعَالٰى هٰذَا الْخُلُوْفُ فَوْقَ طِيْبِ الْمِسْكِ فِی الرَّائِحَةِ فَاِنَّهٗ رَوْحٌ مَوْصُوْفٌ لَا مِثْلَ لِمَا وُصِفَ بِهٖ فَلَا تُشْبِهُ الرَّائِحَةُ الرَّائِحَةَ فَاِنَّ رَائِحَةَ الصَّائِمِ عَنْ تَنَفُّسٍ وَ رَائِحَةُ الْمِسْكِ لَا عَنْ تَنَفُّسٍ مِّنَ الْمِسْكِ وَ لَنَا وَاقِعَةٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا كُنْتُ عِنْدَ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدٍ القباب بالمنارة بحرم مَكَّةَ بِبَابِ الحزورة وَكَانَ يُؤَذِّنُ بِهَا وَ كَانَ لَهٗ طَعَامٌ يَتَاَذّٰى بِرَائِحَتِهٖ كُلُّ مَنْ شَمَّهٗ وَ سَمِعْتُ فِی الْخَبَرِ النَّبَوِیِّ اَنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ وَ نَهٰى اَنْ تُقْرَبَ الْمَسَاجِدُ بِرَائِحَةِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَ الْكُرَّاثِ فَبِتُّ وَ اَنَا عَازِمٌ اَنْ اَقُوْلَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَنْ يُّزِيْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامَ مِنَ الْمَسْجِدِ لِاَجْلِ الْمَلَآئِكَةِ فَرَاَيْتُ الْحَقَّ تَعَالٰى فِی النَّوْمِ فَقَالَ لِیْ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَقُلْ لَهٗ عَنِ الطَّعَامِ فَاِنَّ رَائِحَتَهٗ عِنْدَنَا مَاهِیَ مِثْلُ مَا هِیَ عِنْدَكُمْ فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ عَلٰى عَادَتِهٖ اِلَيْنَا فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا جَرٰى فَبَكٰى وَ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا ثُمَّ قَالَ لِیْ يَا سَيِّدِیْ وَ مَعَ هٰذَا فَالْاَدَبُ مَعَ الشَّرْعِ اَوْلٰى فَاَزَالَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ لَمَّا كَانَتِ الرَّوَائِحُ الْكَرِيْهَةُ الْخَبِيْثَةُ تَنْفِرُ (۱) عَنْهَا الْاَمْزِجَةُ الطَّبِيْعِيَّةُ السَّلِيْمَةُ مِنْ اِنْسَانٍ

---

(۱) قَوْلُهٗ تَنْفِرُ عَنْهَا - نَفَرَ نُفُوْرًا (ف ض) مَعْنَاهٗ تَرْسِيْدُ وَ رَمِيْدُ وَ دُوْر گَرْدِيْد ۱۲-

وَ مَلَکٍ لِمَا یُحِسُّوْنَہٗ مِنَ التَّاَذِّی لِعَدَمِ الْمُنَاسَبَۃِ فَاِنَّ وَجْہَ الْحَقِّ فِی الرَّوَائِحِ الْخَبِیْثَۃِ لَا یُدْرِکُہٗ اِلَّا اللّٰہُ خَاصَّۃً وَ مَنْ فِیْہِ مِزَاجُ الْقَبُوْلِ لَہٗ مِنَ الْحَیَوَانِ اَوِ الْاِنْسَانِ الَّذِیْ لَہٗ مِزَاجُ ذٰلِکَ الْحَیَوَانِ لَا مَلَکٌ وَ لِھٰذَا قَالَ عِنْدَ اللّٰہِ فَاِنَّ الصَّائِمَ اَیْضاً مِنْ کَوْنِہٖ اِنْسَاناً سَلِیْمُ الْمِزَاجِ یَکْرَہُ خُلُوْفَ الصَّوْمِ مِنْ نَفْسِہٖ وَ مِنْ غَیْرِہٖ وَ ھَلْ یَتَحَقَّقُ اَحَدٌ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ السَّالِمِیْنَ الْمِزَاجِ بِرَبِّہٖ وَقْتاً مَّا اَوْ فِیْ مَشْھَدٍ مَّا فَیُدْرِکَ الرَّوَائِحَ الْخَبِیْثَۃَ طَیِّبَۃً عَلَی الْاِطْلَاقِ مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا وَ قَوْلِیْ عَلَی الْاِطْلَاقِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ بَعْضَ الْاَمْزِجَۃِ یَتَاَذّٰی بِرِیْحِ الْمِسْکِ وَ الْوَرْدِ وَ لَا سِیَّمَا الْمَحْرُوْرُ (۱) الْمِزَاجِ وَ مَا یَتَاَذّٰی مِنْہُ فَلَیْسَ بِطِیْبٍ عِنْدَ صَاحِبِ ذٰلِکَ الْمِزَاجِ فَلِھٰذَا قُلْنَا عَلَی الْاِطْلَاقِ اِذِ الْغَالِبُ عَلَی الْاَمْزِجَۃِ طِیْبُ الْمِسْکِ وَ الْوَرْدِ وَ اَمْثَالِہٖ وَ الْمُتَاَذِّیْ مِنْ ھٰذِہِ الرَّوَائِحِ الطَّیِّبَۃِ مِزَاجٌ غَرِیْبٌ اَیْ غَیْرُ مُعْتَادٍ (۲) وَ لَا اَدْرِیْ ھَلْ اَعْطَی اللّٰہُ اَحَداً اِدْرَاکَ تَسَاوِی الرَّوَائِحِ بِحَیْثُ اَنْ لَّا یَکُوْنَ عِنْدَہٗ خُبْثُ رَائِحَۃٍ اَمْ لَا ھٰذَا مَا ذُقْنَاہُ مِنْ اَنْفُسِنَا وَ لَا نُقِلَ اِلَیْنَا اَنَّ اَحَدًا اَدْرَکَ ذٰلِکَ بَلِ الْمَنْقُوْلُ عَنِ الْکُمَّلِ مِنَ النَّاسِ وَ عَنِ الْمَلَآئِکَۃِ التَّاَذِّیْ بِھٰذِہِ الرَّوَائِحِ الْخَبِیْثَۃِ وَ مَا انْفَرَدَ بِاِدْرَاکِ ذٰلِکَ طِیْباً اِلَّا الْحَقُّ ھٰذَا ھُوَ الْمَنْقُوْلُ وَلَا اَدْرِیْ اَیْضًا شَاْنَ الْحَیَوَانِ مِنْ غَیْرِ الْاِنْسَانِ فِیْ ذٰلِکَ مَا ھُوَ لِاَنِّیْ مَا اَقَامَنِیَ الْحَقُّ فِیْ صُوْرَۃِ حَیَوَانٍ غَیْرِ اِنْسَانٍ کَمَا اَقَامَنِیْ فِیْ اَوْقَاتٍ فِیْ صُوَرِ مَلَآئِکَتِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ثُمَّ اِنَّ الشَّرْعَ قَدْ نَعَتَ الصَّوْمَ مِنْ طَرِیْقِ الْمَعْنٰی بِالْکَمَالِ الَّذِیْ لَا کَمَالَ فَوْقَہٗ حِیْنَ اَفْرَدَ لَہُ الْحَقُّ بَاباً خَاصّاً وَ سَمَّاہُ بِاسْمٍ خَاصٍّ

---

(۱) مَحْرُوْر - مرد گرم شدہ از خشم و مثل آن و مَحْرُوْرِیٌّ مِنْہُ ۱۲۔

(۲) مُعْتَاد - معناہ امادہ کردہ شدہ فغیرُ مُعْتَادٍ معناہٗ غیر امادہ کردہ شدہ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

يَطْلُبُ الْكَمَالَ يُقَالُ لَهٗ بَابُ الرَّيَانِ مِنْهُ يَدْخُلُ الصَّائِمُوْنَ وَ الرِّيُّ دَرَجَةُ الْكَمَالِ فِی الشُّرْبِ فَإِنَّهٗ لَا يَقْبَلُ بَعْدَ الرِّيِّ الشَّارِبُ شُرْبًا اَصْلاً وَ مَهْمَا قَبِلَ فَمَا اَرْتَوٰى اَرْضًا كَانَ اَوْ غَيْرَ اَرْضٍ مِنْ اَرْضِيْنَ الْحَيَوَانَاتِ خَرَّجَ مُسْلِم مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ مِنْهُ فَاِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ وَ لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ فِی شَيْئٍ مِّنْ مَّنْهِيِّ (ف) الْعِبَادَاتِ وَلَا مَامُوْرِهَا اِلَّا فِی الصَّوْمِ فَبَيَّنَ بِالرَّيَّانِ اَنَّهُمْ حَازُوْا صِفَةَ كَمَالٍ فِی الْعَمَلِ اِذْ قَدِ اتَّصَفُوْا بِمَا لَا مِثْلَ لَهٗ كَمَا تَقَدَّمَ وَ مَا لَا يُمَاثَلُ هُوَ الْكَامِلُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَالصَّائِمُوْنَ مِنَ الْعَارِفِيْنَ هُنَا دَخَلُوْهُ وَ هُنَاكَ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ عَلٰى عِلْمٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ ۔اِنْتَهٰى عِبَارَتُهُ الشَّرِيْفَةُ ۱۲ منہ۔ فتوحات المکیة ج ۱۔ ص ۶۰۲ - ۶۰۳۔

## اَوَّلُ خُطْبَةِ عِيْدِ الْفِطْرِ وَ اِعْتِبَارُ الْفِطْرِ

## اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۹ بار

(يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّفْتَتَحَ الْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى بِتِسْعِ (۹) تَكْبِيْرَاتٍ وَ فِی الثَّانِيَةِ سَبْعٍ (۷) وَ فِی النتف التَّوَارُثُ فِی الْخُطْبَةِ اِفْتِتَاحُهَا بِالتَّكْبِيْرِ وَ يُكَبِّرُ مِنْ حِيْنِ اَنْ يَّنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴) وَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَا يَجْلِسُ عِنْدَنَا ۱۲۔ عینی شرح بدایة ج ۱ صفحه ۱۰۳۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنَزِّلِ الْحِكَمِ عَلٰى قُلُوْبِ الْكَلِمِ بِاَحَدِيَّةِ الطَّرِيْقِ الْاَمَمِ مِنَ الْمَقَامِ الْاَقْدَمِ وَ اِنِ اخْتَلَفَتِ الْمِلَلُ وَ النِّحَلُ لِاخْتِلَافِ الْاُمَمِ وَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُمِدِّ الْهِمَمِ مِنْ خَزَآئِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ بِالْقِيْلِ الْاَقْوَمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ (۱) السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱ فاطر ۳۵))

اَوَ لَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ (وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (۳۰ الانبياء -۲۱))

وَالْفَطْرُ اَلْفَتْقُ وَ مِنْهُ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

۱۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ اللّٰهُ اَسْمَاعَ الْمُكَوَّنَاتِ فِيْ حَالِ اِيْجَادِهَا وَهِيَ حَالَةُ تَعَلُّقِ الْقُدْرَةِ بَيْنَ الْعَدَمِ وَ الْوُجُوْدِ بِقَوْلِهٖ كُنْ فَتَكَوَّنُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عِنْدَ هٰذَا الْخِطَابِ اِمْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ وَتِلْكَ كَلِمَةُ الْحَضْرَةِ۔

۲۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ اَسْمَاعَهُمْ بِهٖ وَ هُمْ فِي الْوُجُوْدِ الْاَوَّلِ قَوْلُهٗ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَقَالُوْا بَلٰى فَهٰذَا خُصُوْصٌ بِالْبَشَرِ وَ التَّكْوِيْنُ عُمُوْمٌ۔

۳۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ بِهٖ اَلْسِنَتَهُمْ بِقَوْلِهِمْ بَلٰى۔

۴۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ مِعَى الصَّآئِمِيْنَ مَا اَكَلُوْهُ يَوْمَ عِيْدِ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى۔

۵۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ بِهٖ مِعٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ اَكْلُهُمْ زِيَادَةَ كَبِدِ النُّوْنِ۔ (فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّه جلد اول صفحه ۵۶۸)

---

(۱) اَلْاِفْطَارُ روزه گشادن وَ الْفِطْرُ اِسْمٌ مِّنْهُ بِالْكَسْرِ وَالتَّفْطِيْرُ روزه گشايانيدن وَالْفَطْرُ بِالْفَتْحِ آفريدن و آغاز كردن و شگافتن وَ مِنْهُ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - اَلْاٰيَةُ۔

# زَکٰوۃُ الْفِطْرِ وَ وَقْتُ اِخْرَاجِ الزَّکٰوۃِ

اَمَّا بعد فیاَیُّھا المؤمنون المُحِبُّوْنَ اِعلموا و عوا اَنَّ رسول اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ عَلٰی کُلِّ اِنْسَانٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی غَنِیٍّ اَوْ فَقِیْرٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ (جو برہنہ یعنی بے پوست) (۱)

۳۔ وَ رَوٰی اَبُوْ دَاؤدَ بِسَنَدِہٖ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَکَانَ وَالِیاً عَلَی الْبَصْرَۃِ) فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ عَلٰی مِنْبَرِ الْبَصْرَۃِ فَقَالَ اَخْرِجُوا صَدَقَۃَ صَوْمِکُمْ فَکَاَنَّ النَّاسَ لَمْ یَعْلَمُوْا (ای لم یفھموا) فَقَالَ مَنْ ھٰھُنَا مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ قُوْمُوْا اِلٰی اِخْوَانِکُمْ فَعَلِّمُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الصَّدَقَۃَ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ (۱) عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِیٌّ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) رَاٰی رُخْصَ السِّعْرِ (ارزانی) قَالَ قَدْ اَوْسَعَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوْہُ صَاعًا مِّنْ کُلِّ شَیْءٍ کَذَا عَلٰی صَفْحَۃٍ ۲۲۹ کتاب الزکوۃ سنن ابی داؤد۔

۴۔ وَ قَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰی

---

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ کَانَ النَّاسُ یُخْرِجُوْنَ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِیْبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَلَمَّا کَانَ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) وَ کَثُرَتِ الْحِنْطَۃُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعٍ حِنْطَۃٍ مَکَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْکَ الْاَشْیَاءِ ۱۲۔ صفحہ ۲۲۷ ابو داؤد کتاب الزکوۃ ۱۲۔

(۲) قولہ قَمَحٍ بِالْفَتْحِ گندم قُمْحَۃٌ بالضم زعفران و سپیچہ کہ بر شراب افتد و ورس و مقدار یک دھان از پسْت بالکسر آرد و غلہ بریان کہ بھندی ستو گویند ۱۲۔

قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى (اَلْاِعْتِبَارُ فِی ذٰلِکَ) اَلْمُسَارَعَةُ فِی اِیْصَالِ الرَّاحَاتِ اِلَى الْمُفْتَقِرِیْنَ اِلَیْهَا وَ حِیْنَئِذٍ یُخْرَجُ اِلَى الْمُصَلّٰى وَ هُوَ قَوْلُهٗ قَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاکُمْ (۱) صَدَقَةً ط

وَالْمُصَلِّی یُنَاجِی رَبَّهٗ وَ هُوَ خَارِجٌ اِلَى الْمُصَلّٰى فَذٰلِکَ خَیْرٌ لَهٗ وَ اَطْهَرُ۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

۵۔ وَ قَالَ الرَّاوِیُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ (وَ اٰلِهٖ) وَ سَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اَلْمُتَعَدِّی فِی الصَّدَقَةِ کَمَانِعِهَا خَرَّجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ (اَلْاِعْتِبَارُ فِی ذٰلِکَ) لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ وَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ (۲) فَاِذَا کَلَّفْتَهَا فَوْقَ طَاقَتِهَا اَعْلَلْتَهَا فَاَدّٰی ذٰلِکَ اِلَى تَعْطِیْلِ خَیْرٍ کَثِیْرٍ فَکُنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْمَانِعِ مِنَ الْخَیْرِ فِی عَیْنِ مَا تُرِیْدُهٗ مِنَ الْخَیْرِ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ النَّفْسَ اِنَّمَا هِیَ بِهٰذِهِ الْجَوَارِحِ فَاِذَا تَعَطَّلَتِ الْاٰلَاتُ وَ ضَعُفَتْ (۳) عَنِ الْعَمَلِ

---

(۱) اِسْتِفَادَةٌ مِّنْ اٰیَةٍ قُرْاٰنِیَّةٍ وَهِیَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰیکُمْ صَدَقَةً ط ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ اَطْهَرُ ط فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ آیة ۱۲ المجادلة- ۵۸۔

(۲) اِنَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حقاً وَّ لِزُوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَ لِاَهْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ۔ اَلْحَدِیْثُ فُتُوْحَاتِ مَکِّیَّة صفحه ۵۴۹ ج ۲ (اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ وَ مِائَتَانِ فِی الذَّوْقِ)

(۳) ضَعُفَ - (ک ن) ضَعُفَ ضَعْفًا بِالْفَتْحِ وَ الضَّمِ وَ ضَعَافَةً وَ ضُعَافِیَةً بِالضَّمِّ وَ تَخْفِیْفِ الْیَاءِ سُسْتُ گردید۔ یا- ضَعْفٌ بِالْفَتْحِ سُسْتِی و سبکیٔ عقل وَ بِالضَّمِّ ناتوانیِ بدن (ف) ضَعَفَهُمْ ضَعْفًا بِالْفَتْحِ زیاده گردانید آنهارا پس جِهَت او و یارانِ وَیْ دو چند گردید بر ایشان ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ نَضَّرَهٗ۔

بِحَمْلِهَا الْاَوَّلَ عَلَى الشَّدَائِدِ مِنَ الْعَمَلِ كُنْتَ كَالْمَانِعِ عَنِ الْعَمَلِ وَ لَنَا فِى هٰذَا الْمَعْنٰى ۔

مَا يَفْعَلُ الصِّنَّعُ (١) النِّحْرِيْرُ (٢) فِىْ شُغُلٍ

اَلْاٰتُهٗ اَذِنَتْ فِيْهِ بِاِفْسَادٍ

وَالزِّيَادَةُ فِى الْحَدِّ نَقْصٌ مِّنَ الْمَحْدُوْدِ

## اِنَّمَا يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ :

٦۔ وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِىُّ بِسَنَدِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِى يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِىْ مَا جَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاءُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرُهٗ قَالَ مَلَائِكَتِىْ عَبِيْدِىْ وَ اِمَائِىْ قَضَوْا فَرِيْضَتِىْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ وَ عِزَّتِىْ وَ جَلَالِىْ وَ كَرَمِىْ وَ عُلُوِّىْ وَ ارْتِفَاعِ مَكَانِىْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَ بَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔

---

(١) اَلصَّنَّعُ - صِنْعٌ صَنَعٌ صَنَعُ الْيَدَيْنِ - ماہر در پیشہ باریک کار۔ چرب دست در پیشہ و کارخود۔ ١٢۔

(٢) اَلنِّحْرِيْرُ - بِالْكَسْرِ كَقِنْدِيْلٍ وَ نِحْرٌ بِالْكَسْرِ زِيْرَكٌ وَ مَاهِرٌ - دانا - آزمودہ کار - مُتْقِن - تیز خاطر - بصیر در امور - بصیر در ہر امر ١٢ ۔ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَضَّرَهٗ۔

۷۔ وَ رَوَى النَّوَاوِيُّ فَقَالَ وَ اَمَّا حَدِيْثُ يَوْمِ الْفِطْرِ يَوْمِ الْجَوَائِزِ فَهُوَ مَا رُوِيَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَ قَفَتِ الْمَلَآئِكَةُ عَلٰى اَفْوَاهِ الطُّرُقِ وَ نَادَتْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُغْدُوْا اِلٰى رَبٍّ رَّحِيْمٍ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَ يُثِيْبُ عَلَيْهِ الْجَزِيْلَ اَمَرَكُمْ فَصُمْتُمْ وَ اَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ فَاقْبَلُوْا جَوَائِزَكُمْ فَاِذَا صَلَّوا الْعِيْدَ نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ ارْجِعُوْا اِلٰى مَنَازِلِكُمْ رَاشِدِيْنَ فَقَدْ غُفِرَتْ ذُنُوْبُكُمْ كُلُّهَا وَ يُسَمّٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْجَوَائِزِ

صفحہ ۱۴۔ النواوی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِعِيْدِ الْاَضْحٰى فِي الْعِظَةِ وَالْاِعْتِبَارِ وَ فِيْ اَحْكَامِ الْاُضْحِيَّةِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۹ بار

(يُسْتَحَبُّ اَنْ يَفْتَتِحَ الْخُطْبَةَ الْاُوْلٰى بِتِسْعِ (۹) تَكْبِيْرَاتٍ وَ فِي الثَّانِيَةِ سَبْعٍ (۷) و فی النتف اَلتَّوَارُثُ فِي الْخُطْبَةِ اِفْتِتَاحُهَا بِالتَّكْبِيْرِ وَ يُكَبِّرُ مِنْ حِيْنِ اَنْ يَّنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴) وَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَا يَجْلِسُ عِنْدَنَا ۱۲۔ عینی شرح بدایۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۳۲)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَيْسَ لِاَوَّلِيَّتِهٖ اِفْتِتَاحٌ كَمَا لِسَائِرِ الْاَوَّلِيَّاتِ الَّذِيْ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالصِّفَاتُ الْعُلٰى الْاَزَلِيَّاتُ الْكَائِنُ وَ لَا عَقْلٌ وَّ لَا نَفْسٌ وَلَا بَسَائِطُ وَلَا مُرَكَّبَاتٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا سَمٰوٰتٌ۔

اَلْعَالِمُ فِي الْعَمَآءِ بِجَمِيْعِ الْمَعْلُوْمَاتِ۔ اَلْقَادِرُ الَّذِيْ لَا يَعْجِزُ عَنِ الْجَائِزَاتِ۔ اَلْمُرِيْدُ الَّذِيْ لَا يُقَوِّمُ قَصْرٌ فَتُعْجِزُهُ الْمُعْجِزَاتُ۔ اَلْمُتَكَلِّمُ وَ لَا حُرُوْفٌ وَلَا اَصْوَاتٌ۔ اَلسَّمِيْعُ الَّذِيْ يَسْمَعُ كَلَامَهٗ وَ لَا كَلَامٌ مَّسْمُوْعٌ اِلَّا بِالْحُرُوْفِ وَالْاَصْوَاتِ وَالْاٰلَاتِ

وَالنَّغْمَاتِ۔ اَلْبَصِيْرُ الَّذِیْ رَای ذَاتَهٗ وَلَا مَرْئِيَّاتٌ مَطْبُوْعَةُ الذَّوَاتِ۔ اَلْحَیُّ الَّذِیْ
وَجَبَتْ لَهٗ صِفَاتُ الدَّوَامِ الْاَحَدِیِّ وَالْمَقَامِ الصَّمَدِیِّ فَتَعَالٰی بِهٰذِهِ السِّمَاتِ الَّذِیْ
جَعَلَ الْاِنْسَانَ الْكَامِلَ اَشْرَفَ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ اَتَمَّ الْكَلِمَاتِ الْمُحْدَثَاتِ وَالصَّلٰوةُ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَرِیَّاتِ وَ سَیِّدِ الْجِسْمَانِیَّاتِ وَ الرُّوْحَانِیَّاتِ وَ صَاحِبِ
الْوَسِیْلَةِ فِی الْجَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِیَّاتِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ فِی الْیَوْمِ الْعَظِیْمِ الْبَلِیَّاتِ
الْاَلِیْمِ الرَّزِیَّاتِ۔ (۴۴۴) الفتوحات المکیہ ج ۳

اَمَّا بَعْدُ

فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كَلَامِهِ الْمَجِیْدِ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱۲۸) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (۱۲۹ توبة - ۹) وَقَالَ : اَلنَّبِیُّ
اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی
بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ
ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا (٦ الاحزاب) وَ قَالَ تَعَالٰی مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا
مُعْرِضُوْنَ (۳ الاحقاف ۴٦) فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (٥٦ الاحزاب ۳۳) وَ قَالَ تَعَالٰی : وَاِذْ بَوَّاْنَا
لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۲٦)
وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (۲۷)
لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ
الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ (۲۸ الحج ۲۲)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

فَيَآ اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْمُطِيْعُوْنَ التَّابِعُوْنَ الْعَامِلُوْنَ بِاَوَامِرِ اللّٰهِ وَ اَوَامِرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ

۱۔ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ نِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا وَ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْئٍ خَرَّجَهُ الْاِمَامُ الْبُخَارِيُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صفحہ ۶۱۰ اشعّة اللمعات المجلّد الاوّل۔

۲۔ وَ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ فِيْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ خَرَّجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهِمَا ۶۱۲ اَشعّة اللّمعات ج ۱ باب الْاُضْحِيَّة كتاب الصّلوة۔

۳۔ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَا كُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَىْ تَسَعَكُمْ جَآءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَ اْتَجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَرَّجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ كتاب الضَّحَايَا ۳۸۹۔

۴۔ وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ اَرَاَیْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَةً (۱) اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِهَا قَالَ لَا وَ لٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَ اَظْفَارِكَ وَ تَقُصُّ شَارِبَكَ وَ تَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ اُضْحِیَتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ خَرَّجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ صفحہ ۳۸۵

جمعہا اضاحی بتشدید الیاء وتخفیفہا ۱۲

---

(۱) قَوْلُهُ مَنِیْحَةً - مَنِیْحَة بمعنیٰ سُتُوْرٌ و ستور بضمتین است و استعمال این لفظ بر گاو و اشتر و اسپ آید۔ وَ مَنِیْحَةٌ كَسَفِیْنَةٌ سُتُوْرٌ که پشم و شیر و بچہ اش انعام کنند۔ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ وَ لِلْعَرَبِ اَرْبَعَةُ اَسْمَاءٍ تَضَعُهَا مَوَاضِعَ الْعَارِیَةِ مَنِیْحَةٌ وَ عَرِیَّةٌ وَ اِفْقَارٌ وَ اِخْبَالٌ اِسْتِمْنَاح عطا طلب کردن - کذا فی منتہی الارب و صراح بَابِ الْحَاءِ فَصْلِ الْمِیْمِ ۱۲۔

وَ عَرِیَّةٌ کغنیّة خرما بُنْ بے بار و خُرمابُن کہ بارِ آن خورده باشند و درخت کہ میوهٔ آن را بمحتاجی دہند عَرَایَا جَمْعٌ وَ فِی الْحَدِیْثِ اِنَّهُ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا بَعْدَ نَهْیِهٖ عَنِ الْمُزَابَنَةِ و آنچہ جدا دارند از مُسَاوَمَتْ وقتِ فروختنِ خرما بُنْ و مکیل و بَادِ سَرْدُ وَ یُقَالُ اِنَّ عَشِیَّتَنَا هٰذِهِ الْعَرِیَّةُ وَ اِفْقَارُ دَرْوِیْش سَاخْتَنْ و عاریت دادن و مباح کردنِ پُشتِ سُتُوْرْ را جِهَتِ برنشستن و بار کشی۔ فُقْرٰی كَصُغْرٰی اسم است ازان - و اِخْبَال اَخْبَلَهٗ بعاریت داد شتر ماده را بحَسَبِ طَلَبِ وَیْ یا بعاریت داد شیر آن تا بخورد و مُنْتَفِعْ شود بہ پشم وی یا اسپ بعاریت داد تا جہاد کند بہ سواری آن و نیز اخبال شتران را دو بخش کردن کہ نصف آن ہر سال بچہ آرند چنانچہ زمین را دو قسم سازند برای زراعت کہ نصف یک سال مزروع گردد و نصف بسالِ دیگر ۔ منتہی الارب۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ رَسُوْلِہٖ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

۵۔ وَ قَالَ حَنَشٌ رَاَیْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ فَقُلْتُ لَہٗ مَا ھٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیَ عَنْہُ فَاَنَا اُضَحِّیْ عَنْہُ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ۳۸۵۔

٦۔ وَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا وَ اَرْضَاھَا عَنَّا) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَّ یَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَّ یَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ فَضَحّٰی بِہٖ (اَیْ اَرَادَ التَّضْحِیَۃَ) فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّی (اَیْ ھَاتِی) الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْہَا (یعنی تیز کن کارد را بسنگ) بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ فَاَخَذَھَا وَ اَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَہٗ فَذَبَحَہٗ وَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ صفحہ ۳۸٦



اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

۷۔ وَ عَنْ اَنَسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ (ف) سَبْعَ بَدَنَاتٍ (۱) بِیَدِہٖ قِیَامًا (حَالٌ مِّنَ الْمَفْعُوْلِ) وَ ضَحّٰی بِالْمَدِیْنَۃِ بِکَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ۳۸٦

---

(۱) قولہٗ بَدَنَاتٍ - بَدَنَۃٌ شتر و گاوِ قربانی کہ بمکّہ فرستند مُذکّر و مُؤنّث درآن یکسان است بُدُنٌ جمع ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

۸۔ وَ عَنْهُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ یَذْبَحُ وَیُکَبِّرُ وَیُسَمِّیْ وَیَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰی صَفْحَتِہِمَا (اَیْ جَانِبِ وَجْہِہِمَا) خَرَّجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ صفحہ ۳۸۶

۹۔ وَ قَالَ سَیِّدُنَا جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا (اَیْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ) قَالَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا (اَیْ مَائِلًا عَنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ اِلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ) وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ (اَیْ هٰذِهِ الْاُضْحِیَّةُ وَاصِلَةٌ اِلَیَّ مِنْکَ) وَ لَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔ خَرَّجَ اَبُوْدَاوٗدَ ۳۸۶۔

۱۰۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ (صعب) عَلَیْکُمْ (اَیِ الْمُسِنَّةُ وَ لَمْ تَجِدُوْهَا) فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّانِ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِهٖ صفحہ ۳۸۶

۱۱۔ وَ رَوَی الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَهٗ مُجَاشِعٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ (یعنی عزیز شد و گران قیمت شد) فَاَمَرَ مُنَادِیًا فَنَادٰی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ یُوَفّٰی مِمَّا یُوَفّٰی مِنْهُ الثَّنِیُّ خَرَّجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ سُنَنِهٖ ۳۸۷۔

# وَصْلٌ

جزعٌ محرکۃ: آنچہ پیش از ثَنِی باشد یعنی گوسپند و گاؤ بسال دوم درآمدہ باشدہ و اسپ بسال سوم۔ جَذَعان و جذاع جمع۔ و ثَنِی آنچہ دندان پیش افگندہ باشد ثَنِیٌّ فَعِیلٌ وَیَکُوْن ذٰلِکَ فِی الظِّلْفِ وَالْحَافِرِ فِی السَّنَۃِ الثَّالِثَۃِ وَفِی الْخُفِّ فِی السَّنَۃِ السَّادِسَۃِ ثُنْیَانِ و ثُنیا جَمعٌ ثَنِیَّۃٌ مؤنثٌ ثَنِیَّاتٌ جَمعٌ۔ ثَنِیَّۃٌ - دو دندان پیش ثَنَایَا جمع - صراح و منتہی الارب

ثَنِیٌّ بفتح اول و کسرِ نون و تشدیدِ تحتانی بمعنیٰ گاو و گوسپند و اسپ کہ در سال سوم باشد و اشتر شش سالہ از شروح نصاب۔ و در منتخب و کنز- گوسپند کہ پا در سال سوم نہادہ باشد و شتر پنج سالہ کہ پا در ششم نہادہ باشد- غیاث اللغات باب ثای مثلثہ صفحہ ۱۸۴۔

قَالَ الشَّیْخُ اَبُوالْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْقَدُوْرِیُّ الْبَغْدَادِیُّ الْمُتَوَفّٰی سَنَۃَ ۴۲۸۔ فِی کِتَابِ الْاُضْحِیَّۃِ (یَجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّہِ الثَّنِیُّ فَصَاعِدًا اِلَّا الضَّاْنُ فَاِنَّ الْجَذَعَ مِنْہُ یُجْزِیْ) قَالَ صَاحِبُ الْجَوْھَرَۃِ النَّیِّرَۃِ الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرِ عَلِیُّ نِالْمَعْرُوْفُ بِالْحَدَّادِیِّ الْعَبَادِیُّ الْمُتَوَفّٰی سَنَۃَ ۸۰۰ فِیْ شَرْحِ قَوْلِہٖ "فَاِنَّ الْجَذَعَ مِنْہُ یُجْزِیْ" یَعْنِیْ اِذَا کَانَ عَظِیْمًا بِحَیْثُ اِذَا خَلَطَ بِالثَّنَایَا یَشْتَبِہُ عَلَی النَّاظِرِ مِنْ بَعِیْدٍ فَالْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ مَا تَمَّ لَہٗ سِتَّۃُ اَشْھُرٍ وَقِیْلَ سَبْعَۃٌ وَقَالَ فِی "الثَّنِیِّ" وَالثَّنِیُّ مِنْھَا وَمِنَ الْمَعْزِ مَا لَہٗ سَنَۃٌ وَطَعَنَ فِی الثَّانِیَۃِ وَمِنَ الْبَقَرِ مَا لَہٗ سَنَتَانِ وَطَعَنَ فِی الثَّالِثَۃِ وَمِنَ الْاِبِلِ مَالَہٗ خَمْسُ سِنِیْنَ وَطَعَنَ فِی السَّادِسَۃِ وَیَدْخُلُ فِی الْبَقَرِ الْجَوَامِیْسُ لِاَنَّھَا مِنْ جِنْسِھَا وَالذَّکَرُ مِنَ الضَّاْنِ اَفْضَلُ مِنَ الْاُنْثٰی اِذَا اسْتَوَیَا وَالْاُنْثٰی مِنَ الْبَقَرِ اَفْضَلُ مِنَ الذَّکَرِ اِذَا اسْتَوَیَا۔ اَلْجَوْھَرَۃُ النَّیِّرَۃُ صفحہ ۲۴۵ جلد ۲

وَقَالَ الْغُنَیْمِیُّ الْمَیْدَانِیُّ السَّیِّدُ عَبْدُ الْغَنِیِّ تِلْمِیْذُ ابْنِ الْعَابِدِیْنَ صَاحِبِ

رَدّالْمختار فِی "الثَّنِیّ" وَ هُوَ ابْنُ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَ حَوْلَیْنِ مِنَ الْبَقَرِ وَالْجَامُوْسِ وَ حَوْلٍ مِّنَ الضَّاْنِ وَالْمَعْزِ۔ اَلْمَیْدَانِیّ عَلَی الْجَوْهَرَةِ النَّیِّرَةِ صفحہ ۲۳۵ ج ۲۔

وقَالَ الْعَیْنِیّ : وَاَمَّا الْمَعْزُ لَایَجُوْزُ اِلَّا مَا تَمَّتْ لَهٗ سَنَةٌ وَّ طَعَنَتْ فِی الثَّانِیَةِ وَ اَمَّا الْبَقَرُ لَایَجُوْزُ اِلَّا مَا تَمَّتْ لَهٗ سَنَتَانِ وَ طَعَنَتْ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ سَوَاءٌ كَانَتْ عَظِیْمَةَ الْجُثَّةِ اَوْلَا وَ الْاِبِلُ فَلَا یَجُوْزُ فِی الْاُضْحِیَّةِ اِلَّا مَا قَدْ تَمَّتْ لَهٗ خَمْسُ سِنِیْنَ وَ طَعَنَتْ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ ذَكَرَهُ الْخِصَافُ عَنْ اَصْحَابِنَا فِی ضَحَایَاهُ۔ واحدہ ضحیۃ ۱۲

قال الشاعر ۔

اَلثَّنَایَا ابْنُ حَوْلٍ وَّ ضِعْفٍ

وَ ابْنُ خَمْسٍ مِّنَ ذَوِی ظِلْفٍ وَّ حِقٍّ

صفحہ ۱۸۶ عَیْنِی شَرْح هِدَایَة

اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

۱۲۔ وَ عَنِ الْبَرَاءِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَ نَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَ مَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَ عَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَ اَطْعَمْتُ اَهْلِیْ وَ جِیْرَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا (بزغالۂ مادہ) جَذَعَةً وَ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِی عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَ لَنْ تَجْزِی عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ خَرَّجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ صفحہ ۳۸۷

۱۳۔ وَ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحّٰی خَالٌ لِیْ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْبُرْدَةَ قَبْلَ

الصَّلوٰةِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عِنْدِیْ دَاجِنًا (۱) جَذَعَۃً مِّنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اِذْبَحْھَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَیْرِکَ خَرَّجَہٗ ابوداؤد ۳۸۷۔

کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰیکُمْ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ (۳۷ الحج ۲۲)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ نَبِیِّہٖ وَ رَسُوْلِہٖ وَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

۱۴۔ وَ قَالَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ خَصْلَتَانِ سَمِعْتُھُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ خَرَّجَہٗ ابوداؤد فِی سُنَنِہٖ صفحہ ۳۸۹

۱۵۔ وَ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ فَیْرُوْز قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا یَجُوْزُ فِی الْاَضَاحِیِّ فَقَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَصَابِعِیْ اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِہٖ وَ اَنَامِلِیْ اَقْصَرُ مِنْ اَنَامِلِہٖ فَقَالَ (اَیْ اَشَارَ) اَرْبَعٌ لَا تَجُوْزُ فِی الْاَضَاحِیِّ اَلْعَوْرَآءُ بَیِّنٌ عَوَرُھَا۔ وَالْمَرِیْضَۃُ بَیِّنٌ مَرَضُھَا وَالْعَرْجَاءُ بَیِّنٌ ظَلْعُھَا وَالْکَبِیْرَۃُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَکُوْنَ فِی السِّنِّ نَقْصٌ فَقَالَ مَا کَرِھْتَ فَدَعْہُ وَلَا تُحَرِّمْہُ عَلٰی اَحَدٍ۔ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ صفحہ ۳۸۷

---

(۱) قَوْلُہٗ دَاجِنًا ۔ یُقَالُ شَاۃٌ دَاجِنٌ وَ رَاجِنٌ بِالرَّاءِ اَیْضًا اِذَا اُلِفَتْ وَ اسْتَاْنَسَتْ بِمَکَانٍ وَ کَذٰلِکَ غَیْرُ الشَّاۃِ وَ بِالْھَاءِ اَیْضًا مُدَاجَنَۃٌ مُدَاہَنَۃٌ اَبُوْ دِجَانَۃ کُنْیَتِ مردی از صحابۂ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) ۱۲ صراح۔

١٦۔ قَالَ يَزِيْدُ ذُوْ مِصْرٍ اَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِنِ السَّلَمِيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَاالْوَلِيْدِ اِنِّىْ خَرَجْتُ اَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِىْ غَيْرَ ثَرْمَاءَ (التى سقطت اسنانها) فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُوْلُ فَقَالَ اَفَلَا جِئْتَنِىْ بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَجُوْزُ عَنْكَ وَ لَاتَجُوْزُ عَنِّىْ قَالَ نَعَمْ اِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا اَشُكُّ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْفِرَةِ وَالْمُسْتَاصِلَةِ وَالْبَخْقَاءِ (اَىِ الْعَوْرَاءِ) وَالْمُشَيَّعَةِ (اَىِ الْهَازِلَةِ) وَالْكَسْرَاءِ (اَىْ مَكْسُوْرَةِ الرِّجْلِ) فَالْمُصْفِرَةُ الَّتِىْ تَسْتَاصِلُ اُذُنُهَا حَتّٰى يَبْدُوَ صِمَاخُهَا وَالْمُسْتَاصِلَةِ الَّتِىْ يَسْتَاصِلُ قَرْنُهَا مِنْ اَصْلِهٖ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِىْ تَبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيِّعَةُ الَّتِىْ لَاتَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا (از لاغرى) (س ك ن ض) وَ ضُعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيْرَةُ (اَىِ الْمَكْسُوْرَةُ الرِّجْلُ (٣٨٨-٣٨٧ ابوداؤد)

١٧۔ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ نُعْمَانَ وَ كَانَ رَجُلَ صِدْقٍ (اَىْ صَادِقٌ) عَنْ عَلِيٍّ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ (اَىْ نَنْظُرَ وَ نَتَاَمَّلَ) الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا نُضَحِّىَ بِعَوْرَاءَ وَلَامُقَابَلَةٍ (١) وَ لَامُدَابَرَةٍ (٢) وَلَا خَرْقَاءَ (اَىِ الَّتِىْ فِىْ اُذُنِهَا ثَقْبٌ مُسْتَدِيْرٌ) وَلَاشَرْقَاءَ (اَىْ مَشْقُوْقَةَ الْاُذُنِ) قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِاَبِىْ اِسْحَاقَ اَذَكَرَ عَضْبَاءَ

---

(١) قَوْلُهٗ اَلْمُقَابَلَةَ - هِىَ الَّتِىْ قُطِعَ مُقَدَّمُ اُذُنِهَا يعنى گوسپند پاره گوش بريده از پيش او ١٢۔ (٢) قَوْلُهٗ اَلْمُدَابَرَةَ - هِىَ الَّتِىْ قُطِعَ مِنْ دُبُرِهَا اَىْ مِنْ مُؤَخَّرِ الْاُذُنِ هُوَ شِقٌّ فِى الْاُذُنِ ثُمَّ يُفْتَلُ (ض) ذٰلِكَ (اى تافته ميشود) (فس ن) فَاِنْ اَقْبَلَ بِهٖ فَهُوَ اِقْبَالَةٌ وَ اِنْ اَدْبَرَ بِهٖ فَهُوَ اِدْبَارَةٌ وَالْجِلْدَةُ الْمُعَلَّقَةُ مِنَ الْاُذُنِ هِىَ اِقْبَالَةٌ وَ اِدْبَارَةٌ كَاَنَّهَا ذُوْ نُمْلَةٍ وَالشَّاةُ مُدَابَرَةٌ وَ مُقَابَلَةٌ وَ نَاقَةٌ ذَاتُ اِقْبَالَةٍ وَّ اِدْبَارَةٍ دَابَرْتُ الشَّاةَ وَ قَابَلْتُهَا صَاحِبِ اِدباره و صاحب اقبالہ گردانيدم آنرا۔ ١٢ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ وَ نَصَرَهٗ۔

(اَیْ مَکْسُوْرَةَ الْقَرْنِ) قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَةُ قَالَ يُقْطَعُ طَرَفُ الْاُذُنِ (اَیْ مِنْ مُقَدَّمِهَا) فَقُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ يُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْاُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْاُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ (گوسپند کہ در گوش وی شگاف کردہ باشد) قَالَ تُخْرَقُ اُذُنُهَا لِلسِّمَةِ (اَیِ الْعَلَامَةِ) (صفحہ ٣٨٨ خَرَّجَهُ ابو داؤد فِیْ سُنَنِهٖ) ـ

١٨ـ وَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى (جَمْعٌ وَ مُفْرَدُهٗ اَضْحَاةٌ كَاَرْطٰى مُفْرَدُهٗ اَرْطَاةٌ وَ بِهَا سُمِّیَ يَوْمُ الْاَضْحٰى) فِی الْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهٖ وَ اُتِیَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّیْ وَ عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ - خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ فِیْ سُنَنِهٖ ٣٨٨

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَسَلَّمَ ـ

## هٰذا

وَاعْلَمُوْا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ الْمُحِبُّوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلَيْكُمْ مِّنْ فَجْرِ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ تَكْبِيْرَةً خَلْفَ كُلِّ مَكْتُوْبَةٍ اِذَا اقْتَدَيْتُمْ بِمَنْ يَّجِبُ عَلَيْهِ وَ قَدْ اَوْجَبَ عَلٰى كُلِّ مَنْ مَّلَكَ نِصَابًا وَلَوْ غَيْرَ نَامٍ اَنْ يُّضَحِّیَ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ عَنْ اَوْلَادِهِ الصِّغَارِ ضَاْنًا اَوْ شَاةً اَوْ سُبُعَ بَدَنَةٍ اَوْ بَقَرَةٍ اَوْ جَامُوْسٍ سَلِيْمَةً سَمِيْنَةً غَيْرَ مَعْيُوْبَةٍ اَیْ لَا تَكُوْنُ عُمْيَاءَ وَ لَا عَوْرَاءَ وَلَا عَرْجَاءَ وَ لَا ثَرْمَاءَ وَلَا عَضْبَاءَ وَ لَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا الْمُصْفَرَةَ وَلَا الْمُسْتَاْصِلَةَ وَلَا الْبَخْقَاءَ وَلَا الْكَسْرَاءَ وَلَا الْمُشَيَّعَةَ وَلَا الْعَجْفَاءَ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ وَ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاُمَّتِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن بِحَقِّ الْاَمِيْنِ ـ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## مُلاحظہ:

چونکہ مَمَالِکِ عجم کے خُطَبَاء فُصَحَاء خُطباتِ مُصْطَلحَہ پڑھنے سے پہلے تقاریر بھی کرتے ہیں۔ اور آیاتِ بَیِّنَہ و احادیث شریفہ پڑھتے ہیں۔ حاضرین کو سمجھاتے ہیں، مسائل بیان کرتے ہیں۔ اس لئے اس فقیر الیٰ حَبِیْبِ رَبِّہِ الْمُنِیْر نے خُطَبَاء، بُلَغاء و عُلَمَاءِ اَعْلَام کے لئے خطبات عیدین ایسے طویل واضح لکھ دیئے ہیں جو آیاتِ بَیِّنَہ، احادیثِ شَافِیَہ کَافِیَہ نیز رسیدہ و رسانندہ علماءِ اَعْلَام کے مُلْہَمَہ کلِماتِ بیّنہ پر مشتمل ہیں۔ پس خطباءِ کرام سے فقیر کی خواہش و گزارش یہ ہے کہ وہ ان خطبات عَالِیَہ سَنِیَہ کو دل سے یاد کرلیں پھر ان مزبورہ مذکورہ خطبات مبارکہ کے بعض حصص و مسائل کو خطبات مصطلحہ سے پہلے تقاریر میں قوم کے سامنے قومی زبانوں میں بیان کردیا کریں اور بقدر سنت اپنے خطبات مصطلحہ میں پڑھ لیا کریں۔

اَیَّدَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ بِحَبِیْبِہِ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

# اَلْخُطْبَۃُ الثَّانِیَۃُ لِعِیْدِ الْفِطْرِ وَلِعِیْدِ النَّحْرِ

## خطبہ ثانیہ برائے عیدِ الفطر و عیدِ الاضحٰی

(وَ یُسْتَحَبُّ اَنْ یَفْتَتِحَ الْخُطْبَۃَ الْاُوْلٰی بِتِسْعِ تَکْبِیْرَاتٍ وَ فِی الثَّانِیَۃِ سَبْعٍ وَ فِی النتف التَّوَارُثُ فِی الْخُطْبَۃِ اِفْتِتَاحُہَا بِالتَّکْبِیْرِ وَ یُکَبِّرُ مِنْ حِیْنِ اَنْ یَنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَۃَ عَشَرَ وَاِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَایَجْلِسُ عِنْدَنَا۔ عَیْنِیْ شَرح ہِدَایَۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۳۲

## (اللہ اکبر سات بار)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ط وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ط وَ مَنْ یُّضْلِلْهُ
فَلَا هَادِیَ لَهٗ ط وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ط وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ
مَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ط بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ ط صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ اَبَدًا ط لَا سِیَّمَا عَلٰی اَوَّلِهِمْ
بِالتَّصْدِیْقِ ط وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِیْقِ ط اَلْمَوْلَی الْاِمَامِ الصِّدِّیْقِ ط اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامِ
الْمُشَاهِدِیْنَ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ ط وَ عَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَیِّنِ الْمِنْبَرِ وَ الْمِحْرَابِ ط اَلْمُوَافِقِ رَاْیُهٗ
بِالْوَحْیِ وَالْکِتَابِ ط سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ غَیْظِ الْمُنَافِقِیْنَ اِمَامِ
الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ عَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ کَامِلِ الْحَیَآءِ وَالْاِیْمَانِ ط مُجَهِّزِ جَیْشِ
الْعُسْرَةِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ ط سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامِ
الْمُتَصَدِّقِیْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ
عَلٰی اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ط اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَ الْمَغَارِبِ ط حَلَّالِ الْمُشْکِلَاتِ وَ
النَّوَآئِبِ دَفَّاعِ الْمُعْضِلَاتِ وَ الْمَصَآئِبِ اَخِ الرَّسُوْلِ وَ زَوْجِ الْبَتُوْلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا
الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامِ الْوَاصِلِیْنَ اِلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِی
الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ط کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمَ ط وَ عَلٰی ابْنَیْهِ
الْکَرِیْمَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّهِیْدَیْنِ الْقَمَرَیْنِ الْمُنِیْرَیْنِ النَّیِّرَیْنِ الزَّاهِرَیْنِ الْبَاهِرَیْنِ
الطَّیِّبَیْنِ الطَّاهِرَیْنِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا ط وَ عَلٰی اُمِّهِمَا سَیِّدَةِ النِّسَآءِ الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ فِلْذَةِ کَبِدِ خَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ سَلَامُهٗ عَلٰی اَبِیْهَا الْکَرِیْمِ وَ عَلَیْهَا وَ عَلٰی بَعْلِهَا وَ ابْنَیْهَا ط وَ
عَلٰی عَمَّیْهِ الشَّرِیْفَیْنِ الْمُطَهَّرِیْنَ مِنَ الْاَدْنَاسِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَ اَبِی

الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَ عَلٰی سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَ الْمُہَاجِرَۃِ وَ عَلَیْنَا مَعَہُمْ یَا اَھْلَ التَّقْوٰی وَ اَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط اَللّٰہُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ط رَبَّنَا یَا مَوْلٰنَا وَاجْعَلْنَا مِنْہُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ط رَبَّنَا یَا مَوْلٰنَا وَلَاتَجْعَلْنَا مِنْہُمْ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط عِبَادَ اللّٰہِ ط رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (۹۰) النحل ۱۶ ط وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَوْلٰی وَاَجَلُّ ط وَ اَعَزُّ وَاَتَمُّ وَاَھَمُّ و اعظم واَکْبَرُ ط (اللہ اکبر ۱۴ بار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## (مَسَائِلِ خُطَبَاتِ عِیْدَیْنِ وَ جُمُعَہ)

خُطْبَاتِ عِیدین نماز کے بعد ہیں لہٰذا یہ سُنّت ہیں۔ واجب ہوتے تو نماز سے مُقدّم ہوتے۔ عید کا خطبہ اگر نماز سے پہلے پڑھا گیا تو اِسَاءَت کے ساتھ جائز ہے اور اِعادَہ ضروری نہیں۔ شیخ ابو الحسن محرّرِ مذہب نعمانی، ابو حنیفہ ثانی نے قدوری میں لکھا "وَ یَخْطُبُ قَائِماً عَلٰی طَھَارَۃٍ" کہ خطیب حالت وضو میں کھڑے ہوکر خطبہ پڑھے۔ اس کی توضیح و تشریح عَلّامہ امام ابوبکر بن علی یوں کرتے ہیں "بِذٰلِکَ وَرَدَ النَّقْلُ الْمُسْتَفِیْضُ وَالْخُطْبَۃُ لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ تَتَقَدَّمُ عَلَیْہَا وَلَوْ کَانَتْ شَرْطاً لَتَقَدَّمَتْ عَلٰی صَلٰوۃٍ کَالْجُمُعَۃِ وَ ھِیَ سُنَّۃٌ فَاِنْ تَرَکَہَا کَانَ مُسِیْئاً وَ اِنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ اَجْزَاءَہٗ مَعَ الْاِسَاءَۃِ وَلَاتُعَادُ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ (اَلْجَوْھَرَۃُ النَّیِّرَۃِ ج ۱

۔ صفحہ ۱۲۱) اور صَاحِب اللُّبَابُ فرماتے ہیں "وَهِيَ (الخطبة) سُنَّةٌ فَلَوْ تَرَكَهَا اَوْ قَدَّمَهَا جَازَتْ مَعَ الْإِسَاءَةِ۔ (ج ۱ صفحہ ۱۲۱ الجوهرة النيرة)

عید کے خطبے تکبیر سے شروع ہوتے ہیں اس طور پر کہ عِیْدَیْنْ کے پہلے خطبے کے آغاز سے پہلے، خطیب منبر پر کھڑے کھڑے ۹ بار اور دوسرے خطبے کے آغاز سے پہلے ۷ بار "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے۔ پھر دوسرے خطبے کے اختتام پر حالت قیام میں ہی ۱۴ بار "اللہ اکبر" کہے۔ دو خطبوں میں فصل کرے اس طور پر کہ خطیب پہلے خطبے کے بعد منبر پر بیٹھ جائے۔ بیٹھنے میں تین آیات پڑھنے کا وقفہ ہو۔ قدوری کا ارشاد ہے "يَخْطُبُ الْإِمَامُ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِقَعْدَةٍ" (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۱۴ الجوهرة النيرة) دونوں خطبے مختصر ہوں۔ قرآنی سورتوں، طوالِ مُفَصَّل میں سے کسی طویل سورۃ سے خطبوں کے کلمات نہ بڑھیں اور طوالِ مفصل بقول اَصَحّ سورۃ الْحُجُرَاتِ سے شروع ہوجاتے ہیں اور بقول الذرماری "اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا" (۲۹) سے پس مناسب یہ ہے کہ دونوں خطبات کے کلمات ۵۶۸ کلمات سے نہ بڑھیں۔

خطیب خطبہ بلند آواز سے پڑھے لیکن دوسرے خطبے میں اس کی آواز بہ نسبت پہلے خطبے کی آواز سے پست ہو۔ خطیب خطبہ کھڑے ہو کر پڑھے اور باوضو رہے۔ قدوری کا ارشاد ہے "وَيَخْطُبُ قَائِماً عَلٰى طَهَارَةٍ" امام ابوبکر علی حدادی عبادی اس کی دلیل یوں بیان کرتے ہیں کہ "لِاَنَّ الْقِيَامَ فِيْهَا مُتَوَارِثٌ" کہ خطبے میں قیام متوارث رہا ہے۔

خطیب خطبے میں حمد و ثناء پڑھے۔ سَرْوَرِ دُو سَرَا عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ پر درود و سلام کہے۔ قرآن پاک کی کم سے کم چھوٹی تین آیتوں کی یا ایک بڑی آیت کی قرآءت کرے۔ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ جامع و شائستہ بلیغ و فصیح و خوبصورت کلمات مسنونہ سے بزرگوں کا تذکرہ کرے (جیسا کہ ہمیشہ سے پاکیزہ دستور و آراستہ طریقہ رائج رہا

ہے۔ خطباء کرام اپنے خطبوں میں خلفاء راشدین اور اہل بیت کا ذکر و چرچا کرتے اور ان کی یاد مناتے چلے آرہے ہیں) احکام سکھائے۔ مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے۔

وَ لِلّٰهِ دَرُّ النَّاظِمِ الْفَاهِمِ

فِی خُطْبَةٍ اَرْكَانُهَا قَدْ تُعْلَمُ
خَمْسٌ تُعَدُّ يَا اَخِىْ وَ تُفْهَمُ
حَمْدُ الْاِلٰهِ وَالصَّلٰوةُ الثَّانِىْ
عَلٰى نَبِىٍّ جَآءَ بِالْقُرْآنِ
وَصِيَّةٌ ثُمَّ الدُّعَاءُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَ آيَةٌ مِّنَ الْكِتَابِ الْمُسْتَبِيْنِ

قدوری کا ارشاد ہے "يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِقَعْدَةٍ" اِمَام اَبُوبَكْرِ بْنُ علی اس کی تشریح یوں کرتے ہیں "وَ مِقْدَارُهُمَا سُوْرَةٌ مِّنْ طِوَالِ الْمُفَصَّلِ وَ مِقْدَارُ مَا يُقْرَأُ فِيْهَا مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُ آيَاتٍ قِصَارٍ اَوْ آيَةٌ طَوِيْلَةٌ وَ قِرَآءَةُ الْقُرْآنِ فِی الْخُطْبَةِ سُنَّةٌ عِنْدَنَا وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاجِبَةٌ قَالَ الخجندی اَلسُّنَّةُ فِی الْخُطْبَةِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ وَ يُثْنِیْ عَلَيْهِ وَ يُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَعِظَ النَّاسَ وَ يَقْرَاءَ الْقُرْآنَ وَ يَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ يَكُوْنُ الْجَهْرُ فِی الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ دُوْنَ الْاُوْلٰى (صفحہ ۱۱۴ ج ۱ الجوهرة النيرة)

عید الفطر کے خطبہ میں خطیب احادیث کریمہ کی روشنی میں صدقہ فطر کا وجوب بیان کرے۔ اس کے احکام سکھائے اس طور پر کہ یہ صدقہ کس پر واجب ہے۔ کس کو دیا جاتا ہے؟ کب واجب ہوتا ہے؟ کتنا واجب ہوتا ہے؟ کس چیز سے دیا جاتا

ہے ؟ اور یہ کہ اگر قیمت کی صورت میں ادا کرنا چاہے تو کتنی قیمت ہونی چاہیے۔
امام ابوبکر بن علی حدادی فرماتے ہیں "وَهِيَ خَمْسَةٌ عَلٰى مَنْ تَجِبُ وَلِمَنْ تَجِبُ وَ مَتٰى تَجِبُ وَ كَمْ تَجِبُ وَ مِمَّا تَجِبُ۔ (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۲۱ اَلْجَوْهَرَةُ النَّيِّرَة)
اور عید الاضحی کے خطبوں میں خطیب لوگوں کو قربانی کے احکام اور تکبیراتِ تشریق سکھائے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں "وَيَخْطُبُ بَعْدَهَا خُطْبَتَيْنِ يُعَلِّمُ النَّاسَ فِيْهِمَا الْاُضْحِيَّةَ وَ تَكْبِيْرَ التَّشْرِيْقِ" (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۲۱ الجوھرۃ النیرۃ)

## مَسَائِلِ خُطْبَاتِ جُمُعَہ

جمعہ کا خطبہ واجب ہے اس لئے نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔ یہ خطبے بالجہر تحمید سے ہی شروع ہوجاتے ہیں۔ کیوں کہ حمد الٰہی سے پہلے تنہا اعوذ آہستہ پڑھا جاتا ہے۔
خطبہ جمعہ کے فرائض (۱) دو ہیں۔
۱۔ خطبہ زوال آفتاب کے بعد شروع ہو۔
۲۔ نماز سے پہلے ہو۔
اس خُطْبے کے سُنَن وہی ہیں جو خُطْبَاتِ عیدین کے ہیں۔ خَطِیب کا پاک ہونا۔ کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ خَطِیب کا بجانب قوم متوجہ ہونا۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے خَطِیب کا منبر پر بیٹھ جانا۔ شایانِ شان حمد و ثنا پڑھنا یعنی قرآن و حدیث کی زبان میں

---

(۱) فرائض جمع ہے فریضۃ کی۔ اس کے معنٰی ہیں فرمودہ خدا۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَفَرَہٗ۔

حمد و ثنا کا پڑھنا۔ شہادت کے دونوں کلمے پڑھنا۔ سَرْوَرِ دُوْ سَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ پر درود و سلام پڑھنا۔ وعظ و تذکرہ (۱) کرنا۔ قرآن کریم کے آیات کی قرآءۃ کرنا کم از کم تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا اور یا ایک بڑی آیت۔ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ جانا۔ دوسرے خطبے میں حَمْدُ و ثنا کا اِعَادَہ کرنا۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کرنا۔ دونوں خطبوں میں اختصار کرنا کہ ان کے کلمات طوال مفصل میں سے کسی بڑی سورت سے نہ بڑھیں۔ یہ سب سنن ہیں۔

شیخ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْبَغْدَادِی جمعہ کے شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "وَمِنْ شَرَائِطِهَا الْخُطْبَةُ قَبْلَ الصَّلٰوۃ" اور جمعہ کے شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ خطبہ نماز سے پہلے ہو۔ اِمَام حدادی عبادی ابوبکر بن علی صاحب جوہرہ نیرہ فرماتے ہیں "ثُمَّ لِلْخُطْبَةِ شَرْطَانِ اِحْدٰهُمَا اَنْ تَكُوْنَ بَعْدَ الزَّوَالِ وَالثَّانِی بِحَضْرَةِ الرِّجَالِ وَلَوْ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اَوْ قَبْلَ الزَّوَالِ لَاتَجُوْزُ الْجُمُعَةُ۔ (دیکھو ۱۱۴ ج ۱ الجوہرۃ النیرۃ)

۔ قدوری فرماتے ہیں "يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يُفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِقَعْدَةٍ" خطیب دو خطبے پڑھے دونوں کے درمیان بیٹھ جائے تاکہ دونوں میں فصل ہو۔ علامہ بَدْرُ الدِّیْن عینی فرماتے ہیں "اَلْخُطْبَةُ يَشْتَمِلُ عَلٰى فُرُوْضٍ وَّ سُنَنٍ اَمَّا الْفَرْضُ فَشَيْاٰنِ الْوَقْتُ وَ هُوَمَا بَعْدَ الزَّوَالِ وَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى لَوْ خَطَبَ قَبْلَ الزَّوَالِ اَوْ بَعْدَ الصَّلٰوةِ لَايَجُوْزُ۔

وَ اَمَّا السُّنَنُ فَخَمْسَةَ عَشَرَ اَلطَّهَارَةُ حَتّٰى كُرِهَ مِنَ الْجُنُبِ وَالْمُحْدِثِ وَ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَالشَّافِعِيُّ لَايَجُوْزُ مِنْهُمَا وَالْقِيَامُ وَاِسْتِقْبَالُ الْقَوْمِ بِوَجْهِهٖ وَالْقُعُوْدُ قَبْلَ

---

(۱) تَذْكِرَہ - آنچہ بدان حاجت بیاد آید۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

الْخُطْبَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ۔ وَالْبِدَايَةُ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ كَلِمَتَا الشَّهَادَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمَوْعِظَةُ وَالتَّذْكِرَةُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَ تَارِكُهَا مُسِيْئٌ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ (رض) لَا يَجُوْزُ وَ قَدْرُهَا ثَلٰثُ اٰيَاتٍ وَ الْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَ اِعَادَةُ التَّحْمِيْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَ زِيَادَةُ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فِى الثَّانِيَةِ وَ تَخْفِيْفُ الْخُطْبَتَيْنِ بِقَدْرِ سُوْرَةٍ مِّنْ طِوَالِ الْمُفَصَّلِ۔

وَ اَمَّا الْخَطِيْبُ فَمِنَ السُّنَّةِ فِيْهَا طَهَارَتُهٗ وَاسْتِقْبَالُهٗ بِوَجْهِهٖ اِلَى الْقَوْمِ وَ تَرْكُ السَّلَامِ مِنْ وَّقْتِ خُرُوْجِهٖ اِلٰى دُخُوْلِهٖ فِى الصَّلٰوةِ وَ تَرْكُ الْكَلَامِ (ج ۱ صفحہ ۹۹۵ عینی شرح ہدایة)۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَفَّقَ عَبْدَهٗ اَبَا الْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرَ اللّٰه خَانَ بْنَ خُوْشْ كِيَار خَان بن حَكِيْم خان بن شَادِیْ خان السُّنّی پدری الخروٹیّ السَّرْ رَوْضَوِیّ الْاَفْغَانِیّ۔ فَضَّ خِتَامَ "اَلتَّمْهِيْدُ الْمَهِيْدُ بِالتَّوِيْدِ الْمَجِيْدِ مَعَ زِيَادَةِ خُطَبَاتِ الْعِيْدَيْنِ وَ مَسَائِلِهَا عَلَيْهِ بِالْاِخْتِتَامِ وَ يَسَّرَهٗ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَيِّاٰتِهٖ مُتَقَلِّبَةً بِالْحَسَنَاتِ وَ اَنْفَعْ بِجَمِيْعِ مُصَنَّفَاتِهٖ وَ تَالِيْفَاتِهٖ وَالْمَرْجُوُّ مِمَّنْ يَّنْتَفِعُ بِهَا اَنْ لَّا يَنْسَانِىْ مِنْ اَدْعِيَتِهِ الْخَيْرِيَّةِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى هَادِى الْاُمَمِ وَ مُمِدِّ الْهِمَمِ مِنْ خَزَائِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ مَظْهَرِ اللّٰهِ الْاَتَمِّ بَلِ اسْمِهِ الْاَعْظَمِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَ اَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ لَاسِيَّمَا الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَ عَلٰى اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ لَقَدْ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ فَارْحَمْنِىْ وَ تَقَبَّلْ مِنِّىْ هٰذَا الْمَرْقُوْمَ قَبُوْلًا حَسَنًا وَ اَنْفَعْ بِهٖ عِبَادَكَ وَاجْعَلْهُ لِىْ وَسِيْلَةً يَوْمَ الْحِسَابِ وَ اعْصِمْنِىْ بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْعَذَابِ وَاجْعَلْهُ كَاسْمِهِ التَّوِيْدُ الْمَجِيْدُ۔ اٰمِيْن بِحَقِّ حَبِيْبِكَ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّہٗ وَ تَرْضَاہُ وَاجْعَلْ اُخْرَایَ خَیْراً مِّنْ اُوْلَایَ قَائِلاً وَّ مُعْتَقِداً وَّ مُتَمِّماً لِّکِتَابِیْ وَ مُخْتَتِماً اِیَّاہُ بِمَا قَالَہُ الْعَلَّامَۃُ الْجَامِیُّ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ فِیْ کُلِیَّاتِہٖ

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنَعْتِ کَمَالِہٖ
صَلِّ اِلٰھِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِہٖ

صُبْحِ ھُدٰی تَافْتْ اَزْ جَبِیْنِ مُحَمَّدْ — عَرْصَۂِ دُنْیَا گِرِفْتْ دِیْنِ مُحَمَّدْ
گَشْتْ بِفَحْوَایِ مَارَمَیْتَ ھُوَیْدَا — سِرِّ یَدُ اللّٰہِ زِ آسْتِیْنِ مُحَمَّدْ
اَزْ پَسْ وْ اَزْ پِیْشْ ھَرْ چِہ بُوْدْ وْ بَاشَدْ — دِیْدَہْ عِیَانْ چَشْمِ تِیْزْ بِیْنِ مُحَمَّدْ
طَوْقْ بَگَرْدَنْ سَرَانْ ھَرْ دُوْ جَہَانْ اَسْتْ — حَلْقَۂ گِیْسُوْیِ عَنْبَرِیْنِ مُحَمَّدْ
نَقْدِ ھَمَہ کَائِنَاتْ آمَدَہْ قَاصِرْ — اَزْ ثَمَنِ گَوْھَرِ ثَمِیْنِ مُحَمَّدْ
تَخْتْ نِشَانَانِ تَاجْ بَخْشْ کَشِیْدَہْ — بَاجِ گَدَایَانِ رَاہْ نَشِیْنِ مُحَمَّدْ
غَیْرِ جَہَانْ آفَرِیْنْ کَسْ نَشْنَاسَدْ — دَرْ دُوْ جَہَانْ حَدِّ آفَرِیْنِ مُحَمَّدْ

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنَعْتِ کَمَالِہٖ
صَلِّ اِلٰھِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَ آلِہٖ

پتہ : مولینا اَحْمَدْ رِضَا خان
کوٹھی :77 - B بلاک -8
گلشن اِقبال، کراچی۔
فون :4976783

Shaikh-ul-Hadeeth
Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan
The Chief Jurist
of
Supreme Court of Afghanistan

## یگانہ دوگانہ نمازِ اِستخارہ اور
## غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنَّا کے فرمودہ اَدعیہ خیریّہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اگر کوئی شخص دائمی غم و اندوہ میں مبتلاء ہو یا کسی سختی میں گھر جائے تو اس سے چھٹکارہ پانے کے لئے اس شخص کو چاہیئے کہ غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنَّا کا نامِ نامی یاد کرے۔ آپ کو پکارے اور فریاد کرے تو فریاد رسی ہوگی اور اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو قادری اِرشاد کے مطابق دوگانہ نمازِ اِستخارہ پڑھے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کا نام پاک لے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنَّا کو پکارے۔ حُسنِ نیّت ہو تو اس کی حاجت روا ہوگی۔ یہ دوگانہ ناقابل رَدّ ہے۔ قبولیّت میں یگانہ ہے۔

ولی کامل سیّدنا شیخ ابو الحسن علی خباز شیخ ابوالقاسم عمر بزاز سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سَیّدنا شیخ عَبدُالقادر محی الدّین رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ سے کسی دائمی غم و اندوہ میں فریاد رسی چاہے تو اس کا وہ غم دور کرلیا جائے گا اور جو شخص کسی مشکل میں میرے نام کے ساتھ مجھے پکارے تو وہ اس سے کھول دی جائے گی اور جو شخص میرے واسطے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حاجت روائی چاہے تو اس کی وہ حاجت روا کی جائے گی اور جو شخص دوگانہ نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ بار (۱۱) سورۂ اِخلاص پڑھے، رسول اللہ صَلّی اللہ علیہ وآلہ وَسَلّم پر درود پڑھے، سلام کہے اور آپ صَلّی اللہ علیہ وآلہ وَسلّم کا ذکر کرے پھر گیارہ (۱۱) قدم بجانب عراق چلے اور میرا نام یاد کرے، اپنی حاجت بیان کرے تو بے شک اس کی حاجت روا کی جائے گی۔ اِمامِ یافعی رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنَّا اس کو یوں روایت کرتے ہیں:

قَالَ اَبُوالحَسَنِ سَمِعتُ الشَّیخَ اَبَا القَاسِمِ عُمَرَ البَزَّازَ یَقُولُ سَمِعتُ سَیِّدِی الشَّیخَ مُحیَ الدِّینِ عَبدَ القَادِرِ رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ یَقُولُ مَنِ استَغَاثَ بِی فِی کُربَۃٍ کُشِفَت عَنہُ وَمَن نَادٰی بِاسمِی فِی شِدَّۃٍ فُرِّجَت عَنہُ وَمَن تَوَسَّلَ بِی اِلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ فِی حَاجَۃٍ قُضِیَت لَہٗ وَ

مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰی عَشْرَ مَرَّۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَ یَذْکُرُہٗ ثُمَّ یَخْطُوْ اِلٰی جِھَۃِ الْعِرَاقِ اِحْدٰی عَشْرَ خُطْوَۃً وَّ یَذْکُرُ اسْمِیْ وَ یَذْکُرُ حَاجَتَہٗ فَاِنَّھَا تُقْضٰی۔
(الْحِکَایَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ۔ خلاصۃ المفاخر)

جناب اِمام ہُمام و ہُمام احمد رِضا خانَ افغانِی ثمّ البریلوی قدّس سرّہ السّامی غوث پاک کی جناب میں غوث پاک رَضیَ اللہُ عَنہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کی حمد و منقبت بیان کرتے اور اس مذکور یگانہ نماز استخارہ کی تاثیریوں پیش کرتے ہیں۔

تُو ہَے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شَیدَا تیرا — تو ہے وہ غَیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
تجھ سے اور دَہْر کے اَقطاب سے نسبت کیسی — قطب خود کون ہے خادِم تیرا چیلا تیرا
کس گلستان کو نہیں فصل بَہاری سے نیاز — کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
رَاج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خُدّام — باج کس نَہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
بَحر و بَر شہر و قُرٰی سَہل و حَزن دَشت و چَمَن — کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دَعوٰی تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
جو وَلی قبل تھے یا بَعْد ہوئے یا ہوں گے — سب ادب رکھتے ہیں دِل میں میری آقا تیرا
حُسنِ نیّت ہو خطاءؔ پھر کبھی کرتا ہی نہیں — آزمایا ہَے یگانہ ہے دُوگانہ تیرا

## یگانہ دُوگانہ نمازِ اِستخارہ اور
## خاتمُ فصِّ الوِلایۃِ المُحمّدیّۃ رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَ اَرضَاہُ عَنّا کی اَدعیّہ خیریّہ

خاتمُ فصِّ الوِلایۃِ المحمّدیّۃ سیّدنا الشّیخ الاکبر رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَ اَرضَاہُ عَنّا نے اپنی مُقدّس تصنیف فتوحاتِ مکّیّہ کی جلد اوّل (۵۳۷ - ۵۳۸) میں نماز استخارہ پڑھنے کا مسنون طریقہ اور اس کے تاثیرات و فوائدِ کثیرہ مُفصَّل بیان فرمادیئے ہیں۔ مضمون کا خُلاصہ یوں ہے۔ فرمایا ! حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ علیہِ وسلّم اپنے صحابہ کو اِستخارہ ایسے اِہتمام کیساتھ سکھاتے

تھے جس طرح قرآنی سورت سکھاتے تھے اور اِستخارہ کے لئے دوگانہ نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

نمازِ اِستخارہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوگانہ نماز استخارہ کی نیّت کرکے نماز شروع کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ط مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (آیۃ ۶۸۔القصص - ۲۸) يا قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ سلام کے بعد وہ مسنون و ماثور دعا پڑھے جس کے لئے نماز استخارہ پڑھی جو بعد میں مکتوب و مسطور ہے۔ یہ خیال رہے کہ دُعاءِ مسنون میں کلمہ "اَنَّ" کے بعد "هٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ بہتر، بریع، جامع اور فصیح کلمات میں اپنی حاجت پیش کرے اور اس کے بعد اپنا وہ کام شروع کرے جس کے حصول کا وہ ارادہ رکھتا ہے۔ اس میں طالب خیر کے لئے اللہ کے نزدیک خیر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کے لئے اسباب پیدا کردے گا۔ یہاں تک کہ وہ کام پورا حاصل ہو رہے گا اور اس کا انجام بھی محمود رہے گا اور اگر اس کام کے حصول میں کوئی رکاوٹ و مانع پیش آیا، یا اس کے حصول کے پورے یا کچھ اسباب کا حصول مُتَعَسِّر یا مُتَعَذِّر ہوا تو مستخیر جان لے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کام کے حصول میں اگر خیر ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کے اسبابِ حصول کو پیدا کرتا، آسان اور مؤثر بنادیتا اور پیدا نہ کئے تو مستخیر یقین کرلے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس کام کا ترک اختیار کردیا ہے تو وہ اس کے ترک پر ہی راضی رہے۔ اس کے عدم حصول کو مولم و ناگوار نہ سمجھے کہ عن قریب اس کے ترک کا انجام اس کے حق میں بہتر و محمود رہے گا۔

جناب خَاتَمُ نَقْشِ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّة نے اَهْلُ اللّٰه کے لئے مذکورہ نمازِ اِستخارہ پڑھنے کے بعد ماثور دعاء مانگنے میں حاجت بیان کرنے میں مقدس الہامی کلمات کی تلقین فرمائی ہے۔ فرمایا اَهْلُ اللّٰه کو چاہیئے کہ چوبیس گھنٹوں میں ایک خاص وقت معیّن کرلے۔ اس میں روز مرہ نماز استخارہ پڑھا کریں۔ ذکر حاجت کے وقت اپنی حاجت مزبورہ الہامی کلمات میں بیان کیا کریں۔

فَاِنَّهٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ مَا يَتَحَرَّكُ بِحَرَكَةٍ وَلَا يَتَحَرَّكُ فِىْ حَقِّهٖ بِحَرَكَةٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهَا خَيْرٌ مُحَقَّقٌ فِعْلًا اَوْ تَرْكًا جَرَّبْتُ هٰذَا دَآئِمًا۔

میں نے آزمایا ہے مذکورہ صورت میں یہ دوگانہ پڑھنا یگانہ ہے۔

دعاء یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ غَیْرِیْ وَ جَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْہِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ اَھْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنِیْ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِہٖ مِنْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِہَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ وَ رَحْنِیْ بِہٖ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ غَیْرِیْ وَ جَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْہِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ اَھْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَ مَا مَلَکَتْ (ص) یَمِیْنِیْ مِنْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِہَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ (ص) عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ فقیر اِلٰی حَبِیْبِ رَبِّہِ الْقَدِیْرِ شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ہمیشہ سے شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن کے ستھرے پاکیزہ ارشاد پر یقین رکھتا ہے اور اس پر عامل رہا ہے جس کی تاثیر و اثر یہ رہا کہ فقیر تھا سرکار بنادیا تو سرکار بنا، بے نوا تھا بادشاہ بنایا تو بادشاہ بنا بلکہ ان سے اس سے بھی زیادہ پالیا ہے (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَ اَرْضَاھُمَا عَنَّا) اور مزید امیدوار ہوں۔

شر کبھی نہیں دیکھا جو دیکھا یا پایا تو خیر ہی خیر رہا۔ لہٰذا تمام ان مُحِبِّیْنَ و مُحِبَّاتْ سے جو ساداتِ شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَ اَرْضَاھُمَا عَنَّا کے پاک دامن سے وابستہ ہیں اور مذہب و مشرب میں میرے ہم نوا و ہم نظر ہیں خواہش رکھتا ہوں کہ ہمیشہ اس مُقَدَّسْ عمل کو خلوصِ نیت سے اپنا لیں۔ جو ان سے وابستہ ہوا عزیز رہا جس نے انکا اِتِّبَاعْ کیا محبوب بنا۔

لُطْفْ اُنْ کا عَامْ ہو ہی جائے گا ‌ ‌ ‌ ‌ شَادْ ہَرْ ناکام ہو ہی جائے گا
جان دیدو وعدۂ دیدار پر ‌ ‌ ‌ ‌ نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ۔ آمِیْن بِحَقِّ اسْمِ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ اور علماء اٹک کے نامور محققین و مدققین علماء کرام (حفظہم اللہ من شر اللئام) کے تاثرات عالیہ، تقریظ و تبصرہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول محدث شہیر برادر کبیر محافظ دین حنیف شریک اسباق حدیث حضرت شیخ طریقت علامہ مفتی ابو الفتح جناب محمد نصر اللہ خان صاحب افغانی مدظلہ النورانی کی تصنیف "عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ حضرت موصوف ہی کے مرید خاص عزیز باخلاص اسم بامسمّیٰ، ہمارے علاقہ کی جانی پہچانی شخصیت فاضل محترم ابو الکرم مولانا نور احمد صاحب قادری سلمہ الکریم کے ذریعے نظر نواز ہوئی اور مصنف مکرم کی طرف سے اس پر تقریظ لکھنے کا حکم بھی ملا۔ جسکی تعمیل فقیر نے اس وجہ سے ضروری سمجھی کہ حضرت علامہ فقیر کے دورہ حدیث کے بزرگ استاد بھائی ہیں۔ لہٰذا انکی خوشی میری اپنی خوشی ہے تو اس سلسلہ میں ذیل کے چند الفاظ حاضر ہیں جنہیں لکھتے ہوئے مجھے مسرت محسوس ہو رہی ہے۔

الحمد للہ رب العلمین کہ حضرت کی کتاب اپنے موضوع پر بلاشبہ مستطاب، لاجواب، اور "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کا بہترین مصداق ہے۔ اس میں شریعت، طریقت، معرفت و حقیقت کے بحور ناپیدا کنار کو گویا کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ اور عشق حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جو درس پاک سچے عاشقوں نے اپنے اپنے رنگ میں آج تک دیا ہے اور محبت و الفت کا جو شاندار محل شمع نبوت کے پروانوں نے عقیدت و محبت کے تابناک موتیوں سے تعمیر کیا ہے یہ بنیادی مقدمہ اسی کا ایک چمکدار مینار ہے۔

در حقیقت یہ کتاب حضرت علامہ جامی قدس سرہ السامی، حضرت شیخ اکبر قدس سرہ السامی، مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ النورانی بمع کتاب میں مذکور جملہ قابل قدر ہستیوں کے،

مصنفِ مکرم کے جملہ اساتذہ کرام، مشائخ عظام و والد گرامی اور بالخصوص نبراس المحدثین، مرشدِ عالم، محدثِ اعظم پاکستان حضرتِ علامہ محمد سردار احمد صاحب علیہ رحمۃ المنان و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مبارک وسیلہ سے مصنف جلیل پر سلطانِ کونین سید الثقلین و سلطانی الدارین حضور پر نور شافع یوم النشور سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات الیٰ یوم الجزاء کا خصوصی انعام و احسان ہے

اور اس سے مستفید و مستفیض ہونا علماءِ کرام اور محققین عظام کا کام ہے کیونکہ اس کے مضامینِ عالیہ کی اونچائی عام قاری کی رسائی سے بہت ہی بلند ہے تاہم عشقِ رسول کی نعمت سے بہرہ ور ہونے والا ہر مسلمان اپنے ہم مسلک علماءِ کرام کی مدد سے اس کتاب سے فیض یاب ہونے میں ضرور کامیاب ہو سکتا ہے۔

آخر میں فقیر اپنے برادرانِ عزیز مبلغِ اسلام علامہ صاحبزادہ ابو الوفا خان محمد خان صاحب حیدر صدرِ عالمی حزب المشائخ، صاحبزادہ ابو الفیض قاری غلام محمد خان صاحب قائدِ عالمی وحدتِ اسلامیہ و صاحبزادہ الحاج ابو الاخلاص محمد عبد الرحمٰن خان صاحب متولی آستانہ عالیہ لنگر شریف کی طرف سے اس مبارک کتاب کے سلسلہ میں ھدیہ تبریک پیش کرنے کے ساتھ ساتھ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جامع شریعت و طریقت مصنفِ کتاب حضرتِ علامہ افغانی صاحب کو عمرِ خضر، شوکتِ سکندری عطا فرما کر ان کے فیضان کو چار دانگِ عالم میں عام فرمائے۔ اور خاص طور پر ان کی توجہ افغانستان اور سرحد کے پشتون بھائیوں کی طرف مبذول فرما کر انہیں بھی فیضیاب فرمائے آمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

عالمی مرکزی وحدتِ اسلامیہ
(رجسٹرڈ) اٹک پاکستان

راقم الحروف
فقیر ابو النصر محمد ریاض الدین حنفی
قادری چشتی نقشبندی سہروردی
مہتمم و شیخ الحدیث مرکزی دار العلوم جامعہ غوثیہ معینیہ رضویہ ریاض الاسلام فیض آباد شریف، اٹک، پاکستان

فقیر ابو النصر محمد ریاض الدین حنفی
قادری چشتی نقشبندی سہروردی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب موسومہ عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور اس کے بارے میں بنارس کے علماء و فضلاء عالمین و کاملین کے تأثرات و تبصرے، تقریظات و نظریے

وقاھم اللّٰہ من الآفات والبلیات ـــــــ أبداً أبداً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْم !

حضرت علامہ ابو الفتح محمد نصر اللہ خان افغانی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ میں نے اپنی کم علمی کے باوجود بہت ہی ذوق و شوق سے مطالعہ کیا جسے پڑھ کر ایسا محسوس ہوا کہ اس کتاب کے مصنف نے عشق رسول ﷺ کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر گوہر نایاب کے انوار بکھیر دیئے یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے جسے ہر عالم و فاضل اپنی رشحات قلم سے تصنیف کرے امام الانبیاء حضور پر نور رحمت للعالمین ﷺ کا ذکر مراتب رب العالمین جل جلالہ کے منشاء و مقصود کے مطابق سپرد قلم کرنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے علامہ موصوف کی تحقیق دقیق اور کاوش بسیار کا اندازہ مذکورہ کتاب کے مضامین سے بخوبی ہوتا ہے ہر ہر مضامین اپنے اندر ایک بحر ذخار سمیٹے ہوئے ہے جس میں علامہ موصوف کی ذات گرامی منفرد نظر آتی ہے۔

از منہ حال و قریب جو کہ بہت ہی پر فتن دور سے گذر رہا ہے ایسے موقع پر علامہ موصوف نے عید میلاد النبی ﷺ کے پر انوار موضوع پر قلم اٹھا کر عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے دشمنان رسول ﷺ کی دریدہ دہنی کیلئے مذکورہ کتاب شمشیر بے نیام ہے اور جو لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ان کے لئے تجدید ایمان کا ذریعہ ہے اور علماء کاملین و

عاملین و جلیل القدر مبلغین حضرات کیلئے ایک نسخہ لاجواب ہے جس سے وہ حضرات ہمہ وقت استفادہ حاصل کرتے رہیں گے۔ مذکورہ کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مضامین میں طول نہیں کھینچا گیا ہے پوری کی پوری کتاب آیات قرآن کی تفسیر و شواہد، حدیث قدسی و حدیث نبوی ﷺ سے براہین و دلائل اور علمائے حق کی تشریح و توضیح نیز عاشق رسول ﷺ کی محبت سے لبریز نعت شریف منظوم و منثور کو مثل گلدستہ عرفان سجادیا ہے در حقیقت مذکورہ تصنیف موجودہ صدی کی ایک ایسی واحد اور بے مثال دینی دستاویز ہے کہ انکار کرنے والے کیلئے راہ فرار نہیں اور نہ ہی اسے فراموش کیا جاسکتا ہے۔

کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ.

حدیث قدسی کے مصداق اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب چاہا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کروں پس نور وحدت سے نور محمدی ﷺ کو وجود میں لایا اور آپ ﷺ کو وہ مراتب عطاء کئے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ گویا اپنے حبیب و محبوب ﷺ کی ذات بابرکات کیلئے اللہ رب العزت نے کائنات عالم کو سجادیا در حقیقت محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اس کا استدلال لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ حدیث قدسی ہے ہم نے مذکورہ کتاب سے اقتباس تحریر کیا ہے جسے علامہ موصوف نے موتی کی طرح پرویا ہے اخذ کئے ہوئے یہ چند سطور میں نے حضور شفیع المذنبین ﷺ کی خدمت اقدس میں بطور نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے شاید میرے لئے شفاعت کا ذریعہ بنے اور رب العالمین کی بارگاہ میں سرفرازی نصیب ہو!

علامہ موصوف کی مذکورہ تصنیف ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ میں اس پر تبصرہ کرنے کے لائق نہیں ہوں اور مجھ ناچیز کی دسترس سے باہر ہے میرے دوست گرامی صوفی عبدالغنی شاہ کے بیحد اصرار پر کہ کتاب عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ میں نے آپ کو عطیہ کیا ہے لہٰذا اس سلسلے میں اپنے قیمتی تاثرات سے نوازیں اور اسے اختصار میں تحریر کردیجئے اس لئے میں نے بصد احترام یہ چند پیراگراف تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی

ہے میری بھی ایک استدعا ہے کہ نوشتہ ھذا میں اگر کوئی خطا سرزد ہوگئی ہو تو آپ درگذر کریں ہمیں امید ہے کہ یہ تحریر حقیر رایگاں نہیں جائیگی۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ○

تحریر و ترتیب — سکریٹری

عبدالرقیب صدیقی

نائب سکریٹری ادارہ ھذا — احقر الحاج محمد فاروق وحیدی

9.9.98

خط و کتاب کا پتہ درج ذیل ہے

الحاج محمد فاروق صاحب وحیدی

B. 3/317 شیوالہ روڈ وارانسی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ نصر اللہ خان افغانی مدظلہ العالی، کا بنیادی مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ نظر سے گزرا اور باعثِ بہجتِ قلب و سرورِ جان ہوا، یہ تحریر پر تنویر ذاتِ پاکِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فضائل و کمالات اور انوار و لمعات پر ایک صحیفہ بیش بہا ہے جس سے ایک طرف تو مصنف کے عشقِ رسول ﷺ کا پتہ چلتا ہے دوسری طرف تبحرِ علمی و دقتِ نظری کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کیوں نہ ہو کہ مصنف علام، خرمنِ امام احمد رضا قدس سرہ کے خوشہ چین ہیں اور اعاظم علمائے اہلسنت مثلاً شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد و صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی و مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی اور شمس العلماء حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین الہ آبادی علیہم الرحمۃ والرضوان کے ارشد تلامذہ سے ہیں۔ پوری کتاب دلائل و براہین سے مزین ہے جو قاری کو اپنی طرف متوجہ کیے بغیر نہیں رہتی۔ کتاب کے آخر میں مصنف علام کی سوانح حیات بھی شامل ہے جو مصنف کے مختصر تعارف پر مشتمل ہے، کتاب کمپیوٹر کی دیدہ زیب طباعت کا ایک حسین نمونہ ہے کاغذ نہایت عمدہ اور پوری کتاب دو کلر میں چھپی ہے، گویا کہ یہ بنیادی مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ ظاہری و باطنی ہر طرح کی خوبیوں کا جامع ہے، اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیے تاکہ دعوتِ حق کو عام سے عام تر کیا جاسکے،

محمد عبد المبین نعمانی قادری

محمد عبد المبین نعمانی قادری خادم رضا
اسلامک مشن مدنپورہ، بنارس انڈیا

۲۸ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

21 - 8 - 98

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور عالم و عامل، کامل و فاضل مناظر بے بدل ولی و تقی جناب محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی ڈائریکٹر سرپرست و بانیء بزم انوار رضاء اہل السنتہ و خطیب جامع مسجد فریدی بلدیہ۔ چوک غوثیہ رضویہ مدینہ ٹاؤن شہر میلسی ڈویژن پنجاب کے دو تقاریظ

## تقریظ اوّل!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

گرامی منزلت فیضدرجت شیخ الحدیث مدظلہ

محقق ذیشان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نصر اللہ خان صاحب

ہدیۂ سلام مسنون۔ آرزیئہ خلوص مشحون۔ آپ سے ڈیڑھ سال قبل سیدی آقائے نعمت امام اہلسنت حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کے عرس مبارک میں فیصل آباد میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا یہ فقیر اور حضرت الحاج شوکت حسن خان صاحب مدظلہ العالی دونوں آئے تھے۔ پھر جناب نے فقیر کا پتہ لیا۔ اور ریلیں فقیر کے نام "عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ" کی چند کاپیاں ارسال فرمادیں فقیر اس وقت مدینہ طیبہ سرکار اعظم ﷺ میں حاضر تھا شکریہ کا خط لکھ نہ سکا نہ کتب کی وصولی کی اطلاع تحریر کر سکا۔ بہر کیف آپکی ارسال فرمودہ کتب موصول ہو گئیں تھی اور اکثر پیش نظر رہتی ہیں۔ مولیٰ عزوجل آپکو بہتر سے بہتر جزاو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ ماشاء اللہ آپکی یہ ایمان افروز روح پر کیف اور کتاب شیدا ایان رسول، اہلسنت و الجماعت کے عوام و خواص کیلئے ایک انمول یادگار تحفہ و نعمت کبرای ہے اکثر پڑھتا رہتا ہوں دعا کرتا ہوں۔ پچھلے دنوں حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق صاحب قادری رضوی زید مجدہ نے بذریعہ مکتوب یہ اطلاع دی تھی کہ مولوی زبیر حیدر آبادی کی "مغفرت ذنب" کا جواب بھی آپ تحریر فرمارہے ہیں ضرور اور جلد مطلع فرمادیں۔

والسلام الفقیر محمد حسن علی الرضوی [illegible]

۲۲ ذوالحجہ

# تقریظ دوم!

## بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

اما بعد فاضل ذیشان فاضل محقق حضرت شیخ الحدیث، شیخ التحقیق علامہ مولانا محمد نصیر اللہ صاحب افغانی مدظلہ العالی تلمیذ ارشد سیدی سندی امام اہلسنت حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی کیف و سرور اور مثالی تحقیق و تدقیق، دلائل و شواہد سے بھرپور کتاب لاجواب "عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ" کی زیارت و مطالعہ کا شرف حاصل کیا بار بار پڑھنے پر ہر بار ایک نیا ذوق اور کیف و سرور روحانی حاصل ہوا بلاشبہ و بلا مبالغہ جلیل القدر عظیم المرتبت مصنف پر امام اہلسنت سیدنا اعلحضرت فاضل بریلوی اور آقائے نعمت حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہما کا روحانی تصرف سایہ افگن ہے یہ عظیم شاہکار کتاب مدتوں یادگار و ناقابل فراموش رہے گی اور جمہور اہلسنت کیلئے مشعل راہ و مینارۂ نور ثابت ہوگی مولیٰ عزوجل اپنے حبیب و محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلۂ جلیلہ سے اور حضور پرنور سرکار غوثیت و سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلحضرت اور سیدنا محدث اعظم قبلہ سیدی شیخ الحدیث قدست اسرارھم کے صدقہ اس عظیم تصنیف لطیف کو مقبول خاص و عام فرمائے آمین اور مصنف جلیل کو بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے آمین۔

الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ میلسی

الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ میلسی ملتان

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

محکمہ شرعیہ عالیہ سنیہ حنفیہ

عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور اس پر

پیر طریقت سید شاہ حسن محمد شمس الحق قادری حقانی مفتی اعظم کرناٹکا

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ مرادیہ حقانیہ حضرت لکڑ شاہ ولی مسجد

الجامعۃ الحقانیہ عربک کالج۔ کاٹن پیٹ مین روڈ۔ بنگلور سٹی۔ الہند کی تقریظ و تبصرہ

حوالہ نمبر فون نمبر ۶۰۰۷۶۷ تاریخ ماہ ۱۴۲۰ھ


**Islamic Research & Spritual Centre** Phone: 600767

Mufti Haji Peer Qazi Syed Shah Muhammad Hasan Shamsul Haq qadri Chisthi

**Sajjada Nasheen,Nazim-E-Aala Madrasa-E-Haqqania Arabia**

KHANQAH-E-ARABIA QADIRIAH HAQQANIA

HAZRATH LAKKAD SHAH MASJID

No.140,COTTONPET MAIN ROAD

BANGLORE 560 053




Ref.No. Dated. 15 / 5 / 1999

28/3 ۱۴۲۰ھ

اغثنی یا دستگیر بسم اللہ الرحمن الرحیم اغثنی یا غریب نواز

محترم المقام فضیلۃ الشیخ علامہ عالم معقولات و منقولات۔ شیخ الحدیث الشاہ محمد نصر اللہ خانصاحب زاد اقبالہ۔ بیشمار سلام و رحمت۔ مزاج ہمایوں؟ الحمد للہ آپکی تصنیف کردہ عید میلاد النبی علیہ السلام بنیادی مقدمہ کا مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ خوب سے خوب تر ہے۔ جسکے لیے آپنے قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل ثبوت کے ساتھ پیش کیا ماشاء اللہ آپ قابل مبارکباد ہیں، آئندہ بھی زندگی کے مخصوص لمحات میں اپنی دینی، قلبی روحانی کاوشوں کو بروئے کار لاکر قوم و ملت کو مشکور فرمائیں۔

جو کام بنیادی مقدمہ کا آپ نے کیا۔ وہ تاریخی خدمات ملت اسلامیہ کیلئے سنگ میل کا کام دیگی۔ دعاگو کے پاس صوفی باصفاء عبدالعزیز صاحب چشتی، صابری کراچی سے انڈیا کے مختلف شہروں کے مزارات کی حاضری دیگر بنگلور پہنچے۔ ملاقات سے خوشی ہوئی۔ دعاگو نے اپنے بزرگوں کی قدیم مسجد کا ۹، مئی ۹۹ء کو مسجد الحسن کا سنگ بنیاد رکھوایا۔ جسمیں ملک وملت کے سجادگان وسیدزادگان، دانشوران، عمائدین شہر تشریف لائے۔ تقاریری پروگرام ہوا۔ اسکی مصروفیت سے فارغ ہوا۔ دعاگو بھی پیشتر سوات کا ننھیالی ہے فرنٹیر نارتھ ویسٹ کا ہے ہمارے بزرگان دین بنگلور تشریف لاکر ملک وملت کی تعلیمی روحانی خدمات انجام دیتے رہے۔ مدرسہ حقانیہ عربیہ سو سال سے خدمات انجام دے رہا ہے۔

دعا ہے کہ رب قدیر بطفیل سید المرسلین علیہ السلام کے آپکی اس دینی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر شرف عامہ تامہ عطا فرمائے۔ وہابیت، تجدیت، بدمذہبوں کو راہ راست پر لائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

آئندہ بھی جو تصانیف فرمائے، قادریہ اکیڈمی کو ارسال فرما کر مشکور فرمائینگے۔

والسلام مخلص دعاگو ودعاجو

الفقیر قادری شریعت پناہ السید شاہ حسن محمد شمس الحق قادری حقانی

السید شاہ حسن محمد شمس الحق قادری حقانی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ میر صادقیہ حقانیہ

مکان حضرت لشکر شاہ اولیاء۔

140 کاٹن پیٹ مین روڈ بنگلور 53

بندہ نے بھی بنیادی مقدمہ کا مطالعہ کیا۔ جس پر قلبی مبارکباد قبول فرمائیں

والسلام مخلص

پیرزادہ قادری

پیرزادہ قاری سید شاہ محمد حبیب الرحمن قادری

سید شاہ محمد حبیب الرحمن قادری

چیف قاضی کمیٹی نمبر 8

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ

## اِس فقیر کے اَساتذہ، اُن کا اِفاضہ اور اُن سے اِس فقیر کا اِستفاضہ و اِستفادہ

## اُن کا اِجمالی بیان و تذکرہ

سمجھدار وہ ہے جس نے کلامِ مُتکلِّم یعنی کہنے والے کے کہے کے مرادی مَعانی جان لیے نہ وہ کہ جس نے صرف کلام کے مَعانی بطورِ حصر و قصر سمجھ لیے ہوں۔ لِاَنَّ فَھْمَ کَلَامِ الشَّخْصِ الْمُتَکَلِّمِ مَا ھُوَ بِاَنْ یَّعْلَمَ وُجُوْہَ مَا تَتَضَمَّنُہٗ تِلْکَ الْکَلِمَۃُ بِطَرِیْقِ الْحَصْرِ مِمَّا تَحْوِیْ عَلَیْہِ مِمَّا تَوَاطَا عَلَیْہِ اَھْلُ ھٰذَا اللِّسَانِ وَاِنَّمَا الْفَھْمُ اَنْ یَّفْھَمَ مَا قَصَدَہُ الْمُتَکَلِّمُ بِذٰلِکَ الْکَلَامِ ھَلْ قَصَدَ جَمِیْعَ الْوُجُوْہِ الَّذِیْ یَتَضَمَّنُھَا ذٰلِکَ الْکَلَامُ اَوْ بَعْضَھَا فَیَنْبَغِیْ اَنْ تُفَرِّقَ بَیْنَ الْفَھْمِ لِلْکَلَامِ وَ الْفَھْمِ عَنِ الْکَلَامِ وَ ھُوَ الْمَطْلُوْبُ (باب ٣٣٢، ص ١٢٧ الفتوحات المکیۃ شریفہ)

یعنی کلامِ مُتکلِّم کا سمجھنے والا وہ نہیں جو اس کلام کے وہ تمام معانی بطریق حصر و قصر جان لے جن پر اہل زبان کا اتفاق ہے بلکہ سمجھدار و سمجھنے والا کلام کا وہی ہے جو کلام متکلم کے مرادی معانی سمجھ لے پس چاہیے کہ تو فرق کرلے درمیان کلام متکلم کے معانی سمجھنے میں اور متکلم کے اپنے اس کلام سے مرادی معانی سمجھنے میں اور یہی مطلوب ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ کا اِرشاد و اِعلان ہے: وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَ یُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ (آیت ٢٨٢۔ البقرہ ٢) اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے

نیز اللّٰہ تعالیٰ نے اِرشاد و اِعلان فرمایا: وَ یَزِیْدُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اھْتَدَوْا ھُدًی ؕ وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ مَّرَدًّا (الآیہ ٧٦۔ مریم ١٩)

اور جنہوں نے ہدایت پائی اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائے گا اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بہتر بھلا انجام۔

سیدِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کا اِرشاد و اِعلام ہے: وَ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ اَوْرَثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ اور جس نے عمل کیا اپنے علم پر اللہ نے اسی کو وارث بنالیا ان اشیاء کے علم کا جن کا علم اسے نہ تھا۔ اور سیدنا علی شیرِ خدا کا اِرشادِ گرامی ہے اَلْعِلْمُ مَقْرُوْنٌ بِالْعَمَلِ وَ الْعِلْمُ یَھْتِفُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَہٗ وَ اِلَّا ارْتَحَلَ یعنی علم عمل کے ساتھ پیوست ہے اور علم عمل کو آواز دیتا ہے (کہ ساتھ رہے) تو اگر اس نے قبول کیا فبہا و نعمت ورنہ علم کوچ کر روانہ ہو جاتا ہے۔[عہ]

### فصلِ اوّل

میرے اَساتذہ کرام تقویٰ کے زیور سے شایستہ تھے اور علم و عمل کے پیراستہ لباس میں ملبوس و آراستہ۔ اس فقیر نے سیدنا و مولانا

عہ قال إن العلم عندنا یقتضی العمل ولا بد وإلا فلیس بعلم وإن ظهر بصورة علم ۔ قاله سیدنا الشیخ الأکبر رضی اللہ عنه فی الفتوحات المکیة ج ٣ صفحہ ٣٢٤ بیروت لبنان باب ٣٦٦

صدر المدرسین جناب سید غلام جیلانی قدس سرہ السامی سے استفاضہ اس وقت کرلیا جبکہ الہ آباد یوپی میں درس و تعلم کے ساتھ ساتھ مختلف و متعدد علوم و فنون کی سات سالہ تدریس و تعلیم بھی مکمل ہوئی تھی درس نظامیہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ دروس عالیہ:۔ مولوی، عالم، فاضل دینیات کے امتحانات بھی پایہ تکمیل تک پہونچ چکے تھے اس سے پہلے بھی بہت سے علوم و فنون حاصل ہو چکے تھے بچپن کا حال یہ تھا کہ زرادی پڑھ لی تو زنجانی کے ساتھ اس کی مغلق شرح سعدیہ بھی پڑھتا اور سمجھتا رہا پھر تو تعلیم و تدریس کا ایسا سلسلہ جاری ہوا کہ مشہور و معروف ترین مدرسین کرام سے جو کتاب پڑھتا تھا تو اس سے قبل والی پڑھی ہوئی کتاب کی تدریس بھی جاری رہتی اور طلبہ کا حال یہ تھا کہ وہ نہایت شوق، ذوق اور بڑی رغبت اور محبت سے مجھ سے پڑھتے رہے۔ اس پاکیزہ عمل نے اس فقیر کی تحصیل علم، تعلیم و تدریس کے جذبۂ صادقہ کو مزید جلا بخش دی اور افغانستان کے علماء و فضلاء کی السنہ و زبانوں پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ "نصر اللہ فضلی ہے"۔ اس اصطلاح کا مطلب وہاں یہ رہا ہے کہ اللہ و رسول جل مجدہ و صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی جناب سے اس کو موہوبہ علوم ملے ہیں۔ سب اصول و منقول، معقول و فرائض مروجہ جاریہ اور ریاضی میں لب اللباب کی روشنی میں خلاصۃ الحساب، مدقق و محقق شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ السامی سے اس طرح پڑھ لیے ہیں کہ شرعی اداب کے لحاظ میں بغرض استفادہ و بغرض استنباط مسائل فقہیہ تین تین گھنٹے بحث و مباحثہ جاری رہتا تھا اور خلاصۃ الحساب بچپن میں بھی پڑھی تھی ریاضی کا کچھ حصہ میں نے جناب قبلہ منظور عالم صاحب سے پڑھ لیا ہے جو اسلامیہ کالج الہ آباد میں ریاضی کے بڑے معتبر مدرس اور حساب کی کتابوں کے مصنف رہے سنتا یہ تھا کہ آپ کی لکھی ہوئی کتابیں علی گڑھ یونیورسٹی میں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

آپ قدس سرہ الہ آباد میں جمنا کے کنارے رسول پور مشہور و معروف بستی کے رہنے والے ہیں۔ اور علم الکلام کے مشکل اور باریک مسائل میں نے میرے استاذ اکرم ذہین و باریک بین ذہین و ذکی جناب شبیر احمد غوری قدس سرہ السامی سے بھی پڑھ لیے ہیں آپ قدس سرہ السامی یوپی کے درس عالیہ کے رجسٹرار رہے تھے اور شاہ گنج الہ آباد میں ہماری قیام گاہ کے بہت قریب قیام پذیر رہے تھے۔ عربی علم ادب میں نے الہ آباد یونیورسٹی کے جید بلکہ اجید پروفیسر جناب سید رفیق احمد سلمہ اللہ الاحد سے پڑھ کر ازبر کرلیا تھا پورے یوپی میں مشہور و معروف ہے مجھے یاد ہے ایک روز میں عبارت بہتر لہجے کے ساتھ سنا رہا تھا اور آپ قدس سرہ خوش تھے مسکرا رہے تھے میں نے جب آپ کی طرف دیکھا تو فرمایا آپ عربی کے مشہور شہسوار ہو گئے ہیں۔ اور جناب پروفیسر رفیق احمد سلمہ اللہ الاحد کے دولت کدہ میں یونیورسٹی کے طلبہ بھی پڑھنے آتے تھے عربی لسان کی فصاحت و بلاغت و وسعت پیش نظر تھی اور عربی کے مقابل میں دیگر السنہ اور زبانوں کی تنگی اور لکنت کی بھی مجھے خبر تھی ایک روز یونیورسٹی کے طلبہ سے آپ کے دولت کدہ میں مکالمہ ہوا اثنائے گفتگو میں میں نے طلبہ سے کہا کہ جو انگریزی آپ لوگ دس سال میں پڑھتے ہیں ہم اس کی تیاری صرف چھ مہینے میں کرسکتے ہیں ان میں سے ایک لڑکے نے کہا" کر کے دکھایئے "میں نے کہا آج کی تاریخ نوٹ کرلیجے میں نے انگریزی میٹرک کی کتابیں The Immortal Dead اور Patterns of English Prose اور گرامر کی کتاب Wren اور ایک پوئٹری کی کتاب جو اس وقت میٹرک کے کورس میں پڑھائی جاتی تھی لے لیں اور جناب پروفیسر رفیق احمد صاحب سے عربی میں پڑھنا شروع کرلیا ان کے لکھے ہوئے عبارات اور ترجمے میرے پاس اب تک موجود ہیں۔ اور گرامر کی کتاب Wren اسلامیہ کالج اناک الہ آباد میں پڑھتا تھا۔ انگلش میں تحلیل (Analysis) (۱) اور ترکیب (Synthesis) (۲) میں کافیہ کے طرز پر پڑھنا چاہتا تھا جس میں بڑی توضیح و تشریح، افادہ و استفادہ ہوتا ہے اس طرز کی تحلیل و ترکیب سے سننے اور پڑھنے والے محظوظ و ملذوذ ہوتے ہیں اس قسم کی

تحلیل سے ایک جملہ پوری کتاب بن جاتا ہے اور ترکیب سے پوری کتاب سمندر در کوزہ کی مانند ایک جملہ بنتی ہے اس کا نام زنجیری ترکیب ہے وہ انگریزی پڑھنے پڑھانے والوں کو میسّر نہیں نہ ہی ان کے نصیب میں ہے کیونکہ انگریزی بہت مختصر ہے اِفادہ و اِستفادہ کے خصوصیات سے محروم ہے جو اِفادہ و اِستفادہ فصیح میں موجود ہے وہ انگریزی میں مفقود ہے اس لیے کہ یہ زبان مُبہم ہے اور جو زبان مُبہم ہو وہ قابلِ اِفادہ نہیں یہ دونوں مقدمات یقینی ہیں تو نتیجہ بدیہی ہے کہ جو زبان قابلِ اِفادہ نہیں اُس سے اِستفادہ نہیں۔ بہرحال پڑھنا لکھنا جاری رکھا اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کا کرم تھا کہ چھ مہینوں میں مکمل کرلیا اور تیاری ہوگئی چاہیے تو یہ تھا کہ اس کی تکمیل چھ مہینوں سے پہلے ہوگئی ہوتی اس لیے کہ انگریزی زبان کے کلام سے مذکر، مؤنث، مفرد، تثنیہ و جمع نیز غائب، مخاطب و متکلم کی تمیز و پہچان نہیں ہوتی کلام کے صیغوں "Moods" میں پہچان کی کوئی علامت نہیں ہوتی کلام فعل ماضی کا ہو یا حال خواہ اِستقبال صرف بعض صیغوں میں کبھی مفرد کے لیے "S" کا اِلحاق کرتے ہیں تاہم اس سے تانیث و تذکیر کی تمیز نہیں ہوتی ایک جملۂ فعلیہ خبریہ "Assertive verbal Sentence" کے لیے کتابت سے فصیح میں ماضی مطلق "Pret erite Past Tense" کے تیرہ صیغے ہیں۔

( प्रेट-इर-इट )

(۱) (۲) (۳)
Singular - Dual - Plural

(۱)

| | جمع | تثنیہ (Dual) | مفرد | |
|---|---|---|---|---|
| 3rd Person 2nd Person 1st Person<br>Masculine Gender Feminine Gender<br>انگریزی میں اِن سب صیغوں کے لیے صرف اور صرف ایک ہی صیغہ "Wrote" "لکھا" اِستعمال کرتے ہیں۔ | کَتَبُوْا | کَتَبَا | کَتَبَ | غائب مذکر |
| | کَتَبْنَ | کَتَبَتَا | کَتَبَتْ | غائب مؤنث |
| | کَتَبْتُمْ | کَتَبْتُمَا | کَتَبْتَ | مخاطب مذکر |
| | کَتَبْتُنَّ | ............ | کَتَبْتِ | مخاطب مؤنث |
| | کَتَبْنَا | | کَتَبْتُ | متکلم مذکر و مؤنث |

(۲) ماضی قریب "Present Perfect Tense" میں بھی صرف ایک ہی صیغہ لکھتے کہتے ہیں "Have Written"۔

(۳) ماضی بعید "Plu Perfect Tense" کے لیے بھی صرف ایک صیغہ "Had Written" لکھتے ہیں۔

(۴) ماضی مشکک "Future Perfect Tense" کے لیے بھی ان کے ہاں صرف ایک ہی صیغہ ہے مثلاً "Shall Have Written" لکھ دیا ہوگا یا لکھ لیا ہوگا۔

(۵) ماضی تمنائی "Past Potential Tense" کے لیے بھی ایک ہی صیغہ "Might Write" لکھ دیا ہوتا، لکھ لیا ہوتا کہتے ہیں۔

(۶) ماضی استمراری "The Continuous Preterite Tense" کے لیے "Was Writting" یا "Were"

"Writting" لکھتے بولتے ہیں یہاں پر صرف مفرد کے لیے "Was" کا اِلحاق کرتے ہیں تاہم اس میں مُذکّر ومؤنث کا اِمتیاز مفقود۔

(۷) زمانہ حال "Present Tense" کے لیے "Write" اور "Writes" لکھتے ہیں۔

(۸) اور مستقبل "Future Tense" کے لیے "Will Write" استعمال کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ عربی اور فصیح عربی کا عالم انگریزی والوں کی اس مُبہم زبان کا تیرہ سالہ کورس اللہ تعالٰی اور رسُولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے فضل وکرم سے ایک سال میں ہاں صِرف ایک سال میں مُکمّل کرسکنے پر قُدرت رکھتے ہیں۔

مسلمانانِ عالم پر واضح رہے کہ جس زبان میں تمیز وافادہ نہ ہو اس کے پڑھنے اور یاد کرنے سے عقل کی روشنی ختم ہو جاتی ہے اور یا اس پر پردہ پڑ جاتا ہے ہم ہمیشہ اپنے لیے اور تمامی مسلمانوں کے لیے اللہ تعالٰی اور رسُولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے علم وعمل اور عقل ودانش کے خواستگار رہے ہیں۔

اور علمِ فرائض جنابِ ایڈووکیٹ السیّد محمد عاقل قُدِّسَ سِرُّہٗ سے بھی حاصل کرلیا ہے یہ جناب پروفیسر رفیق احمد صاحب مُدَّظِلُّہُ العَالِی کے بڑے بھائی اور یو. پی کے باوقار مبارک خاندان کے چشم وچراغ ہیں اور باوقار وکیل ہیں اور بہتر باہمی زندگی کے مالک رہے تھے۔

الہ آباد آنے سے پہلے مثنوی شریف کو میں نے جناب علّامہ قاضی عیاض علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے پڑھ لیا تھا جو بندیل کھنڈ کے مشہور ومعروف علمی خاندان کی نسل سے رہے تھے ان کے آباء واجداد سب مُصنّفین گذرے ہیں مجھے خوب یاد ہے میں مثنوی شریف پڑھتا ان کو سناتا رہتا تھا اور وہ غور سے سنتے تھے پندرہ دن میں مجھے سندِ شہادت نامہ عطا فرمادیا اس سے پہلے باونی سٹیٹ کدورا ضلع جالون میں ۱۹۴۲ء میں مَیں نے ہندی صرف ایک ہفتے میں پڑھ کر از بر کرلی جو آج تک میں لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

اور الہ آباد میں جب میں جناب مُحقّق ومدقّق شمس العلماء سے پڑھتا تھا تو بغرضِ اِستفادہ وبغرضِ اِستنباطِ مسائلِ فقہیہ مُسلسل تین تین گھنٹے شرعی ادب کے میدان میں بحث ومباحثہ جاری رہتا تھا اور آپ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بڑے مہر وکرم سے پڑھاتے سکھاتے اور شافی ووافی جوابات دیتے رہے۔ ملاحظہ ہو آپ کے مُقدّس اِرشادات اور قُدسیہ کلمات جو آپ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے اپنے اس شاگرد کے حق میں اِلقاء کر دیے ہیں۔

عزیز از جان سَلَّمَہُ المنّان:۔ دعوات وافرہ! اینتیس سال کے بعد تین خطوط آپ کے یکے بعد دیگرے ملے۔ ایک بہرام اور دو الہ آباد کے پتہ پر۔

عزیز بزم اُمُرسِل کا نام دیکھتے ہی مسرّت کی بے پناہ لہروں نے دست وپا، رگ وریشے میں وہ کیفیت پیدا کردی جس نے "از جار فتم" سے کہیں بلند وبالا منزل پر پہونچا دیا۔ قد وقامت، رفتار وگفتار، عادات واطوار، لب ولہجہ، اندازِ بیان، اخلاق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی یہ سب یک لخت مجسّمہ بن کر کھڑے ہو گئے اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ مولانا نصر اللہ خان سَلَّمَہٗ حسبِ عادتِ قدیم میرے روبرو مؤدبانہ دست بستہ کھڑے ہیں۔ اس وقت مجھے یہ احساس نہیں تھا کہ یہ ۵۶ھ ہے یا ۸۹ء آپ کے خط میں خلوص کا وہ مُرقّع ہے جس سے کچھ اہلِ علم تو آبدیدہ اور کچھ محوِ حیرت ہو گئے۔ الخ۔ آپ کا یہ نامی نامہ اور اَنیقہ کریمہ اسی مُقدّس کتاب کے صفحہ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸ پر ثبت ہے۔ پورا ملاحظہ ہو۔

یہ کرم نوازیاں مُجاہدِ مِلّت کی ہیں ان میں سے اکثر کا ذکر اجمالاً اسی مُقدّس کتاب کے ص ۹۲۔ الی ص ۱۰۱ بعُنوان "سوانحِ شیخ الحدیث"

(بقیہ صفحہ سابقہ) یتلقاہ الطبع السلیم بالقبول ویلوں بین الانباج اذ الکبری فیہ دالۃ علی

میں مندرج ہو چکا ہے اور مجاہد ملت سیدنا و مولانا جناب حبیب الرحمن قدس سرہ السامی صاحب نے دیگر کثیر و بیشمار نعم و کرم کے ساتھ ساتھ اس فقیر کو تمام مجاز سلاسل طریقت کے اجازات کا مجاز بنا کر بھی نواز دیا ہے آپ کی حب و کرم کی پیہم و مسلسل دھار بارش بھی اس غلام کے تن، من و دھن کو تدریجاً پر ہمیشہ سیراب کرتی رہی جناب نظام الملۃ والدین قدس سرہ کو تاکید کرتے رہے نصر اللہ خان کا خیال رکھیں ہمیشہ پوچھتے رہتے تھے نصر اللہ خان کا کیا حال ہے۔

قرآن و حدیث اجماع و قیاس اور ان سے استنباط مسائل کا شوق و ذوق رگ و پے میں پیوست ہو چکا تھا اور اس شوق و ذوق کے باعث جناب نظام الملۃ والدین اور مجاہد ملت قدس سرہما کے ارشادات اور گفتگو سے استفادہ اور حسان الہند جناب مولانا غلام علی بلگرامی قدس سرہ السامی کی تصنیف لطیف "مآثر الکرام" کا بار بار گہرا مطالعہ تھا۔ حسان الہند نے اپنی اس مشہور و معروف تصنیف لطیف میں ان اسی (۸۰) مشاہیر صوفیاء کرام نیز ان تہتر (۷۳) علماء عظام کے احوال درج کر دیئے ہیں جو ابتداء فتح ہندوستان سے لے کر ۱۲۰۰ھ بارہویں صدی تک گذرے ہیں اور جنہوں نے دیار ہند میں علم اشتہار و افتخار کو لہرا دیا ہے جناب حسان الہند مولانا غلام علی بلگرامی قدس سرہ السامی نے "مآثر الکرام" مطبوعہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۳۲۸ھ کے صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱ پر جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا کے احوال یوں قلمبند کر دیئے ہیں!

اشتہارش گوش جہانیان را نواختہ و خامہ مورخان بہ تحریر مناقب ہمایون اجمالاً و تفصیلاً پرداختہ۔ سطرے چند بر لوح سنگی نقش کردہ در قبہ مزار فائض الانوار تعبیہ کردہ اند۔ درین جریدہ بر عبارت لوح اکتفا نے رود۔ و آن اینست:۔ مجملے از احوال کرامت منوال این مقتدای وقت صاحب المفاخر ابو المجد عبدالحق رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ آنکہ از مبادی شعور بہ طاعت حق و طلب علم کمر بستہ نزدیک با وان بلوغ اکثر علوم دین تحصیل کردہ در سن بست و دو سالگی از ہمہ آن فارغ شدہ و کلام مجید از بر گرفتہ بر مسند افادہ نشست و ہم در عنفوان جوانی جاذبہ الٰہی در رسید بہ یک بار دل از یار و دیار بر کندہ متوجہ حرمین محترمین گشت مدتے مدید بہ آن مقامات شریفہ اقامت ورزیدہ بہ اقطاب زمان و اولیاء کبار صحبت ہا داشتہ بہ ودائع ارجمند و رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت و علاوہ (این) تکمیل فن حدیث نمودہ با برکات فراوان بہ موطن مالوف مراجعت فرمود و مدت پنجاہ و دو سال بہ جمعیت ظاہر و باطن تمکن یافتہ تکمیل فرزندان و طالبان بجا آوردہ بہ نشر علوم بتخصیص علم شریف حدیث پرداختہ بہ نہجی کہ در دیار عجم احدی را از علماء متقدمین و متاخرین دست نہ دادہ است ممتاز و مستثنی گردید و در فنون علمیہ خاصہ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کرد چنانکہ علماء زمان اعتبار آن ورزیدہ دستور العمل خود دارند و اہل دانش از خواص و عوام بہ جان خریداری می نمایند۔ تصانیف این فیاض والا از صغیر و کبیر بہ صد مجلد و بہ حسب شمار ابیات پانصد ہزار رسیدہ است در محرم ۹۵۸۔ این نور اتم پرتو ظہور بہ عالم عنصری داد و در ۱۰۵۲ھ بہ تمام آگہی و گشادہ پیشانی بہ عالم قدس خرامید تاریخ ولادت شیخ اولیاء (۹۵۸) و تاریخ رحلت فخر العالم است (۱۰۵۲) انتہی کلامہ الشریف۔

یعنی آپ قدس سرہ السامی کی شہرت نے جہان والوں کے کانوں کو نوازا، خوش کر دیا جب ان میں آپ کی شہرت کی آواز گونج اٹھی اور آپ کے محامد مبارکہ کی تحریر نے اجمالاً ہو، وہ خواہ تفصیلاً مورخین کے اقلام کو آراستہ کر دیا میں اپنے اس جریدہ میں چند سطور پر جو ایک پتھر کی تختی پر نقش کیے اور مزار فائض الانوار کے گنبد میں تعبیہ کیے ہیں اکتفا کرتا ہوں! اجمالی طور پر اس مقتدای وقت صاحب المفاخر ابو المجد عبدالحق رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کے احوال کرامت منوال یوں ہیں کہ جب آپ کو شعور ہوا اس وقت سے آپ قدس سرہ السامی حق جل مجدہ کی طاعت اور

طلبِ علم کے لیے کمربستہ ہو کر اوانِ بلوغ کے قرب تک (اس قلیل مدت میں) آپ نے اکثر و بیشتر علوم حاصل کر لیے اور بائیس سال کی عمر میں ان تمام علوم سے فارغ ہوئے اور کلام مجید کو از بر یاد کر لیا تو افادہ کی مسند پر نشست فرما کر جلوہ افروز ہوئے نیز آغاز و ابتدائے جوانی میں آپ کو الٰہی جاذبہ پہنچا ایک بارگی یار و دیار سے دل برداشتہ ہو کر حرمین محترمین کی جانب متوجہ ہوئے اور عرصہ دراز تک ان مقاماتِ مقدسہ میں اقامت اختیار کر لی اور وہاں پر آپ کو اقطابِ زمانہ اور اولیائے کبار رضی اللہ عنہم کی بہت صحبت میسر ہوئی انہوں نے آپ کو بہت قیمتی اور گرانمایہ گرامی قدر امانتوں اور ارشاد مریدان کی اجازتوں سے نوازدیا یعنی سلاسلِ مجاز کا مجاز بنادیا ان کے علاوہ فن حدیث کی تکمیل کر لی تو بہت زیادہ برکات کے ساتھ اپنے وطن مالوف لوٹ آئے اور ظاہر و باطن کی جمعیت خاطر کے ساتھ باون (۵۲) سال قرار و ثبات و قابو پا کر فرزندانِ طریقت اور طالبانِ دین کی تکمیل کا فریضہ بجالایا اور نشرِ علوم، خاص کر علم شریف حدیث کی نشر و اشاعت کو آپ نے اس نہج و طریقے پر آراستہ کیا کہ دیارِ عرب و عجم میں متقدمین و متاخرین علماء کو وہ میسر نہ آسکا تو اس نہج پر آپ قدس سرہ ممتاز ہوا اور دیگر علماء سے مستثنیٰ ہوئے اور فنون علیہ علی الخصوص فن حدیث میں اتنی اور ایسی معتبر کتابیں تصنیف فرمائیں کہ زمانے کے تمام علماء نے ان پر غور شروع کر لیا تو آپ کی تصانیف کو دستور العمل پاکر دستور العمل بنالیا اور آپ کی تصانیف کو عوام و خواص اپنی جانوں سے خریدتے ہیں فیاضِ والا کے چھوٹے بڑے تصانیف سو مجلات تک موجود ہیں اور گنتی کے لحاظ سے آپ کے پانچ لاکھ ابیات ہیں محرم شریف میں ۹۵۸ اس نورِ اتم نے عالمِ عنصری پر تجلی کا ظہور فرمایا اور ۱۰۵۲ میں پوری آگہی اور دانش کے ساتھ خندہ پیشانی سے لاڈ و ناز کے ساتھ عالم قدس کا راستہ اختیار کیا۔

میرے لیے یہ مزبورہ مذکورہ اسباب بواعث بنے اور یہ بواعث دامن گیر ہوئے تو جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے مزارِ اقدس پر حاضری دینے کا قصد کیا، دہلی روانہ ہوا فساد کا زمانہ تھا بہت خطرہ تھا میرے ساتھ دوسرا شخص بھی تھا مزارِ اقدس پہنچے دیکھا دروازہ مزار چن لیا گیا ہے دروازے کا اوپری حصہ کھلا تھا اس سے اندر گیا دیکھا وہی سنگ و تختی جس کا ذکر علامہ بلگرامی قدس السامی نے "ماثر الکرام" میں کیا تھا دیوارِ مزار پر مرکوز تھا پڑھا یقین ہوا اسلام کیا تین گھنٹوں میں پوری دلائل الخیرات شریف (میرا خیال ہے زور سے) بصوتِ جہیر ادب کے لباس میں پڑھ لی دعا کی اور حبِ نبوی کی خوشبو میں معطر اور مہکتا دمکتا علم و عمل مانگ لیا واپس الہ آباد آ گیا۔

کچھ عرصے کے بعد مجاہدِ ملت الہ آباد آئے حسب شفقتِ سابقہ مشفقانہ کلام سے نوازا میں نے عرض کیا کہ آپ دورہ حدیث پڑھانا شروع کر دیجئے یہ مجلس جناب نظام الملۃ والدین کے دولت مدار دولت کدہ میں تھی آپ کا دولت کدہ اتالہ الہ آباد میں ہے معتبر اور صاحب رائے حضرات حاضر تھے کچھ سوال و جواب کے بعد جنینیہ میں دورہ حدیث پڑھانے پر آپ قدس سرہ راضی ہوئے مدرسہ کے لیے اچھے مدرسین کا تقرر بھی ہوا ان کے مشاہروں کا تقرر و تعین بھی ہوا صرف میں ہی تھا جس کے لیے تنخواہ کا نام نہیں لیا علماء کرام و حاضرین نے باری باری بار بار جب میرا نام لیا اور تنخواہ کا استفسار کیا تو مجاہدِ ملت نے میری طرف ابوی نظرِ کرم سے رخ کیا میں نے عرض کیا "میں اباجی کے مدرسے میں تدریس، تنخواہ پر نہیں کرتا" میرے اس کہنے پر آپ قدس سرہ اتنا خوش ہوئے کہ آپ نے مجھے اپنے پہلو سے لگا لیا فرمایا مجھے یہی امید تھی کہ آپ یہی کہیں گے۔ دورہ حدیث کے آغاز و افتتاح سے پہلے اسی سال آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا سلطان پور میں گرفتار کر لیے گئے پرسانِ حال و دیدار کے لیے علماء و فضلاء سلطان پور جاتے رہے پر مجھ کو پیغام بھیجا کہ تم میری جگہ بیٹھ کر دورہ حدیث پڑھاؤ تعمیلِ حکم و ارشاد کرتے ہوئے دورہ حدیث پڑھانا شروع کر دیا آپ کی روحانی قوت و توجہ رہی اس سال کا دورہ حدیث بڑا کامیاب رہا دورہ حدیث کے ہمارے اپنے طلبہ بہت

خوش تھے۔ مخالفین طلبہ بھی آتے تھے پر اعتراض کی غرض سے سکھائے گئے سوالات کرتے تھے میں اُن کے سوال پر ایسا سوال وارد کرتا تھا کہ ان کے سوال بے کار و بے بس، بے کام و بے کس ہو جاتے تھے جب تسلیم کر لیتے تھے کہ ان کے سوال غلط ہیں تو اس پر میں کہہ دیا کرتا تھا کہ جب تک سائل اپنے سوال کی تصحیح نہیں کرتا اس کے سوال کا جواب دینا نادانی و حماقت ہے نتیجہ یہ رہا کہ سال کے آخر میں دستار بندی کی تقریب ہوئی بلائے گئے علماء و فضلاء تشریف فرما و جلوہ گر ہوئے تقریب بہت کامیاب رہی۔

عرصہ دراز سے میرے دل میں فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت از بر طور پر پڑھنے یاد کرنے کا ارمان باقی رہا شوق موجزن تھا چاہتا یہ تھا کہ اسے کما حقہ پڑھ لوں اس کے لیے جناب سیدی مولانا شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ نے علامہ فہامہ ہندوستان کے اشہر مشاہیر، عالم مفتی، شاہ ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب الافغانی اصلا و البہاری وصلا قدس سرہ السامی کو خط لکھا جس میں جامع کلمات الدالۃ علی استعدادی الکامل درج تھے جوابا خط بھیجا مضمون یہ تھا میں جسمانی طور پر کمزور ہوں اس طالب علم کو میں اس وقت نہیں پڑھا سکتا دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسباب پیدا فرمائے اس کے بعد میں کانپور گیا مشہور عالم رئیس المناظرین حضرت مولانا رفاقت حسین قدس سرہ السامی سے ملاقات ہوئی آپ مدرسہ حبیبیہ کے جلسہ دستار بندی میں بھی تشریف فرما ہوئے تھے آپ سے اس بارے میں میں نے ذکر کیا آپ نے مجھ سے فرمایا اس وقت آپ کو فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت پڑھانے والے صرف دو عالم موجود ہیں ایک ہیں ہند میں اور وہ ہیں مولانا سید غلام جیلانی صاحب جو میرٹھ میں ہیں اور دوسرا مولانا سردار احمد جو پاکستان میں ہیں میں نے پاکستان جانے سے انکار کیا تو فرمایا میں مولانا سید غلام جیلانی صاحب کو خط لکھتا ہوں پر آپ یہ یاد رکھیے کہ جس طرح وہ نسب کے لحاظ سے بادشاہ ہیں اسی طرح ان کا مزاج بھی ہے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا! یہ جناب مولانا محمد نظام الدین کے شاگرد رشید ہیں آپ سے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت پڑھنا چاہتے ہیں۔ آپ چاہیں تو یہ مدرسہ کے طلبہ کو بھی پڑھا سکتے ہیں آپ جو وقت دینا چاہیں اس میں ان کو فواتح الرحموت پڑھا دیا کریں خط لے کر میں میرٹھ گیا میرے ساتھ بلاسپور کا شاہزادہ سید محمد نعیم جان آغا بھی تھے خط دیا دیکھ کر خوش ہوئے فرمایا فواتح الرحموت پڑھنا چاہتے ہو عرض کیا "جی" فرمایا اس شرط پر پڑھاؤں گا کہ آپ مدرسہ کے طلبہ کو پڑھائیں اور وقت بھی آدھا گھنٹہ دوں گا وہ بھی رات میں، میں نے عرض کیا بہت اچھا، طلبہ مجھ سے پڑھنا چاہیں تو، آپ نے کسی شاگرد کو آواز دی فواتح الرحموت مکتبہ میں عرصے سے رکھی گئی ہے وہ نکال کر لے آؤ پرانے زمانے کا طالب علم آیا ہے۔ میں نے پڑھانا شروع کر دیا طلبہ ایک ایک کر کے آئے بڑا ہال تھا دور فاصلے پر آپ قدس سرہ السامی پڑھا رہے تھے، مجھے پڑھاتے دیکھا بہت خوش ہوئے، فرمانے لگے، ہاں! نظام الدین کے شاگرد ہو! یہ فرمایا اس لیے کہ یوپی میں مولانا شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ السامی عقلی روشنی کے لحاظ سے بھی مشہور مشار الیہ بالبنان تھے علماء فرمایا کرتے تھے کہ مولانا نظام الدین کو تیس گز زیر زمین پانی نظر آتا ہے۔ آپ قدس سرہ السامی مجھے رات میں فواتح الرحموت پڑھاتے رہے اور فواتح الرحموت کی عظمت کے ہی خیال میں پڑھاتے رہے۔ فواتح الرحموت، مولانا بحر العلوم کی تصنیف ہے۔ یہ وہ جامع العلوم مقدس کتاب ہے جس میں سابق درس نظامی کے نصاب میں شامل تمام علوم و فنون و اصول کا ذکر و بیان اجمالاً شامل ہے اور کشف سے ثابت انواع العلوم پر بھی مشتمل ہے ہمارے ممالک کے تمام تجربہ کار علمائے کرام جانتے سمجھتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے جس فن میں جو کتاب لکھی ہے اس میں ہر فن کے اصول و مسائل درج کر دیے ہیں ہر فن کی ہر کتاب ہر فن کے اصول و مسائل پر مشتمل ہے میرے اور حضرت قدس سرہ کے زیر مطالعہ دونوں نسخے نولکشور کے چھاپے تھے ہر ہر صفحہ پر کتابت کی بہت سی غلطیاں تھیں آپ نے

مجھ سے فرمایا کہ ان غلطیوں کی تصحیح کیا کرو جس کلمے میں کاتب نے غلطی کی ہو اس پر سر صاد لکھ کر اس کا صحیح کلمہ حاشیہ پر لکھو میں دیکھ لیا کروں گا کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح میں کروں گا اس کے لیے مجھے گہرا مطالعہ کرنا پڑتا تھا پر آپ کی نظرِ کرم اور آپ کی تعلیم و پڑھائی اور آپ کی بہتر تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ جتنے تصحیحات میں نے کر لیے ان سب کو آپ نے صحیح قرار دے دیا بڑے مہر و کرم کی نظر سے اور بڑی شفقت سے اپنے خداداد فصیح لہجے میں پڑھاتے تھے اور اس وقت میں محسوس کرتا تھا کہ جنابِ صدرُ المدرسین خود اُصول و بدیع، بیان و علمِ معانی کا مجسمہ ہیں۔

علمِ معانی و بیان کی بدیع کتاب مطول جس کے سات سو اٹھاون (۷۵۸) صفحات ہیں مدرسے میں پڑھاتے رہے میں اس میں بھی شریک رہتا تھا اور میری شرکت سے قدس سرہ السامی بہت خوش رہتے تھے میں نے آپ قدس سرہ السامی کی تدریس و سلیقہ کو دیکھ لیا اور جان لیا کہ جس کو آپ نے جو پڑھا دیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ سے جو پڑھا یا پڑھ لیا اُس نے یہ سمجھا کہ آپ اُسی فن میں امام ہیں پر میں نے آپ قدس سرہ السامی سے وہ پڑھ لیا ہے جو تمام علوم و فنون پر حاوی و مشتمل ہے اس لئے میں نے جان لیا اور میرا یہ جاننا مشاہدہ کی حقیقت پر مبنی ہے کہ میرے استادِ گرامی علوم و فنون میں یکتا اور امام ہیں۔

فواتح الرحموت اور فتوحاتِ مکیہ اور شرح مولانا بحر العلوم لمثنوی مولانا روم علم و عمل اور عقائدِ صحیحہ کی محک و کسوٹی ہیں فواتح الرحموت مولانا و سیدنا عبد العلی بحر العلوم الافغانی الہروی ثم اللکھنوی المدراسی کی مشہور تصنیفِ لطیف ہے۔

بحر العلوم قدس سرہ السامی نے بے شمار کتابیں ہر فن میں لکھی ہیں اور فتوحاتِ مکیہ کے سب سے بڑے عالِم و عارِف ہیں آپ نے مولانا روم کی مثنوی کے چھ دفتروں کی، فتوحات مکیہ کی روشنی میں تشریح فرمائی ہے جو شخص ان مقدس و بلند پایہ کتابوں کو جانتا، پڑھاتا یا پڑھا سکتا ہے وہ خود بھی علوم و فنون کا امام ہے اور امام کی پہچان کے لیے اُس کی رای بھی بہتر کسوٹی ہے اور اُس پر نص و دلیل بھی ہے کہ وہ رای حقیقت و مشاہدہ پر مبنی ہے اور اگر نہیں جانتا تو نہ تو وہ خود امام ہے نہ ہی امام کی پہچان کے لیے اُس کی رای نص و دلیل بن سکتی ہے وہ اگر کسی امام کو امام بھی کہہ دے اور اس کی جانب امامت کی نسبت بھی کر دے تب بھی اُس کی اُس نسبت کا اعتبار اور اس پر اعتماد نہیں ہو سکتا کہ اس کی اس نسبت کا مبنی اس کی ذاتی رای یا شنید ہے اور وہ نہ صرف یہ کہ ممکن الزوال ہے بلکہ قابل الزوال بھی ہے کہ شنیدہ کَی بود مانندِ دیدہ اور وہ شخص جس کو حقیقت کا مشاہدہ ہو وہ اگر مخالف بھی ہو تب بھی وہ اُس نسبت و حقیقت کا انکار نہیں کرتا۔ ہر ذی عقل جانتا و مانتا ہے کہ سورج کی گرمی سے کوئی اگر جلتا بھی ہو تب بھی وہ سورج کی روشنی و گرمی سے انکار نہیں کرتا۔ میرے رہبر و مشفق استادِ اکرم صدرُ المدرسین جنابِ مولانا سید غلام جیلانی قدس سرہ السامی کا مخالف بھی اقرار کرتا تھا کہ آپ کا علمی و عملی مقام بہت بلند و بالا ہے گو وہ جلتا بھی تھا۔ یہ ان کا مقام رہا۔

رہے میرے شیخ و آقا مجاہدِ ملت، ہاں ہاں وہ مجاہدِ ملت جو ہمیشہ اور ہمیشہ آپ فتوحاتِ مکیہ کے مصاحب رہے تھے آپ کے بارے میں جنابِ صدرُ المدرسین قدس سرہ السامی کے قول کو نقل کرتا ہوں کہ ولی ولی را مے شناسد امام کو امام جانتے ہیں۔ سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا فرماتے ہیں: لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا النَّبِیَّ اِلَّا النَّبِیُّ وَ لَا الْوَلِیَّ اِلَّا الْوَلِیُّ وَ اللّٰہِ مَا عَرَفَ اللّٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (فتوحاتِ مکیہ، باب ۳۱۰، ص ۴۲، باب ۳۳۰، ص ۱۱۴) (اللہ کو اللہ ہی جانتا ہے نبی کو نبی ہی جانتے ہیں اور ولی کو ولی ہی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ کو نہیں پہچانا مگر اللہ نے)

فرمایا مجاہدِ ملت حضرت مولانا الحاج قدس سرہ السامی جن کا فقیر ممنونِ احسان بھی ہے کہ زمانہ تحصیل میں خیر آبادی تا بابِ حواشی

عم آیت ۱۲۸ سورہ توبہ ۹۔

عاریۃً برائی مطالعہ عنایت فرمائے تھے۔ اور محقق دوانی کے غیر مطبوعہ حواشی برائی تحصیل۔ آپ درس نظامی کے پختہ کار استاد ہیں۔ آپ نے چند سال مدرسہ سبحانیہ الٰہ آباد میں لوجہ اللہ خدمات صدارت انجام دیں۔ قدرت نے نبوی صفت (عزیز علیہ ما عنتم) کا آپ کو مظہر اتم بنایا ہے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

فقہائے توھب کا شیوع دیکھ کر تدریس کو خیر باد کہتے ہوئے مجاہدہ تبلیغ اختیار فرمالیا۔ دور اندیش احباب نے آل انڈیا تبلیغ سیرت الٰہ آباد کی عنان صدارت آپ کے مبارک ہاتھوں میں دے دی ہے۔

آپ کے مسند درس پر رونق افروز نہ ہونے سے بڑی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ ص ۱۰، ص ۱۱، بشیر القاری،

صدر المدرسین اس فقیر کی تعلیم و تربیت میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے، مجھے بڑے شوق و بڑے کرم سے پڑھاتے تھے مجھے محسوس تو ہوتا تھا پر بیان میں کما حقہ نہیں آتا، مجھے یاد ہے میں ایک ضروری ذاتی کام سے دہلی گیا وہاں جناب حضرت زید ابو الحسن آغا کے یہاں شاہ ابو الخیر قدس سرہ السامی کی خانقاہ شریف میں ٹھہرا چند دن گذرے دیکھا میرٹھ سے ایک طالب علم آیا مجھے غالب گمان ہے کہ اس کا نام عبد اللطیف ہے بڑا خوش نویس ہے اور جناب صدر المدرسین قدس سرہ السامی کی خدمت اقدس میں ہمیشہ کمر بستہ رہتا تھا میں نے آنے کا سبب پوچھا تو کہا کہ سب طلبہ سلام کہتے تھے آپ جلدی آیئے آپ ہوتے ہیں تو صدر صاحب خوب پڑھاتے ہیں، خیال رکھتے ہیں اور آپ نہیں ہوتے ہیں تو صدر صاحب پڑھاتے ہیں مگر جلال میں ہوتے ہیں لڑکے سوال نہیں کر سکتے۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ دہلی میں مجھے کسی وزیر سے ملنا تھا اس کام کے لیے آپ خود بہ نفس نفیس مجھے لے کر لال کرتی کی چھوٹی سرکار نواب زادہ جناب محمد اسحاق صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اطلاع پاتے ہی ننگے پاؤں آپ کے استقبال کے لیے نکلے اور پوچھا جب حال معلوم ہوا تو عرض کی حضرت! آپ حکم دیتے اس کام کے لیے خود تکلیف کیوں فرمائی آپ قدس سرہ السامی نے فرمایا یہ بہت اچھا طالب علم ہے پرانے زمانے کا طالب علم ہے میں نے چاہا کہ اس کے کام کے لیے خود آؤں۔

مجھے یہ بھی یاد ہے کہ آپ مجھے اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کے عرس پر بریلی شریف لے گئے اسٹیشن پہنچے مجھے بہت خوب، جان افروز و دلنواز خوشبو آئی میں نے یوں سمجھا کہ چونکہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کا عرس مبارک ہے۔ اس لیے لوگوں نے شہر پر خوشبو کا چھڑکاؤ کیا ہے جس سے شہر مہک گیا ہے اور اس کو حسب معمول سمجھا اس لیے سبب نہیں پوچھا اور یہی خیال بریلی شریف سے واپسی کے بعد بھی مدت تک دل میں قائم و باقی رہا بعد میں خیال آیا کہ شہر کی دمک و مہک تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی درگاہ شریف کے سرچشمہ فیض کی تاثیر کا اثر رہا تھا جس سے پورا شہر مہک رہا تھا ورنہ کس کے بس میں ہے کہ اتنی خوشبو چھڑکا دے جس سے پورا شہر مہک جائے۔

شہر میں لاکھوں حاضرین و زائرین تھے بہر حال درگاہ و دربار پہنچے مفتی اعظم قبلہ نے صدر صاحب کے لیے اپنے دولت کدہ میں کمرا خالی کرایا تھا ہم داخل ہوئے اس میں سامان رکھ دیا اور قبلہ مفتی اعظم کی حضور میں حاضر ہوئے دربار میں اعاظم علماء و اشراف اس طرح خاموش بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ وہ اڑیں۔ مفتی اعظم قبلہ جلال میں تھے صدر صاحب نے مجھے آپ کے بالکل سامنے بٹھا دیا اور کہا یہ افغانستان کا ہے یہ میرا بہت اچھا شاگرد ہے پرانے زمانے کا طالب علم ہے بہت قابل ہے (میرے حق میں بہت اچھے اور دینی محبت سے بھرے پیارے کلمات کہے) اس پر مفتی اعظم قبلہ کی نگاہ کرم سے مجھ پر شفقت ظاہر ہوئی مجھے اور قریب کر لیا اور اپنا

دستِ کرم میرے سر یا کاندھے پر رکھا اور بہت دیر تک اپنے حُسنِ آرا حُسنِ بیان کلمات سے نوازا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے حسنات و علوم، استقامت و تقی و نقی بیان فرماتے رہے اور مجھے دینِ متین، مذہب مہذب اہل السنۃ والجماعۃ کی بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی تلقین و وصیت فرما دی پھر ہم مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے اس وقت دولت کدہ اور مزار اقدس کے درمیان کچھ میدانی فاصلہ تھا اس کے بعد حال یہ ہوا کہ جب اور جس گلی سے میں گزرتا تھا بڑے بڑے عظیم المرتبت، مشاہیر علمائے کرام مجھ سے ملتے تھے اور میرے ہاتھوں کو چومتے، شرف بخشتے تھے آپس میں کہتے تھے یہ مولانا سیّد غلام جیلانی کا خاص شاگرد ہے اس وقت بھی میں جانتا تھا کہ :۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے — رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم — و لیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

کہ میں گارے کی دیوار ہوں پر مجھ پر میرے اساتذہ کرام کا نور منور و جلوہ افگن رہا ہے تو لوگ مجھے نور سمجھنے لگے ہیں۔ اور اب تک میں یہی بات بڑے بڑے جلسوں میں کہتا رہا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

تو تم دونوں اپنے رَبّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے

وَ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ اٰلَآءِ رَبِّنَا نُکَذِّبُ

ہم اپنے رب کی کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے نہ جھٹلائیں گے

سبحان اللہ و بحمدہٖ ہمارے معظم، بے مثل و یکتائے زمان اساتذہ کرام نے مجھے کثیر نعمتوں سے نوازا ہے ان کی نوازش کو اجمالاً میں نے اس نظم میں پرو دیا ہے اور اس اجمالی نظم کو ہمیشہ سے گا تا رہا ہوں وہ یہ ہے :۔

بسیار کرم بے شمار منن — کردہ ایزد بمن کردہ ایزد بمن
بسیار کرم باکثار کرم — دادہ ایزد بمن کردہ ایزد بمن
ہر آن دم بدم ہر وقت و ہر دم — صورت و سیرت و ثروت بیادم
دیدہ ام کرم خوردہ ام نعم — ناسی من نہ ام ناسی نہ منم
نظام و ملت ہم دین و سنت — ختم ہمہ تن جیلانی کرم
آن دین و یقین نظامِ متین — عقیدہ دارم نظام است و دین
آناتِ زمان ہر وقت و ہر آن — یادت داد بمن و راحت داد بمن

نَصِیرَم گَردِی بَصِیرَم گَردِی     نَصرُ اللّٰہ عَشتَم نَارِیٗ مَن نَہ اَم
رَحِیم وُ رَحمٰن کَبِیرَم وَادِیٗ     نَعَم شَاکَرَم کَافِرٗ مَن نَہ اَم
اَز ذَاتِ اَمَنٗ مُمتَازِ زَمَنٗ     اُمِیدِ کَرَم ہَمِیشَہ دَارَم
کَلَامِ صَفِیٗ سَلَامِ وَلِیٗ     یَا اَجرِ کَرَم رِپشتَہ بے آرَم
صَفَا وُ وَفَا سَلَامٗ وُ تَقِیٗ     وَادِیٗ آمُوختِی اَیٗ ذَاتِ صَفِیٗ
مَعقُول وُ مَنقُول اُصُول وُ وُصُول     آمُوختِی آقَا مَن عَشتَم نَصِیٗ

## فَصلِ دُوُم

اِعْلَمْ اَیَّدَنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکَ آپ کو معلوم ہوا کہ کمل اَسَاتِذَۂ کِرَام نے مجھ کو نَظَرِ رَحمَت سے پالا شَفقَت سے پڑھایا، عُلُوم وفنون سکھایا، تَہذِیب وتَمَدُّن کی تربیت سے آراستہ کیا، دَرس وتَدرِیس کی مَشق وتَجرِبہ سے شَایِستہ کر دیا، رَذِیل صِفَاتِ اَفعِی بہ جھوٹ، بہتان لگانے، ناجائز خواہش، حرص ولالچ، بخل، حسد وکینے، انتقامی جذبے، نفرت، کرسی کی محبت اور تکبر سے دور رکھا، اسی آراستہ وپیراستہ لباس میں جب میں پاکستان آیا اور شیخ الحدیث بہجت کشور جناب مولانا سردار احمد قدس سرہ السامی کے دیدار کے لیے لائل پور گیا وہاں اپنے ایک عزیز کے ہوٹل میں ٹھہرا جمعہ کا دن تھا جامعہ رضویہ گیا رقعہ لکھا نام کے ساتھ "فضل اللہ آباد" لکھا آپ قدس سرہ السامی کے شاگرد رشید سید زاہد شاہ کے ہاتھ حضرت تک بھجوایا۔ شاہ صاحب محترم نے کہا کہ پرچی دے کر واپس زینوں پر اتر رہا تھا کہ آپ نے آواز دی شاہ جی، شاہ جی یہ الٰہ آباد والے نہیں ہیں یہ میرٹھ والے ہیں اِن کو دفتر میں بٹھالو، ناشتہ کھلا دو اور کہہ دو کہ اس وقت میں نے پسینہ لیا ہے میں ان سے ملوں گا، بٹھایا، ناشتہ کھلایا باتوں باتوں میں جمعہ کا وقت ہو گیا مسجد گیا، مسجد کا اندر و باہر بھرا تھا، نماز کے بعد نمازیوں کے اِزدِحَام میں میں نے بھی مُصَافَحَہ کیا اور واپس ہوٹل گیا جہاں ٹھہرا تھا تین دن تک مجھے تلاشتے رہے ہوٹل کا پتہ چلا تو وہی شاہ صاحب آئے کہ حضرت صاحب ہم پر بہت ناراض ہوئے فرمارہے تھے ہمارے مہمان آتے ہیں تم ان کا خیال نہیں رکھتے پتا نہیں پوچھتے۔ ہم بہت پریشان تھے اب پتہ ملا تو آیا چلیے آپ کو حضرت صاحب نے بلایا ہے۔ حاضر ہوا چھت پر لے گئے میرا ہاتھ اپنے دَستِ اَقدَس میں لیا پوچھا آپ میرے پاس رہو گے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا اگر وہ لکھ دیں تو، میں نے کہا رہوں گا فرمایا انہوں نے لکھ دیا اِن اِشَارَات کا مفہوم میں نے صاف طور پر سمجھ لیا کہ "وہ" اور "انہوں نے" سے اشارہ جناب صَدرُ الْمُدَرِّسِین کی جانب تھا حالانکہ لائل پور آنے یا ٹھہرنے کا میں نے جناب صدر صاحب سے کوئی تذکرہ نہیں کیا تھا نہ ہی انہوں نے اس قسم کا کوئی حکم دیا تھا بعد میں جناب صاحبزادہ صاحب، فضلِ رسول حیدر سلمہ اللہ المولیٰ تعالیٰ مجھ سے ملے تو فرمایا کہ اباجی کے پاس جناب صدر صاحب کا خط آیا اس میں اباجی کو لکھا کہ نصر اللہ خان اگر آپ کے پاس آیا تو ان کو اپنے پاس ایک سال کے لیے رکھ لیں دورۂ حدیث پڑھا دیں ان کے ساتھ جو سلوکِ کرم ہوگا تو میں سمجھوں گا کہ رِشتَانی کے ساتھ ہو رہا ہے (رشتانی صدر صاحب کے بڑے شہزادے کا نام نامی ہے) جب دورۂ حدیث کا آغاز ہوا تو عاشقِ صادقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے مجھ کو ہال میں اپنی مسندِ اقدس پر اپنی جانبِ راست بٹھا لیا۔ دورۂ حدیث میں باقاعدہ رجسٹرڈ اکتالیس طلبہ تھے باہر سے سننے والے بہت آتے تھے۔ دورۂ حدیث میں آیاتِ بینات واحادیثِ شریفہ کے جو تقاریر دو

وبیانات آپ قدس سرہ السامی کے ہوتے رہے ان سب کو میں فصیح و بریع بلیغ و بدیع عربی میں قلمبند کرتا رہا صبح آٹھ بجے سے لے کر نمازوں کے وقفوں کے سوا۔ رات دس بجے تک پڑھاتے رہتے تھے رات کو راقم احادیث شریفہ کی کتب پر حواشی لکھا کرتا تھا۔

ایک دن ایسا ہوا کہ حسب معمول آپ کی مسند اقدس پر آپ کے قل رو پہلو کے پاس بیٹھا تھا اور حسب دستور آپ کے تقاریر کو عربی میں قلمبند کرتا رہا نیند کا غلبہ ہوا بیٹھے بیٹھے سو گیا آنکھیں تو بند تھیں پر آپ قدس سرہ السامی کے بیانات کو فصیح و بریع عربی میں لکھتا رہا طلبہ سب مجھے تعجب سے دیکھ رہے تھے کہ سوتے میں یہ کیسا لکھ رہا ہے ان کو دیکھ کر جناب محدث ہفت کشور قدس سرہ السامی نے میری طرف رخ کیا دیکھا تو خوش ہوئے تو حسب عادت سابقہ فرمایا مولانا عجیب ہے مولانا عجیب ہے اس پر میں خواب سے بیدار ہوا دیکھا تو پورا صفحہ اس نیند کی حالت میں لکھ چکا تھا درس سے فارغ ہونے پر طلبہ آئے کاپی دیکھ کر متحیر و متعجب ہوئے رنگ یہ تھا کہ اس صفحہ کے لکھے ہوئے سطور نے محدث ہفت کشور قدس سرہ السامی کے اس روز کے بیانات کو عربی اور فصیح عربی کے بہت بہتر و خوبصورت لباس سے مزین کر رکھا تھا وہ صفحہ بڑا ہی آراستہ تھا۔

جناب محدث پاکستان کو جناب صدر المدرسین سے بڑی محبت تھی جب آپ قدس سرہ السامی کا ذکر کرتے تو فرماتے "ان کے "استاذ کبھی فرماتے "آپ" کے استاذ "ان کے" اور "آپ کے" کا اشارہ میری طرف ہی ہوتا تھا کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے فواتح الرحموت میں نے پڑھی ہے اور ان کے استاذ نے پڑھی ہے۔

دورہ حدیث کے اس سال یہ فقیر مسلسل پندرہ دن بیمار رہا اور اسباق میں شریک نہ ہو سکا دورہ حدیث کے طلبہ آئے بڑی محبت و توجہ سے کہا کہ آپ کی تکلیف تو ہم دیکھ رہے ہیں پر دورہ حدیث کے طلبہ کی خواہش ہے کہ آپ دورہ حدیث ہال میں آ جایا کریں حضرت صاحب قبلہ درس تو دیتے ہیں لیکن دوران درس آپ کی بیٹھک کی طرف دیکھتے ہیں تو پریشان ہو جاتے ہیں اور اس ذوق و شوق سے نہیں پڑھاتے کہ جس وقت آپ کے ہوتے ہوئے پڑھاتے ہیں۔ دستار فضیلت کے وقت تمام طلبہ جو فارغ التحصیل ہوئے تھے ان کے لیے پانچ پانچ گز دستار فضیلت کا تعین ہمیشہ دستور رہا تھا صرف میرے لیے حضرت قدس سرہ السامی نے فرمایا دیا کہ مولانا نصر اللہ خان کی پگڑی (دستار فضیلت) سات گز کی ہوگی آپ قدس سرہ السامی کی مجلس اقدس میں یہ فقیر بھی بیٹھا تھا کہ مولانا معین صاحب شافعی مرحوم (ناظم یا نائب ناظم تھے) نے آپ قدس سرہ السامی سے خصوصی طور پر پوچھا کیا مولانا نصر اللہ خان کی پگڑی سات گز کی ہوگی؟ جواباً فرمایا "ہاں" جب دوبارہ پوچھا تو آپ قدس سرہ السامی نے فرمایا ہاں ہاں مولانا کی پگڑی سات گز کی ہوگی شملہ بقدر علم تب اس پر عمل درآمد ہوا اور محدث اعظم ہفت کشور نے پاکستان کے عظماء، علماء، فضلاء و مشائخ سے اس عظیم مجلس اور مبارک تقریب میں سب سے اول میری تاج پوشی کرائی تو میں نے تاج رکھ لیا چونکہ اس مبارک تقریب میں قبلہ محدث ہفت کشور نے خاص الخاص اہتمام فرمایا تھا سات گز پگڑی کی خصوصیت تھی سند میں بھی حاصل شدہ ارقام درج کر دیے گئے تھے اور خاص الخاص سند امتیاز آپ قدس سرہ کا اس فقیر کے حق میں "شملہ بقدر علم" کا مبارک مقولہ تمام پاکستان میں مغربی ہو یا مشرقی طرۂ امتیاز رہا تھا۔ ان سب وجوہات کی بناء پر راقم نے صدر المدرسین قدس سرہ السامی کی تشریف آوری کی خواہش کی آپ کو فصیح زبان میں خط لکھا اس خط میں دیگر شایستہ، پیراستہ کلمات کے علاوہ ذیل کے یہ کلمات بھی لکھے۔

"یا سیدی یا سندی رزقنی اللہ رضاک " اس کے جواب میں آپ نے اپنے اس شاگرد کو ایک پوسٹ کارڈ لکھا جس میں لکھا تھا!

يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَ فَرْحَةَ قَلْبِيْ رَزَقَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِقَاكَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ غَبِيٍّ وَ غَوِيٍّ حَمَاكَ : غِبَّ التَّسْلِيْمَاتِ الْمَقْرُوْنَةِ بِالدَّعَوَاتِ الْمَسْنُوْنَةِ لَا يَذْهَبُ عَلَيْكَ أَنَّ الْكِتَابَ قَدْ وَصَلَ :. وَ السُّرُوْرُ قَدْ حَصَلَ : وَ ازْدَادَ بِخَبَرِ التَّعْمِيْمِ فَإِنَّهُ مِنْ أَنْحَاءِ التَّكْرِيْمِ : لَا سِيَّمَا فِيْ حَضْرَةِ رَاسِ الْاَتْقِيَاءِ : فَإِنَّهُ مِنْ أَعْظَمِ النِّعَمِ بِلَا امْتِرَاءٍ : أَمَّا حُضُوْرُنَا فِيْ هٰذَا الْاِجْتِمَاعِ فَهُوَ وَ إِنْ كَانَ حُضُوْرَ الْعِيْدِ بِالْاِجْمَاعِ : لٰكِنَّهُ بِدُوْنِ الدَّعْوَةِ كَالطَّيْرِ بِلَا جَنَاحٍ : بَلْ كَالصَّلٰوةِ بِغَيْرِ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ : فَعَدَمُ الْحُضُوْرِ عَلٰى هٰذَا الْعُذْرِ مَحْمُوْلٌ : وَ الْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ : قُلْ لِشَيْخِ الْحَدِيْثِ مُرْ نَاظِمَ الْمَكْتَبَةِ الرَّضَوِيَّةِ اَنْ يُّعَجِّلَ اِرْسَالَ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ وَ الْكُتُبِ الْمَرْضِيَّةِ فَإِنَّا بِنَارِ الْاِنْتِظَارِ مُحْتَرِقُوْنَ : وَ اَنْتُمْ هُنَاكَ بِنَارِ الشِّتَاءِ تَصْطَلُوْنَ : وَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّيَ التَّحِيَّةَ وَ السَّلَامَ وَ سَائِرِ الْاَسَاتِذَةِ الْكِرَامِ وَ السَّلَامُ خَيْرُ الْخِتَامِ فقط

ترجمہ:۔ یعنی اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کی خوشی اللہ تعالیٰ تیرا دیدار کرادے اور تم کو ہر غبی و غوی کے شر سے محفوظ رکھے تسلیماتِ مسنونہ و مقرونہ دعواتِ وافرہ کے بعد آنکہ! یہ تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ آپ کا مکتوب آپہنچا ہے اور خوشی حاصل ہو چکی ہے اور آپ کی دستار بندی کی اطلاع سے میری خوشی میں مزید اضافہ ہوا ہے کہ یہ تکریم و عزت افزائی کے اقسام میں سے بہت بڑی قسم ہے خصوصاً راس الاتقیاء (شیخ الحدیث) کے حضور میں بلا شک و شبہ کے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے رہی اس اجتماع میں میری حاضری وہ تو بالاجماع میرے لیے اگرچہ عید کی حاضری ہے پر بغیر دعوت دیے جانے کے ایسی ہے جیسے پرندہ بغیر پر و بازو کے، بلکہ اس نماز جیسی ہے جس کے آغاز میں تکبیر افتتاح نہ کہی گئی ہو پس میرا نہ آنا اسی عذر پر محمول ہے اور شرفاء کے نزدیک عذر مقبول ہے اور شیخ الحدیث سے عرض کردیں کہ کتب خانہ کے ناظم کو حکم دے دیں کہ قرآن کریم اور کتب مرضیہ جلد سے جلد بھیج دیں ہم تو یہاں پر انتظار کے آگ سے جل رہے ہیں اور آپ موسم سرما کی سردی میں آگ سے تپتے اور گرم ہوتے ہیں اور میری جانب سے آپ کو اور اساتذۂ کرام کو سلام کہہ دو اور سلام بہتر ختام ہے۔

(دستخط سید غلام جیلانی)

صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ،

میرٹھ، ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء

پتہ: مولینا احمد رضا خان

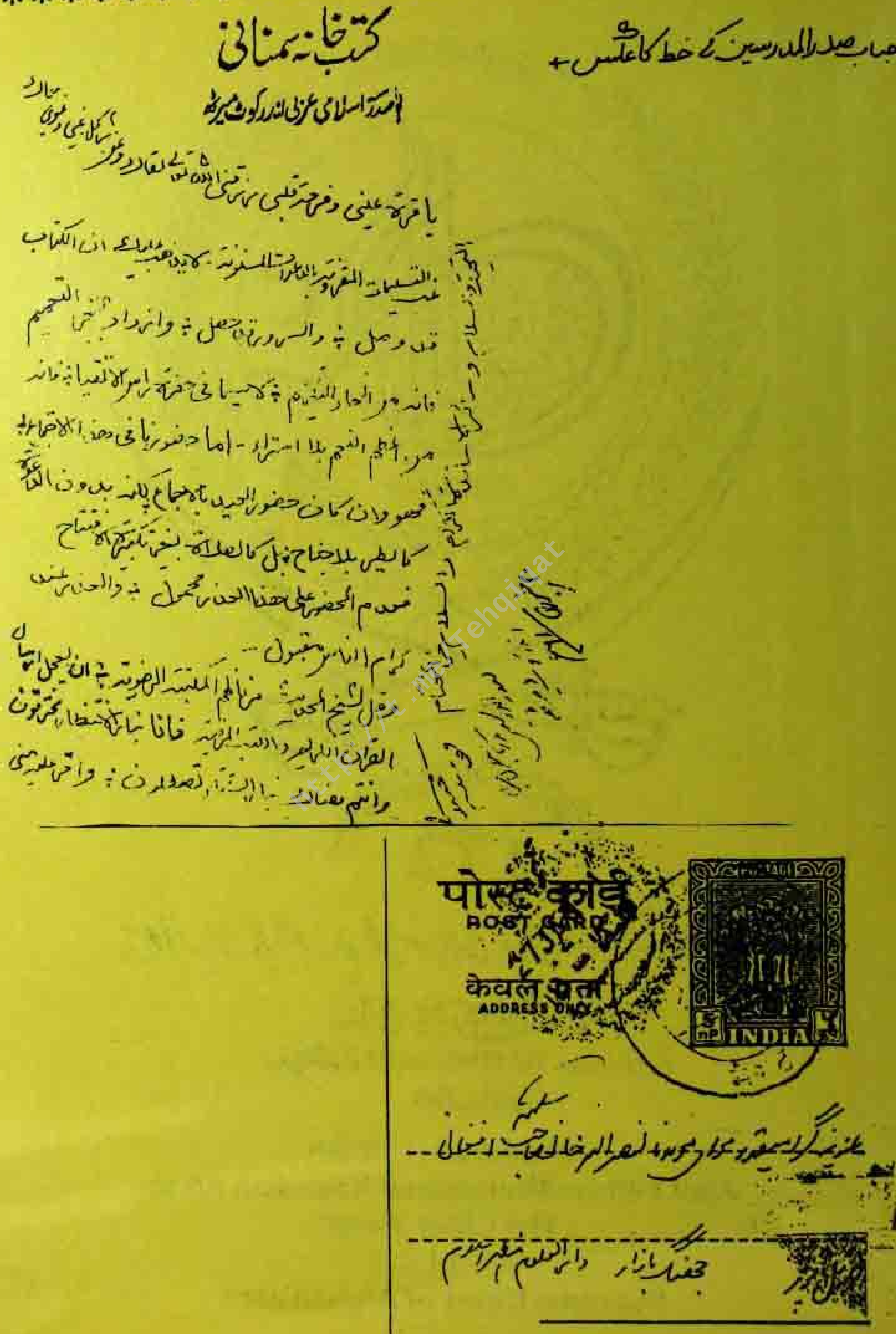
کوٹھی: B-77 بلاک۔8،

گلشن اقبال، کراچی۔

فون: 4976783

Shaikh-ul-Hadeeth
Abul Fath-e-Muhammed Nasrullah Khan
The Chief Jurist of
Supreme Court of Afghanistan

جناب صدر المدرسین کے خط کا عکس






شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ و نضرہ

سابق رئیس دار الافتاء

ستره محکمه SUPREME COURT دولت اسلامیه

افغانستان

**Shaikh-ul-Hadeeth**

**Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan**

**The Chief Jurist**

**of**

**Supreme Court of Afghanistan**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ

شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ ونشرہ

سابق رئیس دار الافتاء

ستره محکمة SUPREME COURT دولت اسلامیة

افغانستان

**Shaikh-ul-Hadeeth**

**Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan**

**The Chief Jurist**

**of**

**Supreme Court of Afghanistan**